نوائے افغان جہاد

صفر/ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ
جنوری 2013ء

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جدھر سے
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''امیرالمومنین عمر کی طرف سے ابوعبیدہ بن جراح کے لیے 'سلام علیک'...... میں اللہ تعالیٰ کا سپاس گذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تمہیں معلوم ہو کہ ابوبکر صدیقؓ جانشینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا، انا للہ وانا الیہ راجعون، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ابوبکرؓ پر جو صحیح کام کرنے والے، انصاف پسند، جائز مواخذہ کرنے والے، نرم مزاج، پاک باز، متواضع اور دانا تھے، میں اپنی اور سارے مسلمانوں کی اس مصیبت سے اجر خیر کا طالب ہوں، میری خواہش ہے کہ تقویٰ کے ذریعہ گناہ اور برائی سے بچ کر اللہ کی رحمت کا مستحق بنوں، جب تک زندہ ہوں اس کی اطاعت میں لگا رہوں مرنے کے بعد جنت سے بہرہ ور ہوں، بے شک اللہ ہر بات پر قادر ہے، مجھے معلوم ہے کہ آپ نے دمشق کا محاصرہ کرلیا ہے، میں نے آپ کو مسلمانوں کا سالارِ اعلیٰ مقرر کیا ہے، حمص اور دمشق کے نواحی نیز شام کے دوسرے علاقوں میں لشکر پھیلا دو، لیکن اس معاملے میں اپنی اور دوسرے مسلمانوں کی رائے سے بھی کام لو، صرف میرے لکھنے سے اپنا لشکر خطرہ میں نہ ڈالو جس سے دشمن کو آپ کو نقصان پہنچانے کا حوصلہ ہو، جو لوگ آپ کے پاس زائد ہوں انہیں میرے پاس بھیج دو اور جو محاصرہ میں آپ کے لیے ضروری ہو ں انہیں اپنے پاس رکھو، خالدؓ بن ولید کو بھی روک لو کیونکہ ان کے بغیر آپ کا کام نہیں چل سکتا''۔

تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر: ۱/ ۱۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۱

صفر/ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ — جنوری 2013ء

سیدنا عتبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا ''اٹھو اور دشمنوں سے لڑو''۔ یہ سن کر ایک شخص نے دشمن پر تیر چلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کے لیے جنت واجب ہوگئی''۔ (مسند احمد)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہادؔ ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

ادار یہ

میرے نبی ﷺ سے میرا رشتہ، کل بھی تھا اور آج بھی ہے

عروجِ امت کا زمانہ کئی صدیوں پر محیط رہا......اس سارے دور میں امت مسلمہ نے بحیثیت مجموعی آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو حرز جاں بنائے رکھا......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے تذکرے اُن کے دلوں کو سکون وطمانیت سے بھر دیتے تھے، تمام تر سعادت وفخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت سنتوں سے اپنی زندگیوں کو مزین کرنے ہی میں سمجھا جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں اور ارشاد فرمائے گئے احکامات کی بجا آوری کے بغیر دنیوی فلاح کا تصور تھا نہ اخروی نجات کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ہر قرینے اور ہر لمحے کو صرف اس لیے محفوظ کیا گیا امت' آفتابِ رسالت کی کرنوں سے رشد وہدایت کی تعلیمات اخذ کر کے انسانیت کو حقیقی فوز وفلاح کی جانب بُلانے کا سامان فراہم کرے۔ امت مسلمہ کے اس دورِ عروج وکمال میں نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ووارفتگی کے اظہار کے لیے کسی مخصوص مہینے اور مخصوص دن کا انتخاب نہیں کیا جاتا تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عشق ہر بندۂ مومن کا وظیفۂ حیات اور حاصلِ زندگی ہوا کرتا تھا۔ تب حُبِّ رسول ﷺ کا موضوع تقاریر کا عنوان اور محض 'صدقے واری' جانے کی علامت نہیں تھا بلکہ یہ تو ہر مومن کے دل میں گھر کر جانے، رگ وپے میں دوڑنے اور پوَر پوَر میں سرایت کر جانے والا وہ جذبہ تھا جس نے مومنین کو دینی غیرت وحمیت اور جرأت واستقامت کی بلندیوں پر پہنچایا تھا، اسی لیے وہ دور دین کے علو، برتری، استیلاء اور غلبہ کا دور قرار پایا...... جہاں کفر مغلوب تھا، ذلت ورسوائی اُس کا مقدر تھی، 'وھم صاغرون' ہی اُس کا اصل مقام تھا......صدیوں تک نفاذِ شریعت اور اسلام کی تنفیذ کی برکات سے دنیائے عالم مستفید ہوتی رہی......پھر 'وہن' کی بیماری مسلمانوں میں بتدریج پھیلنے لگی......شیطان کے بتائے ہوئے راستوں کو اپنے لیے منتخب کرنے کا نتیجہ یہ نکلا اور 'حب الدنیا و کراھیة الموت' نے یہ دن دکھائے کہ گلی محلوں میں محافل میلاد منعقد ہوتی ہیں، میلے ٹھیلے اور ناچ گانے ہی عشق رسول ﷺ کے اظہار کا طریقہ ٹھہرا، سڑکوں چوراہوں کو فانوس وچراغاں سے روشن کیا جاتا ہے لیکن دروں خانۂ دل ایسا ویران اور اجاڑ کہ قلب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے یکسر خالی......فکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خاطر جہاد وقتال سے بے زار اور سراپا' رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے بے پرواہ نظر آتا ہے۔ امت کا ایک بڑا طبقہ خرافات وروایات کا ایسا اسیر ہوا بیٹھا ہے کہ حرمت رسول ﷺ پر کفار کے ناپاک ہاتھ پہنچ چکے مگر اُنہیں اس کی قطعی فکر نہیں......قرآن کریم اور شعائر اسلام صلیبیوں اور صہیونیوں کی فطرتِ بد کا ہدف ہیں......مگر وہ 'حال مست اور مال مست' کی تصویر بنے بے غم ہیں......امت کا زخم زخم جسم اور چہار جانب بہتا خون تھمنے کا نام نہیں لے رہا لیکن'' عاشقان رسول'' بازار سجانے اور میلاد منانے میں مگن ہیں......

ایسے پرفتن دور میں اللہ کے دین کو دوبارہ سربلندی عطا کرنے کے خواب دیکھنے اور اِن خوابوں کو اپنے لہو کی صورت عملی تعبیر سے ہم کنار کرنے والے اصحابِ باوفا بھی موجود ہیں۔ جنھوں نے محض اللہ رب العزت کی نصرت اور رحمت سے دنیا بھر میں دشمنانِ خدا کو عاجز اور بے بس کر کے رکھ دیا گیا......افغانستان سے کفار اپنے فوجیوں کی جس قدر تابوت بند لاشیں لے جا رہے ہیں اُس سے کئی گنا زیادہ صلیبی فوجی مجاہدین کے ہاتھوں مستقل معذوری کا آزار لیے اپنے معاشروں کے لیے ناختم ہونے والی 'ٹینشن' بن چکے ہیں......افغانستان میں فدائی مجاہدین نے اپنی استشہادی کارروائیوں کے ذریعے کفر کی طاقتوں کی کمزوری اور اصلیت کھول کر رکھ دی ہے......صلیبی آقاؤں کی مدد کے لیے ایمان سے ہاتھ دھو کر 'اربکیوں' کی شکل میں سامنے آنے والے مرتدین کے مظالم بھی اپنے آقاؤں کی طرح ہولناک ہیں اور اُنہیں مجاہدین کی جانب سے ان مظالم کی قرار واقعی سزائیں بھی دی جارہی ہیں۔ افغانستان ہی کی طرح شمالی مالی میں بھی مجاہدین غالب قوت کے طور پر سامنے آئے ہیں......شمالی مالی صلیبی صہیونی ائمہ کے لیے 'افریقہ کا افغانستان' بننے جا رہا ہے۔ شام میں مجاہدین کے اتحاد جبھة النصرة کو عامة المسلمین کی بھرپور تائید اور معاونت حاصل ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے جبھة النصرة' جہاد وقتال کی بدولت سرزمین شام کو دجال کے حواریوں کے مقابلے کے لیے مضبوط ترین فصیل بنانے کے لیے سرگرم ہے......یہی وجہ ہے کہ امریکہ اور تمام کافر یورپی قوتیں ایک جانب بشار قصائی کے مقابلے میں 'فری سیرین آرمی' کی پیٹھ ٹھونک رہی ہیں تو دوسری جانب بشار اور اُس کے نظام کو مکمل تباہی سے دوچار کرتے جبھة النصرة پر پابندیاں لگا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ترتیب اپنا کام کر رہی ہے اور شام کے گرم محاذ سے کفر اور اُس کے حواریوں کے لیے ندامت، ذلت، پسپائی اور ہزیمت کی بشارتیں سننے کو ملیں گی، ان شاء اللہ۔

اہل پاکستان کے لیے یہی وقت ہے کہ وہ اسوۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دین کی خاطر قربانیوں کی بیش بہا مثالیں پیش کرنے والے مجاہدین کرام سے عملی تعاون کریں۔ اہل پاکستان' صلیبی غلاموں کے مجاہدین کے خلاف زہرناک پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر مجاہدین کی صورت میں امت مسلمہ کے جوہر کی ناقدری کرنے کے نتائج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں......لہٰذا ایسے تمام عناصر کے شیطانی پروپیگنڈے اور ابلیسی فکر کے جال میں پھنسنے کی بجائے مجاہدین کے بازو مضبوط کیجیے......کہ دنیا بھر میں جو جہادی تحریک' یہود ونصاریٰ کی اسلام دشمنی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اُن کی ازلی عداوت اور شعائر اسلام سے اُن کے فطری بغض کی بنا پر اُن پر پیہم ضربیں لگا رہی ہے......اُسی تحریک جہاد کے وابستگان اس خطے میں اسلام کے نفاذ، دین کے استحکام اور شریعت کے بالادستی کے لیے برسرِ عمل ہیں...... یہ مجاہدین آپ ہی میں سے ہیں اور آپ کی دعاؤں کے طلب گار ہیں......آپ کے تعاون اور جہادی نصرت کے حریص ہیں......وہ چاہتے ہیں کہ دین کی خاطر جانوں کو کھپانے والوں اور اللہ کے کلمہ کی خاطر ہر طرح کی صعوبتیں اور آزمائشیں جھیل جانے والوں کی پشت کو مضبوط کرنے کے لیے آپ اپنا حصّہ ڈالیں......یہی عمل دنیا بھر میں دین اسلام کی عملداری کا سبب بنے گا، یہی نجات وفلاح کی ضمانت ہے اور یہی محبان رسول ﷺ اور عاشقان نبی ﷺ کا اصل منہج اور طریقہ ہے......

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک

از شمائل ترمذی

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے، نہ کوتاہ قد، ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پُر گوشت تھے (یہ صفات مردوں کے لیے محمود ہیں اس لیے کہ قوت اور شجاعت کی علامت ہیں۔ عورتوں کے لیے مذموم ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بھی بڑا تھا۔ اور اعضا کے جوڑ کی ہڈیاں بھی بڑی تھیں۔ سینہ سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے گویا کہ کسی اونچی جگہ سے نیچے کو اتر رہے ہیں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں دیکھا''۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ ''میں نے کسی پٹھوں والے کو سرخ جوڑے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کا حصہ ذرا زیادہ چوڑا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے نہ پست قد''۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے قد کے تھے نہ پستہ قد بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا اور نیز رنگ کے اعتبار سے نہ بالکل سفید تھے چونا کی طرح، نہ بالکل گندمی کہ سانولا بن جائے (بلکہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن پُر نور اور کچھ ملاحت لیے ہوئے تھے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ بالکل پیچ دار (بلکہ ہلکی سی پیچیدگی اور گھونگریالا پن تھا) چالیس برس کی عمر ہو جانے پر حق تعالیٰ جل شانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنایا اور پھر دس برس مکہ مکرمہ میں رہے (اس میں کلام ہے جیسا کہ فوائد میں آتا ہے)''۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد تھے، نہ زیادہ طویل نہ پست، نہایت خوبصورت معتدل بدن والے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ بالکل پیچیدہ تھے نہ بالکل سیدھے (بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی اور گھونگریالا پن تھا) نیز آپ گندمی رنگ کے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چلتے تو آگے کو جھکے ہوئے چلتے''۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک دریافت کیا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کو بہت ہی کثرت سے اور وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے۔ مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ ان اوصاف جمیلہ میں سے کچھ میرے سامنے بھی ذکر کریں تاکہ میں ان کے بیان کو اپنے لیے حجت اور سند بناؤں۔ (اور ان اوصاف جمیلہ کو ذہن نشین کرنے اور ممکن ہو سکے تو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کروں، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت سات سال کی تھی۔ اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ میں اپنی کم سنی کی وجہ سے تامل اور کمال تحفظ کا موقع نہیں ملا تھا) ماموں جان نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کے متعلق یہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے شان دار تھے۔ اور دوسروں کی نظروں میں بھی بڑے رتبہ والے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک مہہ بدر کی طرح چمکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک بالکل متوسط قد والے آدمی سے کسی قدر طویل تھا۔ لیکن لمبے قد والے سے پست تھا، سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا، بال مبارک کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں اتفاقاً خود مانگ نکل آتی تو مانگ رہنے دیتے، ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مانگ نکالنے کا اہتمام نہ فرماتے (یہ مشہور ترجمہ ہے اس بنا پر یہ اشکال پیش آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قصداً مانگ نکالنا روایات سے ثابت ہے۔ اس اشکال کے جواب میں علما یہ فرماتے ہیں کہ اس کو ابتدائے زمانہ پر محمول کیا جائے کہ اول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اہتمام نہیں تھا، لیکن بندہ ناچیز کے نزدیک یہ جواب اس لیے مشکل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ مشرکین کی مخالفت اور اہل کتاب کی موافقت کی وجہ سے مانگ نہ نکالنے کی تھی، اس کے بعد پھر مانگ نکالنی شروع فرما دی، اس لیے اچھا ترجمہ جس کو بعض علما نے ترجیح دی ہے وہ یہ ہے کہ اگر بسہولت مانگ نکل آتی تو نکال لیتے اور اگر کسی وجہ سے بسہولت نہ نکلتی اور کنگھی وغیرہ کی ضرورت ہوتی تو اس وقت نہ نکالتے، کسی دوسرے وقت جب کنگھی وغیرہ موجود ہوتی نکال لیتے)''۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہن تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے، ایڑی مبارک پر بہت کم گوشت تھا''۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ''میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو، بالآخر میں نے یہ ہی فیصلہ کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

16 نومبر: صوبہ کنڑ............اتحادی فوج کے مرکز پر مجاہدین کا حملہ............3 نیٹو فوجی اور 8 افغان فوجی ہلاک............کئی ٹینک اور گاڑیاں بھی تباہ

چاند سے کہیں زیادہ جمیل وحسین اور منور ہیں''۔

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت براءؓ سے پوچھا کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح شفاف تھا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ بدر کی طرح روشن گولائی لیے ہوئے تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر صاف شفاف حسین وخوبصورت تھے کہ گویا کہ چاندی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک ڈھالا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک قدرے خم دار گھونگریالے تھے''۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ ''مجھ پر سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پیش کئے گئے یعنی مجھے دکھائے گئے۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام کو میں نے دیکھا تو وہ ذرا پتلے دبلے بدن کے آدمی تھے گویا کہ قبیلہ شنوئیہ کے لوگوں میں سے ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو ان سب لوگوں میں سے جو میری نظر میں ہیں عروہؓ بن مسعود ان سے زیادہ ملتے جلتے معلوم ہوئے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے میں خود ہی ان کے ساتھ مشابہ ہوں، ایسے ہی جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تو ان کے ساتھ زیادہ مشابہ ان لوگوں میں سے جو میری نظر میں ہیں وہ دحیہ کلبیؓ ہیں''۔

سعید جریری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والوں میں اب روئے زمین پر میرے سوا کوئی نہیں رہا۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ حلیہ بیان کیجیے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے۔ ملاحت کے ساتھ یعنی سرخی مائل اور معتدل جسم والے تھے''۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دانت مبارک کچھ کشادہ تھے یعنی ان میں کسی قدر ریخیں تھیں گنجان نہ تھے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تکلم فرماتے تو ایک نور سا ظاہر ہوتا جو دانتوں کے درمیان سے نکلتا تھا''۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد کے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان قدرے اوروں سے زیادہ فاصلہ تھا۔ (جس سے سینہ مبارک چوڑا ہونا بھی معلوم ہو گیا) گنجان بالوں والے، جو کان کی لو تک ہوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سرخ دھاری کا جوڑا یعنی لنگی اور چادر تھی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی''۔

ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں (یعنی پوتے ہیں) وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا بیان فرماتے تو کہا کرتے تھے کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے، نہ زیادہ پستہ قد بلکہ میانہ قد لوگوں میں تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ بالکل پیچ دار تھے نہ بالکل سیدھے۔ بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی لیے ہوئے تھے، نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موٹے بدن کے تھے نہ گول چہرہ کے البتہ تھوڑی سی گولائی آپ کے چہرہ مبارک میں تھی (یعنی چہرہ انور نہ بالکل گول تھا نہ بالکل لانبا بلکہ دونوں کے درمیان تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں نہایت سیاہ تھیں اور پلکیں دراز، بدن کے جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں (مثلاً کہنیاں اور گھٹنے) اور ایسے ہی دونوں مونڈھوں کے درمیان کی جگہ بھی موٹی اور پُر گوشت تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر (معمولی طور سے زائد) بال نہیں تھے (یعنی بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بدن پر بال زیادہ ہو جاتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر خاص خاص حصوں کے علاوہ جیسے بازو پنڈلیاں وغیرہ ان کے علاوہ اور کہیں بال نہ تھے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور قدم مبارک پُر گوشت تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلتے تو قدموں کو قوت سے اٹھاتے گویا کہ پستی کی طرف چل رہے ہیں، جب آپ کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن مبارک کے ساتھ توجہ فرماتے تھے (یعنی یہ کہ صرف گردن پھیر کر کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ اس لیے کہ اس طرح دوسروں کے ساتھ لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے اور بعض اوقات متکبرانہ حالت ہو جاتی ہے، بلکہ سینہ مبارک سمیت اس طرف رخ فرماتے۔ بعض علما نے اس کا مطلب یہ بھی فرمایا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم توجہ فرماتے تو تمام چہرہ مبارک سے فرماتے، کن اکھیوں سے نہیں ملاحظہ فرماتے تھے۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کا سلسلہ ختم کرنے والے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی دل والے تھے۔ اور سب سے زیادہ سچی زبان والے تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت والے تھے۔ اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔ (غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم دل و زبان، طبیعت، خاندان ذاتی اور نسبتی اوصاف ہر چیز میں سب سے زیادہ افضل تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شخص یکا یک دیکھتا مرعوب ہو جاتا تھا۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقار اس قدر زیادہ تھا کہ اول وہلہ میں دیکھنے والا رعب کی وجہ سے ہیبت میں آ جاتا تھا) اول تو جمال و خوبصورتی کے لیے بھی رعب ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ جب کمالات کا اضافہ ہو تو پھر رعب کا کیا پوچھنا۔ اس کے علاوہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مخصوص چیزیں عطا ہوئیں، ان میں رعب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا۔ اور جو شخص پہچان کر میل جول کرتا تھا وہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ و اوصاف جمیلہ کا گھائل ہو کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب بنا لیتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے والا صرف یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا باجمال و باکمال نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا، صلی اللہ علیہ وسلم''۔

16 نومبر: صوبہ بدخشاں ....ضلع وردوج...........افغان چوکی پر مجاہدین کا حملہ...........9 فوجی ہلاک...........درجنوں زخمی

درحریمِ دلِ ما مقامِ مصطفیٰؐ است!

حافظ محمد صاحب

حضور پرنور، سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ اس قدر اعلیٰ وارفع اور بلند و بالا ہے کہ عقل انسانی اس مقام و مرتبے کا ادراک نہیں کرسکتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وجہِ تخلیق کائنات ہیں۔ آپ کی ذات اقدس فرش وعرش پر یکساں محبوب ومقبول اور آپ کی زندگی عالم انسانیت کے لیے سب سے بڑا نمونۂ عمل ہے، آپ کی ذاتِ اقدس محبتوں کا مرکز، چاہتوں کا مصداق، عقیدتوں کا مرجع اور ذوق وشوق کا محور ہے۔ جب خود خلاقِ عالم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہو:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْماً(الاحزاب: ۵۶)

تو عقل انسانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اقدس کا کیا احاطہ کرسکے گی؟ صرف یہی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب وتوقیر کا حکم قرآن مجید میں متعدد جگہ صادر فرمایا:

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِي(الحجرات: ۲)

لَا تَجْعَلُوا دُعَاء الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاء بَعْضِكُم بَعْضاً (النور: ۶۳)

لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ(الحجرات: ۱)

لاَ تَقُولُواْ رَاعِنَا وَقُولُواْ انظُرْنَا وَاسْمَعُوا(البقرة: ۱۰۴)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی کہ:

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

وہ ذات گرامی جن کی نعت پر مشتمل ہزاروں اشعار کا قصیدہ کہہ کر بھی انسان اپنے عجز کا اظہار کرے اور زبان حال سے یوں کہے:

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلب ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

تو ان کی ذات گرامی کی رفعتوں کا کیا کہنا؟ اللہ تعالیٰ نے جن نفوس کو آپ کی معیت کا شرف بخشا، اور عشاق سرمست کی اس جماعت صحابہؓ نے ان آیاتِ قرآنی کے عملی تقاضوں کو اپنی زندگی کا شعار بنالیا تھا۔ وہ اپنے آقا ومولیٰ کی بارگاہ اقدس میں یوں بیٹھتے جیسے لبوں پر مہر سکوت ثبت ہو، جسم میں سانسوں کی آمد ورفت ختم ہوچکی ہو۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر مکہ سے عروہ بن مسعود (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واپس جا کر اپنی حاضری کا حال کچھ یوں بیان کیا:

''اے میری قوم! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا اور قیصر وکسریٰ و نجاشی کے ہاں گیا ہوں، میں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کے درباری اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب آپ کی تعظیم کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم انہوں نے جب کھنکار پھینکا ہے تو وہ اصحاب میں سے کسی ایک ہاتھ پر گرا ہے جسے انہوں نے اپنے منہ اور جسم پر مل لیا ہے۔ جب وہ اپنے اصحاب کو حکم دیتے ہیں تو وہ اس کی تعمیل کے لیے دوڑتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو ان کے وضو کے پانی کے لیے باہم جھگڑے کی نوبت آجاتی ہے اور جب وہ کلام کرتے ہیں تو اصحاب ان کے سامنے اپنی آوازیں دھیمی کردیتے ہیں اور از روئے تعظیم ان کی طرف تیز نگاہ نہیں کرتے۔''

شمائل ترمذی میں ہے کہ ''جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کلام شروع کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم نشین اس طرح سر جھکا لیتے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ یہ والہانہ عقیدت و محبت صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ تک محدود نہ تھی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پرملال کے بعد بھی اصحاب ایمان، مزار اقدس کے جوار میں مؤدب اور سراپا عجز وانکسار رہتے۔ ایک مرتبہ خلیفہ ابوجعفر منصور نے مسجد نبوی میں امام مالکؒ سے مناظرہ کیا اور اثنائے مناظرہ میں اپنی آواز بلند کی، حضرت امام مالکؒ نے فرمایا اپنی آوازیں بلند مت کرو اللہ تعالیٰ نے امت کو حکم فرمایا ہے لاترفعوا اصوتکم فوق صوت النبی...... اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام آپ کے وصال کے بعد بھی ویسا ہی ضروری ولازمی ہے جیسا کہ اس ظاہری دنیا میں آپ کے وجود پر تھا۔ یہ سن کر ابوجعفر منصور دھیما پڑ گیا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اگر مسجد نبوی کے گرد کسی مکان میں میخ ٹھونکنے کی آواز سنتیں تو کہلا بھیجتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہ دو۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے دونوں کواڑ مدینہ منورہ کے باہر ایک مقام پر تیار کروائے کہ مبادا ان کی تیاری میں لکڑی کی آواز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت ہو۔ صحیح بخاری شریف میں ایک روایت حضرت ابن زیدؓ سے یوں روایت ہے کہ ''میں مسجد نبوی میں لیٹا ہوا تھا ایک شخص نے مجھے کنکر مارا، میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

(بقیہ صفحہ ۲۱ پر)

17 نومبر: صوبہ لغمان..........صدر مقام مہترلام..........افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ..........3 فوجی گاڑیاں تباہ..........8 افغان فوجی ہلاک..........درجنوں زخمی

استغفار کے ثمرات

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم العالیہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے، یہ تیسرے صحابی ہیں، فرماتے ہیں۔ کنت ثالث الاسلام میں تیسرا مسلمان ہوں اور فرمایا انا اول من رمی السھم فی سبیل اللّٰہ میں وہ پہلا مسلمان ہوں جس نے اللہ کے راستے میں کافروں کے مقابلہ میں پہلا تیر چلایا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اللھم سددسھمہ واجب دعوتہ اے اللہ سعد بن ابی وقاص کے تیر کا نشانہ صحیح کردے اور ان کی دعاؤں کو قبول فرما اور یہ بھی فرمایا ارم یاسعد فداک ابی وامی اے سعد! تیر چلاؤ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

یہ نعمت صرف دو صحابیوں کو حاصل ہے ایک حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور ایک ان کو۔ محدثین نے لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو کے علاوہ کسی کے لیے یہ جملہ نہیں فرمایا اور یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ احد العشرہ بھی ہیں اور آخر العشرہ بھی۔ یعنی ان کے انتقال کے بعد تمام عشرہ مبشرہ ختم ہوگیا، وہ روایت کرتے ہیں ابکو فان لم تبکوا فتباکوا روؤ (اللہ کی محبت یا خوف سے) اور اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل بنالو۔ اور (مشکوٰۃ کی) ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا ماالنجاۃ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجات کیسے ملے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا املک علیک لسانک زبان کو قابو میں رکھو۔ یعنی مضر باتیں نہ نکالنے دو اور زبان پر اس طرح مالکانہ حق استعمال کرو جیسے غلام کو قابو میں رکھا جاتا ہے اور فرمایا ولیسعک بیتک اور تمہارا گھر تمہارے لیے وسیع ہو جائے۔ یعنی بلاضرورت گھر سے نہ نکلو اور ادھر ادھر پھرنے کی عادت نہ ڈالو بلکہ اپنے نیک کاموں میں مشغول رہو۔

ملاعلی قاریؒ اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں ھذا زمان السکوت وملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت حتی یموت یہ زمانہ سکوت کا ہے اور گھروں سے چپکے رہنے کا ہے اور بقدر ضرورت معاش پر قناعت کا ہے یہاں تک کہ موت آ جاوے۔ اور آخر میں فرمایا وابک علی خطیئتک اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔ معلوم ہوا کہ نجات کا راستہ ہے اپنی خطاؤں پر رونا ہے لیکن اگر رونا نہ آئے تو کیونکہ رونا بندہ کا اختیاری فعل نہیں اس لیے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربان جائیے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کرنے کے لیے اپنی امت کو ہدایت فرمادی کہ فان لم تبکوا فتباکوا کہ اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل ہی بنالو کیونکہ رونے والوں کی شکل بنالینا تو ہر شخص کے اختیار میں ہے

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

جب دنیا کے کریموں کا یہ حال ہے کہ فقیروں کا بھیس بنانے والوں کو بھی محروم نہیں رکھتے اور یہ کرم ان کا ذاتی نہیں ہے بلکہ اس کریم حقیقی کے خزانۂ کرم کی ایک ذرہ بھیک ہے تو پھر اس سرچشمۂ کرم حق تعالیٰ شانہ کی رحمت کا کیا عالم ہوگا! اس کا تو ہم اندازہ بھی نہیں کرسکتے۔ پس اگر آنسو نہ نکلیں تو رونے والوں کی شکل بنا کر پھر اس کریم کے فضل و کرم کا تماشہ دیکھیں۔ اب حدیث شریف کا ترجمہ مکمل کر کے بات ختم کرتا ہوں۔

من لزم الاستغفار جعل اللّٰہ لہ من کل ضیق مخرجا

جو شخص کثرت سے استغفار کرے گا اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے اس کو نجات دے دیں گے۔

لوگ پوچھتے ہیں تنگی میں پھنسا ہوا ہوں کیا کروں؟ اس کا علاج استغفار ہے۔ ومن کل ھم فرجا اور ھم سے اللہ تعالیٰ اس کو نجات دیتا ہے اور ھم کے معنی کیا ہیں؟ ملاعلی قاری فرماتے ہیں کہ الھم ھو الغم الذی یذیب الانسان۔ ھم وہ غم ہے جو انسان کو گھلا دے۔ والحزن لیس کذلک حزن سے ھم زیادہ شدید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ استغفار کی برکت سے اس کو دفع فرما دیتے ہیں کیونکہ توبہ سے بندہ حق تعالیٰ کا محبوب ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے ان اللہ یحب التوابین اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتے ہیں اور دنیا میں بھی کوئی شخص اپنے محبوب دوست کو غم میں نہیں دیکھ سکتا تو حق تعالیٰ شانہ جس کو اپنا محبوب بنالیں وہ کیسے غم میں رہ سکتا ہے اور اس حدیث شریف کا آخری جملہ ہے ورزقہ من حیث لا یحتسب اور مستغفرین تائبین کو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے ان کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

حضرت ملاعلی قاریؒ نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ اس حدیث پاک میں گناہ گاروں کے لیے بڑی تسلی ہے کہ متقین کو نعمتِ تقویٰ پر جو انعامات ملتے ہیں، رونے والوں کو، توبہ کرنے والوں کو، مستغفرین نادمین کو بھی استغفار و توبہ پر انہی انعامات کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ فنزلوا منزلۃ المتقین

ملاعلی قاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اس آیت شریفہ سے مقتبس ہے: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

17 نومبر: صوبہ ہلمند.........ضلع نہر سراج.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک نیٹو ٹینک تباہ.........2 صلیبی ہلاک.........2 زخمی

ان آیات کا ترجمہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا (اور کیونکہ ایک شعبہ تقویٰ کا توکل ہے اور اس کی خاصیت یہ ہے کہ) جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس (کی اصلاحِ مہمات) کے لیے کافی ہے۔

دوستو! رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربان جائیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت نے یہ گوارا نہ کیا کہ میری امت کے خطا کار بندے محروم رہ جائیں۔ پس مستغفرین وتائبین کے لیے بھی ان ہی انعامات کا وعدہ فرمایا جو متقین کو عطا ہوں گے اور یہ کیا کم نعمت ہے کہ متقین کے درجہ کو پہنچ جائیں چاہے صفِ ثانی میں رہیں۔

حافظ عبدالولی صاحب بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حکیم الامتؒ کو لکھا کہ حضرت میرا حال بہت خراب ہے، نہ جانے قیامت کے دن میرا کیا حال ہوگا۔ حضرت نے تحریر فرمایا کہ ان شاء اللہ بہت اچھا حال ہوگا۔ اگر کاملین میں نہ اٹھائے گئے تو ان شاء اللہ تائبین میں ضرور اٹھائے جائیں گے اور یہ بھی بڑی نعمت ہے۔ اور فرمایا کہ یہ ہمارے سلسلہ کی برکت ہے جو لوگ اللہ والوں سے جڑے رہتے ہیں محروم نہیں رہتے۔

مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ جو کانٹے پھولوں کے دامن میں اپنا منہ چھپائے ہوئے ہیں ان کو باغبان گلستان سے نہیں نکالتا۔ جو خالص کانٹے ہیں اور پھولوں سے اعراض کیے ہوئے ہیں، ان سے مستغنی اور دور ہیں ان کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ فرماتے ہیں

آں خاری گریست کہ اے عیب پوش خلق
شد مستجاب دعوت او گلعذار شد

ایک کانٹا زبان حال سے رو رہا تھا کہ اے مخلوق کے عیب چھپانے والے خدا! میرا عیب کیسے چھپے گا کہ میں تو کانٹا ہوں۔ اس کی یہ فریاد وگریہ وزاری قبول ہوئی اور حق تعالیٰ کے کرم نے اس کی عیب پوشی اس طرح فرمائی کہ اس پر پھول اُگا دیا، جس کی پنکھڑیوں کے دامن میں اس خار نے اپنا منہ چھپالیا۔ پس اگر ہم کانٹے ہیں، نالائق ہیں تو ہمیں چاہیے کہ اللہ والوں کی صحبت میں رہا کریں۔ اس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ اول تو خلعتِ گل سے نواز دیے جائیں گے یعنی اللہ والے ہوجائیں گے ورنہ اگر کاملین میں نہ ہوئے تو تائبین میں ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور اٹھائے جائیں گے، مثل خار کے محروم نہ رہیں گے۔ اس مضمون کو احقر نے اپنے اشعار میں یوں بیان کیا، شیخ کو مخاطب کرتے ہوئے

ہمیں معلوم ہے تیرے چمن میں خار ہے اختر
مگر خاروں کا پردہ دامن گل سے نہیں بہتر
چھپانا منہ کسی کانٹے کا دامن میں گل تر کے
تعجب کیا چمن خالی نہیں ہے ایسے منظر سے

اہل اللہ کی صحبت کا ادنیٰ فائدہ یہ ہے کہ ان سے تعلق رکھنے والا گناہ پر قائم نہیں رہتا، توفیق توبہ ہوجاتی ہے اور شقاوت سعادت میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہے:

هم الجلساء لا يشقى جليسهم

یعنی ایسے مقبولانِ حق ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا محروم اور شقی نہیں رہ سکتا۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے شرح بخاری فتح الباری میں حدیث کے اس جملہ کی یہ تشریح کی ہے

ان جليسهم يندرج معهم في جميع مايتفضل الله به عليهم اكراما لهم

اہل اللہ صالحین کی صحبت میں بیٹھنے والا انہی کے ساتھ درج ہوجاتا ہے۔ ان تمام نعمتوں میں جو اللہ تعالیٰ اللہ والوں کو عطا فرماتا ہے اور یہ اہل اللہ کا اکرام ہوتا ہے۔ جیسے معزز مہمان کے ساتھ اس کے ادنیٰ خدام کو بھی وہی اعلیٰ نعمتیں دی جاتی ہیں جو معزز مہمان کے لیے خاص ہوتی ہیں۔ پس اہل اللہ کے جلیس وہم نشین کو بھی ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ محروم نہیں فرماتے۔

بس اب دعا کر لیجیے کہ جو کچھ عرض کیا گیا اللہ تعالیٰ اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم لوگوں کو دل سے استغفار وتوبہ کی توفیق نصیب فرمائے اور ہم سب کو اللہ تعالیٰ اپنا صحیح اور قوی تعلق نصیب فرمائے اور اے اللہ! صدیقین کا جو انتہائی مقام ہے جہاں ولایت ختم ہوجاتی ہے، اے اللہ! آپ کریم ہیں اور نااہلوں پر بھی فضل فرمانے والے ہیں۔ اَنْتَ کریم اے اللہ! اپنے کریم ہونے کی شان کے مطابق ہم سب کو اولیاء صدیقین کے آخری مقام ولایت جو انتہائے ولایت ہے جہاں پر ولایت ختم ہوتی ہے اے اللہ! ہم سب کو وہاں تک پہنچا دیجیے اور اولیا کے اخلاق، ان کا ایمان اور ان کا یقین ہم سب کو نصیب فرما دیجیے۔ ہماری دنیا وآخرت بنا دیجیے۔ ہماری اور ہمارے بچوں کی ہمارے گھر والوں کی اصلاح فرما دیجیے۔ تزکیہ نفس فرما دیجیے۔ ہم سب کی دنیا بھی سنوار دیجیے اور آخرت بھی بنا دیجیے۔

ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الآخره حسنة وقنا عذاب النار وتوفنامع الابرار وصلى الله على خير خلقه محمد واله وصحبه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين

☆☆☆☆☆

18 نومبر: صوبہ غزنی.........ضلع گیرو.........مجاہدین کا حملہ.........ایک نیٹو ٹینک تباہ.........4 صلیبی فوجی ہلاک.........4 شدید زخمی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایمان بالغیب اور ایمان بالقدر

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

ایمان بالغیب:

شریعت میں صرف ایمان بالغیب معتبر ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو غیب کی تمام چیزوں پر اس شدت کے ساتھ یقین تھا کہ گویا ان کو یہ چیزیں اعلانیہ نظر آتی تھیں۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارثؓ سے پوچھا کہ کیا حال ہے۔ بولے ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں''۔ فرمایا ''ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟'' بولے ''دنیا سے میرا دل پھر گیا ہے، اس لیے رات کو جاگتا ہوں، دن کو بھوکا پیاسا رہتا ہوں گویا مجھ کو اللہ کا عرش اعلانیہ نظر آتا ہے، گویا میں اہل جنت کو باہم ملتے جلتے دیکھ رہا ہوں اور گویا اہل دوزخ مجھے چیختے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم نے جان لیا، اب اس پر قائم رہو''۔ (اسد الغابہ تذکرہ حضرت حارث بن مالکؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے یہ ایمان اور بھی تازہ رہتا ہے، حضرت حنظلہؓ کا بیان ہے کہ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت اور دوزخ کا ذکر فرماتے تھے تو گویا ہمارے سامنے ان کی تصویر پھر جاتی تھی۔ (ترمذی ابواب الزہد)

ایمان بالقدر:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مسئلہ تقدیر پر شدت کے ساتھ یقین رکھتے تھے۔ طاؤس یمانی کا بیان ہے کہ میں نے متعدد صحابہؓ سے ملاقات کی، سب کے سب کہتے تھے کہ کل چیزیں تقدیر سے وجود میں آئی ہیں۔ ابن دیلمی کہتے ہیں کہ میرے دل میں مسئلہ تقدیر کے متعلق خدشہ پیدا ہوا، انہوں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں کوہ اُحد کے برابر بھی سونا صرف کرو گے تو اللہ اس وقت تک قبول نہ کرے گا جب تک تقدیر پر ایمان نہ لاؤ گے اور اگر اس عقیدہ کے خلاف تم کو موت آئی تو جہنم میں داخل ہوگے۔ اس کے بعد وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت خذیفہ بن الیمانؓ اور زید بن ثابتؓ کے پاس آئے تو سب نے یہی کہا۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے ابوحفصہ کو نصیحت کی کہ بیٹے تم کو اس وقت تک حقیقت ایمان کی لذت نہ ملے گی جب تک تم کو یقین نہ ہو کہ جو کچھ ہوا اس کا ہونا لازمی تھا، اور جو کچھ نہیں ہوا اس کا نہ ہونا ضروری تھا (ابوداؤد کتاب السنہ باب فی القدر)۔ اس بنا پر جب کوئی شخص مسئلہ تقدیر کا انکار کرتا تھا تو صحابہ کرامؓ شدت کے ساتھ اس سے تحاشی کرتے تھے۔

بصرہ میں جب معبد جہنی نے مسئلہ تقدیر کا انکار کیا تو یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن نے اس مسئلہ میں صحابہ کرامؓ کی طرف رجوع کرنا چاہا۔ حسن اتفاق سے ایک سفر حج میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ملاقات ہوگئی، دونوں نے ان کو دائیں بائیں سے گھیر لیا اور کہا کہ ''کچھ مسلمان ایسے پیدا ہوگئے ہیں جو تقدیر کے منکر ہیں'' اُنہوں نے فرمایا ''ان سے ملنا تو کہہ دینا کہ میں ان سے الگ ہوں اور وہ مجھ سے الگ ہیں۔ خدا کی قسم جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لائیں گے، اگر کوہ اُحد کے برابر بھی سونا خیرات کریں گے تو اللہ اس کو قبول نہ کرے گا''۔ ان کا ایک دوست شام میں رہتا تھا اور باہم اس قدر تعلقات تھے کہ خط وکتابت کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ لیکن ایک بار انہوں نے اس کو لکھ بھیجا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے مسئلہ تقدیر کے متعلق کچھ قیل وقال شروع کی ہے۔ اس لیے اب خط وکتابت کا سلسلہ بند کردو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہوجائیں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے (مسند احمد)۔

یہ صرف اعتقاد ہی اعتقاد نہ تھا بلکہ بعض صحابہؓ سخت سے سخت مصیبت میں اسی پر عمل بھی کرتے تھے۔ طاعون عمواس کے زمانے میں حضرت عمرؓ نے سرغ تک پہنچ کر واپس آنا چاہا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے فرمایا:

''کیا آپ تقدیر الٰہی سے بھاگتے ہیں؟''

بولے ''کاش تمہارے سوا کوئی دوسرا اختلاف کرتا، ہاں تقدیر الٰہی سے بھاگتے ہیں، مگر تقدیر الٰہی ہی کی طرف جاتے ہیں''۔

بصرہ میں طاعون آیا تو کسی نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہا کہ ''ہم کو مقام وابق میں لے کر نکل چلئے''۔ وہ بولے

الی اللّٰہ آبق لا الی وابق

اللہ کی طرف بھاگوں گا نہ کہ وابق کی طرف۔

☆☆☆☆☆

18 نومبر: صوبہ لغمان...........صدر مقام مہترلام...........مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان جھڑپ...........کئی افغان فوجی ہلاک اور زخمی

بیٹھنے، لیٹنے، سونے اور چلنے کے آداب

مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ

اوندھا لیٹنا ناپسند ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل اوندھا لیٹا دیکھ کر فرمایا: یہ ایسا لیٹنا ہے جسے اللہ جل شانہ پسند نہیں فرماتے"۔

انسان کے جسم میں سینہ اور چہرہ اشرف الاعضاء میں سے ہیں۔ان کا زمین پر رکھنا بلاوجہ ان کی تذلیل وتوہین بھی ہے اور ساتھ ہی اس میں دوزخیوں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے، وہ اوندھے پڑے ہوں گے،صحت کے لحاظ سے بھی یہ نقصان دہ ہے۔اس طرح لیٹنے سے جگر متاثر ہوجاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین ودنیا دونوں کی تمام بھلائیوں کا ہر ہر موقعہ پر خیال رکھا۔

اوندھا لیٹنا مبغوض ہے:

حضرت یعیش بن طخفۃ بن قیس انصاری اپنے والد حضرت طخفۃ رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ میں سے تھے یہ روایت نقل کرتے ہیں۔فرمایا: اس دوران کہ میں درد سینہ کی وجہ سے اوندھا لیٹا تھا کہ میں نے محسوس کیا کہ کوئی صاحب مجھے اپنے پاؤں کے ذریعے حرکت دے رہے ہیں اور یہ فرمارہے ہیں:" یہ ایسا لیٹنا ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند ومبغوض رکھتے ہیں"۔ میں نے دیکھا تو وہ اللہ جل شانہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

حضرت طخفۃ اگرچہ درد سینہ کی وجہ سے مجبوراً لیٹے تھے لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس طرح لیٹنے سے منع فرمادیا۔ ہوسکتا ہے اس وقت آپ کو ان کی تکلیف و بیماری کا علم نہ ہو یا علم ہونے کے باوجود احتیاطاً اور اس طرح لیٹنے کے ناپسند ہونے کو بیان کرنے کے لیے ہو۔

کھلی چھت پر سونا:

حضرت علی بن شیبانؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ" جو شخص گھر کی ایسی چھت پر رات گزارے جس کی چاردیواری نہ ہو تو (اللہ جل شانہ کا) کا اس سے ذمہ بری ہوجاتا ہے"۔

اس لیے انسان کو احتیاط کرنا چاہیے تاکہ اپنے آپ کو ہلاکت سے بچا سکے۔ایسی کھلی چھت پر سونا جس کے چاروں طرف دیوار یا رکاوٹ نہ ہو منع ہے۔اس لیے کہ ہوسکتا ہے کہ کروٹ لے اور نیچے گر جائے یا سوکر بے خیالی میں اٹھے اور نیچے گر جائے۔ایسا کرنا اپنے آپ کو خود ہلاکت میں ڈالنا ہے جو منع اور سخت گناہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا ہے کہ کوئی شخص ایسی چھت پر سوئے جس کے چاروں طرف رکاوٹ نہ لگی ہو"۔

حلقه کے درمیان بیٹھنا منع ہے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا" حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی وہ شخص ملعون ہے جو حلقہ کے درمیان بیٹھے" (ترمذی)

اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی مجلس میں آئے اور جہاں جگہ ہو وہاں نہ بیٹھے بلکہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر حلقہ کے درمیان میں بیٹھ جائے۔بعض حضرات نے کہا ہے اس سے وہ شخص مراد ہے جو حلقے کے درمیان میں بیٹھے اور لوگوں کے درمیان حجاب ورکاوٹ بن جائے اور اسی طرح انہیں ایذا پہنچائے۔یہ کام متکبرین کرتے ہیں اور تکبر ناپسندیدہ چیز ہے اس لیے اس سے منع فرمایا گیا۔بعض حضرات کہتے ہیں اس سے مراد وہ شخص ہے جو مسخرہ بنے اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے حلقے کے درمیان میں بیٹھے۔اپنے آپ کو نمونہ، مذاق اور کھلونا نہیں بنایا چاہیے اور لوگوں کا وقت ضائع کرنے سے بچنا چاہیے۔مسلمان شخص لایعنی باتوں اور لاحاصل حرکتوں سے لوگوں کا دل خوش کرنے کے بجائے نیکیاں کماتا اور آخرت کی فکر کرتا ہے۔

بهترین مجلس:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہترین مجلس وہ ہے جو خوب وسیع ہو"۔(بخاری،احمد،ابوداؤد)

تاکہ آنے والوں کو بیٹھنے میں آسانی ہو، ہر ایک کو بیٹھنے کی مناسب جگہ ملے کسی کی تذلیل وتحقیر نہ ہو۔

☆☆☆☆☆

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ جب مالٹا میں اسیر تھے تو ان کو سخت تکلیفیں دی گئیں۔حتیٰ کہ حضرت مدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا: حضرت! کچھ ایسے الفاظ بول دیجیے کہ فرنگی آپ کو تکلیف دینا بند کردے۔فرماتے ہیں جب میں نے یہ بات کہی تو شیخ الہندؒ نے میری طرف دیکھ کر کہا: حسین احمد! تم کیا سمجھتے ہو؟ میں روحانی بیٹا ہوں حضرت بلالؓ کا، امام ابو حنیفہؒ کا، امام احمد بن حنبلؒ کا، میں روحانی فرزند ہوں مجدد الف ثانیؒ کا، شاہ محدث دہلویؒ کا...... یہ لوگ میرے جسم سے جان تو نکال سکتے ہیں لیکن میرے دل سے ایمان کو نہیں نکال سکتے۔

19 نومبر: صوبہ قندھار............اتحادی فوج کے قافلے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ............4 ٹینک تباہ............کئی صلیبی فوجی ہلاک

امام کے ساتھ گزرے ایام

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

شیخ شامزئیؒ کے تذکرے میں ایک انتہائی اہم قصہ جو میں بیان کرنا بھول گیا، ایک بار مفتی شامزئی شیخؒ سے ملاقات کرنے کے لیے آئے تو شیخؒ نے ان سے صلیبی مغرب کی امتِ مسلمہ سے عداوت کو وضاحت سے بیان کیا۔ شیخ اسامہؒ نے مہمان خانے کی دیوار پر ایک بہت بڑا نقشہ آویزاں کر رکھا تھا۔ شیخ ابوحفص المصریؒ جو ابوحفص الکماندان کے نام سے مشہور تھے (اللہ اس بطلِ شہید پر اپنی ڈھیروں رحمتیں نازل فرمائے) وہ اس نقشے کی مدد سے عالمِ اسلام پر صلیبیوں کے قبضے کی تفصیلات بتا رہے تھے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کس طرح صلیبی مغرب نے اپنے فوجی اڈوں، بحری بیڑوں اور فوجیوں کے ذریعے عالمِ اسلام کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ نیز یہ کہ تمام اہم بحری، بری اور فضائی راستے بھی صلیبیوں کے قبضے میں ہیں۔ شیخ نظام الدین شامزئیؒ اس محاضرے سے بہت متأثر ہوئے۔ چنانچہ پاکستان واپس جا کر انہوں نے اسلام آباد کے ایک بہت بڑے ہوٹل میں ایک پروگرام کیا جس میں بڑی تعداد میں لوگوں کو دعوت دی اور اسی طرح عالمِ اسلام کے نقشے کی مدد سے خود یہ ساری تفصیلات لوگوں کے سامنے پیش کیں۔ پھر جب وہ اگلی مرتبہ وہ شیخ سے ملنے کے لیے آئے تو انہوں نے شیخؒ کو بتایا، میں نے اسلام آباد جا کر ویسا ہی محاضرہ لوگوں کو دیا جیسا آپ نے قندھار میں مجھے دیا تھا۔

پھر جب افغانستان پر صلیبی حملے کا آغاز ہوا تو خائن مشرف بھی اس حملے میں شامل ہو گیا، وہ ابورغال (غدار) جس نے افغانستان پر قبضے میں صلیبیوں کے ساتھ بھرپور تعاون کیا......اس موقع پر مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر مشہور فتویٰ صادر کیا کہ ''وہ حاکم جو مسلمانوں کے کسی ملک پر قبضے میں کفار کے ساتھ تعاون کرے تو اس کی حکومت ساقط ہو جاتی ہے اور اس کے خلاف خروج فرض ہو جاتا ہے''۔ اس فتوے کے کچھ ہی عرصہ بعد ان کو کراچی میں شہید کر دیا گیا۔ شیخ اسامہ بن لادنؒ نے اپنے ایک بیان میں اس خدشے کا اظہار کیا تھا کہ مشرف کے خلاف یہی فتویٰ ان کے قتل کا سبب بنا۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ان سب پر اپنی رحمتیں نازل کرے اور ہمیں بھی ان کے ساتھ فردوسِ اعلیٰ میں اکٹھا کرے۔

اسی طرح پاکستان کے مشہور علما جن سے شیخ اسامہ بن لادنؒ کا بہت اچھا اور قریبی تعلق تھا ان میں سے ایک شہیدِ لال مسجد اسلام آباد مولانا غازی عبدالرشیدؒ کے والد، مولانا عبداللہ غازیؒ بھی تھے۔ مولانا غازی عبدالرشیدؒ، شہید، ابنِ شہید اور ابنِ شہیدہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی رحمت نازل کرے۔ مولانا عبداللہ غازیؒ اپنے مدرسے کے ایک بہت بڑے وفد کے ہمراہ ہم سے ملنے کے لیے آئے۔ شہیدِ لال مسجد مولانا عبدالرشید غازیؒ بھی ان کے ساتھ تھے۔ اس کے علاوہ ان کے دوست اور مدرسے کے کافی اساتذہ وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے پورا ایک دن، رات ہمارے ساتھ گزارا۔ مجھے یاد ہے ان میں سے ایک نے اٹھ کر شیخ اسامہؒ کی مدح میں عربی زبان میں ایک نظم پڑھی۔ افسوس! میں وہ نظم یاد نہیں کر سکا۔ ان سے ہماری بہت اچھی ملاقات ہوئی۔ شیخؒ نے ان سے بات کی کہ پاکستان کے علما پر لازم ہے کہ وہ اسلامی سرزمینوں بالخصوص بلادِ حرمین پر صلیبی حملے کے خلاف فتویٰ جاری کریں۔ مولانا عبداللہؒ نے وعدہ کیا کہ وہ ان شاء اللہ پاکستان واپس جا کر یہ فتویٰ مرتب کریں گے اور علما کو اس پر آمادہ کریں گے۔

مجھے یاد ہے کہ میں بھی کافی دیر مولانا عبداللہؒ اور مولانا عبدالرشیدؒ کے ساتھ بیٹھا رہا اور ان سے مصر کے حالات پر بات چیت کی اور ان کو اس سلسلے میں کچھ کتابیں اور خاص طور پر مصر میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم کے بارے میں کتاب 'الاسود' بھی دی۔ جب وہ اسلام آباد واپس اپنی مسجد میں پہنچے تو پہلا خطبہ جمعہ جو انہوں نے دیا وہ سارا افغانستان اور مسلمان سرزمینوں پر صلیبی حملے اور اس کے خلاف مسلمانوں کے جہاد کی فرضیت کے متعلق تھا۔ اس خطبے میں انہوں نے تذکرہ کیا کہ وہ شیخ اسامہ بن لادنؒ سے ملاقات کر کے آئے ہیں اور ان کی دعوت وفکر سے متفق ہیں اور اس دعوت کی بھرپور نصرت کریں گے۔ اس کے بعد مولانا عبداللہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مدرسے میں شہید کر دیا گیا۔ بعد میں ان کے بیٹے مولانا عبدالرشید غازیؒ نے ایک پریس انٹرویو میں صراحتاً بتایا کہ ان کے خیال میں ان کے والد کے قتل کا سبب، مسلمان ممالک کی آزادی کے لیے شیخ اسامہ بن لادنؒ کی دعوت کی حمایت تھی۔ پھر مشرف کے ظلم وفساد اور خیانت کے خلاف جنگ کی وجہ سے مولانا عبدالرشید غازیؒ کو بھی لال مسجد میں شہید کر دیا گیا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

اس سے پہلے کہ میں بھول جاؤں میں یہاں ایک بات بتانا چاہوں گا، جیسا کہ میں نے کہا کہ بہت بڑی تعداد میں پاکستانی علما کے وفود شیخؒ سے ملاقات کے لیے قندھار آتے، وہ شیخؒ سے نصیحت طلب کرتے۔ شیخ اسامہ ان سب کو ایک ہی نصیحت کرتے: ''افغانستان میں امارتِ اسلامی کی نصرت کریں، امارتِ اسلامی کی مدد کریں'' وہ پوچھتے پاکستان میں کیسے کام کیا جائے، اس کی کیا منصوبہ بندی کی جائے؟ شیخؒ پھر انہیں یہی جواب دیتے: افغانستان میں امارتِ اسلامی کی مدد کریں، جب افغانستان میں امارتِ

19 نومبر: صوبہ ہلمند.........ضلع گریشک.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک امریکی فوجی ٹینک تباہ.........5 امریکی فوجی ہلاک

اسلامی مضبوط ہو جائے گی تو پھر اللہ کے حکم سے اس کا خیر سارے علاقوں تک پھیل جائے گا۔

اسی طرح پاکستانی علما میں سے جن کے ساتھ کا بہت اچھا تعلق تھا ان میں سے ایک مولانا فضل محمد حفظہ اللہ بھی ہیں۔ وہ کراچی کے مشہور شیخ الحدیث ہیں۔ وہ شیخ اسامہ بن لادنؒ کے بھی اور مجاہدین کے بھی بہت اچھے دوست ہیں۔ مولانا فضل محمد کی بھی شیخ اسامہؒ سے ایک ملاقات میں، میں شریک تھا، وہ بہت دیر تک شیخؒ سے مجاہدین کے امور اور حالات پر مشاورت کرتے رہے۔ مولانا فضل محمد نے فضائلِ جہاد پر ایک مشہور کتاب (دعوتِ جہاد) لکھی ہے جو اردو اور پشتو زبانوں میں چھپ چکی ہے اگر اس کا عربی میں بھی ترجمہ ہو جائے تو یہ ان شاء اللہ خیرِ کثیر ہوگا۔ یہ شیخؒ کے علما کے ساتھ تعلق کا مختصر تذکرہ تھا۔

شیخؒ کے علما کے ساتھ تعلق سے مجھے ان کا اسلامی تنظیموں کے ساتھ تعلق یاد آ گیا۔ اس سے پہلے میں آپ سے تذکرہ کر چکا ہوں کہ شیخؒ بہت رقیق القلب اور حساس مزاج کے حامل تھے لیکن اس کے ساتھ خوش مزاج بھی تھے اور شائستہ ہنسی مزاح کو پسند کرتے تھے۔ ان شاء اللہ کبھی شیخ کی شخصیت کے اس پہلو پر بھی روشنی ڈالیں گے۔ بہر حال شیخ اسامہ بن لادنؒ کہا کرتے تھے کہ میں اپنی تنظیم سے نکالا گیا ہوں، اصلاً میں تنظیم اخوان المسلمون میں تھا، پھر نکال دیا گیا، چنانچہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو تنظیموں میں سے نکالے گئے ہیں۔

شیخ اسامہ بن لادنؒ جزیرۃ العرب میں جماعت اخوان المسلمون میں تھے۔ جب افغانستان پر روسی حملہ شروع ہوا تو شیخؒ فوراً پاکستان آئے کہ مجاہدین کے حالات معلوم کر سکیں اور ان کی اعانت کر سکیں۔ ان کے لیے ضابطہ تنظیم کے تحت (یقیناً آپ ضابطہ تنظیم سے واقف ہوں گے) یہ ہدایات تھیں کہ آپ لاہور سے آگے نہیں جائیں گے۔ آپ لاہور میں جماعتِ اسلامی کے پاس جائیں اور جو رقم وغیرہ دینی ہو ان کو دے کر واپس آ جائیں، وہ آگے پہنچا دیں گے۔ چنانچہ شیخؒ وہاں گئے لیکن مطمئن نہ ہو سکے اور پشاور چلے گئے، وہاں ان کا مجاہدین سے رابطہ ہو گیا، وہ ان کے ساتھ شامل ہو گئے، اپنی جہادی زندگی کا آغاز کیا اور افغانستان چلے گئے۔ تنظیم نے انہیں تنبیہ کی: ہم نے آپ سے کہا تھا کہ آپ لاہور میں جماعتِ اسلامی کے علاوہ کسی کے پاس نہیں جائیں گے، لیکن آپ پشاور چلے گئے، پھر اس سے بھی بڑھ کر افغانستان میں داخل ہو گئے۔ اس پر مستزاد یہ کہ آپ وہاں ایک سعودی شہری کی حیثیت سے رہ رہے ہیں۔ اگر آپ سعودی شہری ہوتے ہوئے افغانستان میں رہیں گے تو روس سعودی حکومت کے لیے بہت زیادہ سیاسی مشکلات پیدا کر دے گا۔ بہر کیف تنظیم نے شیخؒ کو یکے بعد دیگرے اس طرح کی کئی تنبیہات جاری کیں...... بالآخر انہوں نے کہا کہ آپ افغانستان میں جہاد نہ کریں، آپ کا جہاد یہی ہے کہ اپنے اموال لاہور تک پہنچا دیا کریں۔ شیخؒ نے کہا: یہ تو درست بات نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، پھر آپ ہم سے علیحدہ ہو جائیں، شیخؒ نے کہا ٹھیک ہے میں آپ سے علیحدہ ہوتا ہوں۔

اپنی تنظیم سے علیحدہ ہونے کے بعد شیخؒ پر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے جہاد کی راہیں کھول دیں۔ اس کے بعد ان کے ساری دنیا کی اسلامی تنظیموں سے تعلقات قائم ہو گئے اور وہ ایک ایسی شخصیت بن گئے جنھیں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مجاہدین اور ساری امتِ مسلمہ میں قبولیت اور شہرت عطا کی۔ میں پہلے بھی اس واقعے کا ذکر کر چکا ہوں کہ جب میں کابل کی فتح سے پہلے جلال آباد کی پہاڑیوں میں شیخؒ کے مرکز میں ان سے ملنے گیا تو وہاں ساری دنیا کی اسلامی جماعتوں اور تنظیموں کے بھائی موجود تھے، وہ سب شیخؒ کے امر کے تحت کام کر رہے تھے حتیٰ کہ مجھے شیخؒ کی مسلمانوں میں اس قبولیت پر حسد ہونے لگا جو اللہ نے ان کو عطا فرمائی تھی۔

بہر حال جاجی کے معرکے کے بعد جب شیخؒ کا نام کافی مشہور ہو گیا تو اخوان المسلمون کے مرشدِ عام شیخ مصطفیٰ مشہور رحمۃ اللہ علیہ پشاور آئے اور شیخؒ سے ملاقات کی۔ شیخ اسامہ بن لادن نے ہمیں یہ واقعہ سنایا۔ وہ شیخؒ سے کہنے لگے: اے اسامہ آپ نے اخوان کو چھوڑ دیا تھا، اب واپس اخوان میں آ جائیں، ان کا آپ پر زیادہ حق ہے۔ شیخؒ نے ان سے بہت پیار سے معذرت کرتے ہوئے کہا: کہ اب میرا تمام اسلامی تنظیموں اور تحریکوں سے تعلق بن چکا ہے اور شاید یہ میرے لیے زیادہ بہتر ہو اس لیے میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔ لہٰذا جب بھی اسلامی جماعتوں کا ذکر آتا تو شیخؒ کہا کرتے میں تو تنظیم سے نکالا گیا ہوں۔

میں چاہتا ہوں کہ مختصراً یہاں اسلامی تنظیمات اور امارتِ اسلامی افغانستان کے ساتھ شیخؒ کے تعلقات کا ذکر کروں، لیکن اس سے پہلے شیخؒ کی زندگی کے چند منفرد پہلوؤں میں سے ایک اور پہلو ہے جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایسا پہلو ہے کہ اکثر لوگ اس سے ناواقف ہیں۔ وہ شیخ اسامہ بن لادنؒ کا بذاتِ خود اور ان کے خاندان والوں کا فی سبیل اللہ سختیاں اور تکالیف برداشت کرنا ہے۔ لوگ عام طور پر اس پہلو سے ناواقف ہیں یا بہت تھوڑا جانتے ہیں، لیکن شیخؒ کی ذات اور ان کے گھر والوں پر فی سبیل اللہ آنے والی آزمائشوں کی تفصیل کافی لمبی ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

19 نومبر: صوبہ فاریاب......ضلع چہل گزی......مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان جھڑپیں............ایک پک اپ ٹرک تباہ..........ایک کمانڈر سمیت 6 افغان فوجی ہلاک......کئی زخمی

شکست خوردہ صلیب اور فتح مندامت مسلمہ فتح کا سورج طلوع ہو رہا ہے

معرکہ ستمبر کی مبارک کارروائیوں کے گیارہ سال مکمل ہونے پر شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا خصوصی بیان

بسم اللہ والحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وآلہ و صاحبہ ومن والاہ۔

ساری دنیا کے مسلمان بھائیو،السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد!

اس گیارہ ستمبر کو نیویارک، واشنگٹن اور پنسلوینیا پر ہونے والے مبارک حملوں کے گیارہ سال پورے ہو گئے ہیں۔ان سالوں کے دوران میں امریکہ کو جن پے در پے شکستوں کا سامنا ہوا ہے اس سے آپ سب بخوبی واقف ہیں۔عراق میں اسے ذلت آمیز ہزیمت اٹھانی پڑی،افغانستان میں بدترین شکست کے دھانے پر کھڑا ہے اور اس کے ساتھ عالمِ عرب میں اس کے کٹھ پتلی غلاموں میں سے چار کا تختہ الٹ چکا ہے۔

لیکن آج میں اپنی گفتگو میں ان مبارک حملوں سے متعلق چند انتہائی اہم پہلوؤں پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ان میں سے سب سے پہلا اور اہم پہلو جسے میں بیان کرنا چاہتا ہوں، وہ اولین مقصد ہے جس کی خاطر یہ مبارک حملے کیے گئے۔ وہ مسلم سرزمینوں اور بالخصوص ارضِ فلسطین پر صلیبی صہیونی تسلّط ہے۔

میرا اپنی گفتگو میں سب سے پہلے اس موضوع پر بات کرنے کا سبب، اسرائیلی حکومت کی مسجدِ اقصیٰ کے احاطے کی تقسیم کے لیے کوششیں ہیں۔یہ دراصل اس کے فلسطین پر یہودی تسلط قائم کرکے، اسرائیلِ اکبر (Greater Israel) کے قیام کے مذموم منصوبے کا ابتدائی قدم ہے۔اس کی وجہ عرب اور مسلم حکومتوں کا ضعف اور اسرائیل کے سامنے ان کا تسلیم ہونا ہے۔میں ایک سادہ سے سوال کے ذریعے اس کمزوری اور ذلت آمیز غلامی کو واضح کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

کیا عالمِ اسلام کی حکومتوں کے لیے فلسطین کا دفاع ممکن ہے؟ یا درحقیقت یہ حکومتیں اس پر اسرائیلی قبضے کے لیے یہودیوں کی مددگار ہیں؟

ان کی اکثریت کسی نہ کسی شکل میں اسرائیل کو تسلیم کرتی ہے اور یہ سب اقوامِ متحدہ کی ان قراردادوں کو دل وجان سے مانتے اور ان کا احترام کرتے ہیں جن کے ذریعے فلسطین کے ٹکڑے کرکے اس کا ایک بڑا حصہ اسرائیل کے تسلط میں دیا گیا۔اسی طرح یہ سب خائن محمود عباس کے اقتدار کے معترف ہیں جسے فلسطین کی دس فی صد آبادی کی تائید بھی حاصل نہیں ہے۔

ہم عالمِ عرب اور عالمِ اسلام کی حکومتوں کی چند مثالوں کا طائرانہ جائزہ لیتے ہیں:

پیسے کی پجاری پاکستانی حکومت جو چند ٹکوں کے عوض بک گئی اور اس کی کرائے کی فوج،جس نے پاکستان اور افغانستان پر صلیبی حملے کو کامیاب بنانے میں مرکزی کردار ادا کیا۔اسی طرح ترکی جس نے اسرائیل کے ساتھ عسکری اور دفاعی معاہدے کر رکھے ہیں اور اعلانیہ اسے تسلیم کرتا ہے۔اے ترک مسلم قوم!اے فاتحین کے جانشینو!، فاتح ترک مجاہدین!تم اپنی حکومت کو مجبور کردو کہ اسرائیل کے ساتھ جنگی مشقیں اور انٹیلی جنس تعاون ترک کرے اور افغانستان میں صلیب کے جھنڈے تلے مسلم دشمنی سے باز آجائے اور ایران جس نے عراق و افغانستان پر قبضے میں امریکہ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور اب شام کے مجاہد و مرابط مسلم عوام کے قتلِ عام کی پشتی بانی کر رہا ہے،کیا اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے؟

اسی طرح مصر کی عسکری اور حکومتی قیادت اور صدر جو اسرائیل کے ساتھ امن معاہدوں پر قائم ہیں،کیا ان لوگوں سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ فلسطین کو اسرائیلی ریاست سے آزاد کرائیں گے جب کہ وہ اسے تسلیم کرتے ہیں اور انہوں نے اس کے ساتھ مشترکہ عرب امن معاہدے پر دستخط کر رکھے ہیں۔میں یہاں مصری فوج میں موجود غلامی سے نفرت کرنے والے شرفا جو کثیر تعداد میں ہیں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اسرائیل کی سرحدوں کے محافظ نہ بنیں اور اس کی حدود کا دفاع نہ کریں اور ہمارے اہلِ غزہ کے محاصرے میں شریک نہ ہوں۔جزیرۃ العرب اور خلیج کی حکومتیں جنہوں نے اپنی فضائیں اور بحروبر دیارِ اسلام پر حملہ آور صلیبی فوجوں کے اڈے بنا دیے ہیں اور ان فوجوں کی رسد کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔جنہوں نے امتِ مسلمہ کے وسائل اونے پونے داموں صلیبی مغرب کے ہاتھوں بیچ دیے ہیں۔ان سے کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ فلسطین کو آزاد کرائیں گے جب کہ ابھی وہ خود ان کے تسلط میں ہیں اور تیونس کی حکومت......کیا وہ فلسطین کے غم میں شریک ہے؟ وہ فلسطین کو آزاد کرائے گی؟

لہٰذا فلسطین کو آزاد کرانا ان حکومتوں کے بس کی بات نہیں بلکہ اس کے برعکس یہ تو اس پر تسلّط کی مدومعاون ہیں۔چاہیے تو یہ تھا کہ یہ حکومتیں اسرائیل کے خلاف قوت اور طاقت کے استعمال کرتیں لیکن انہوں نے اس کے برعکس خود کو اسرائیلی غلامی میں دینے کے معاہدے کر رکھے ہیں۔اس سے بھی بڑی مصیبت یہ کہ وہ اسلامی سیاسی جماعتیں جو لادین سیاسی نظام میں شامل ہیں ان کا بھی یہ واضح مؤقف ہے کہ وہ اس صورت حال کی تبدیلی کے لیے کوئی کوشش نہیں کریں گی۔ بلکہ اس لادین سیاسی نظام کا حصہ بننے کے لیے انہوں نے اس بات کا اقرار کر رکھا ہے کہ وہ ان معاہدوں اور

20 نومبر:صوبہ ہلمند.............ضلع سنگین.............گورنر نعیم بلوچ کے قافلے پر حملہ.........گورنر کے حفاظتی سکواڈ کے 3 اہل کار ہلاک...........3 زخمی

قراردادوں پر قائم رہیں گے اور ان کا احترام کریں گے۔بس وہ یہ کر سکتے ہیں کہ اسرائیل کو ان معاہدوں پر کاربند رہنے پر مجبور کریں۔

اس طرح یہ باطل امن معاہدے ایک تسلیم شدہ حقیقت بن چکے ہیں۔نہ کوئی ان پر توجہ کرتا ہے اور نہ ہی ان کی سنگینی کا احساس کرتا ہے۔بلکہ سب ان پر راضی ہیں اور الٹا ان معاہدوں کے دوام اور پاس داری کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو اس سے بھی بدتر ہے۔بالکل اسی طرح جس طرح سائیکس پیکو اور دیگر دوطرفہ تعلقات کے بین الاقوامی معاہدے ایک موروثی اثاثے کی طرح قلوب و اذہان میں راسخ ہو چکے ہیں۔بلکہ اقوام کے عقائد اور اسلامی تحریکوں کے منشور ان کے مطابق ڈھل چکے ہیں۔یہ وہ معاہدے ہیں جن کے مطابق ہم وطن آپس میں بھائی بھائی ہیں چاہے غیر مسلم ہوں اور غیر ہم وطن اجنبی ہیں چاہے وہ صالحین اولیاء اللہ ہی کیوں نہ ہوں۔انہی معاہدوں کی مدد سے صلیبی صہیونی قیادت نے خلافتِ عثمانیہ کے سقوط کی داغ بیل ڈالی اور امتِ مسلمہ کو پچاس سے زیادہ ٹکڑوں میں بانٹ دیا اور آج تک اس کی تخریب در تخریب اور تقسیم در تقسیم کا سلسلہ جاری ہے۔

اسی تقسیم اور تخریب کے خلاف مزاحمت کے لیے جماعت قاعدۃ الجہاد اور دیگر اسلامی جہادی تحریکیں اٹھی ہیں۔جن کے نزدیک سارے اہلِ اسلام ایک امت ہیں اور تمام مسلم سرزمینیں ایک ملک کی مانند ہیں۔

مسلمان،مسلمان کا بھائی ہے......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے لائحہ عمل کا اعلان کیا کہ:

"ان سب کے خون کی حرمت یکساں ہے،وہ اپنے کمزوروں کی مدد کے لیے کوشاں ہوتے ہیں اور ان کے امیر ان پر خرچ کرتے ہیں اور وہ اپنے دشمن کے خلاف متحد ہوتے ہیں۔"

اور جیسا میثاقِ مدینہ میں درج ہے:

"تمام اہلِ ایمان کی سلامتی یکساں ہے،ان کے مابین برابری اور عدل کے علاوہ فی سبیل اللہ قتال میں کسی کو کسی کے بدلے حوالے نہیں کیا جائے گا۔"

چنانچہ گیارہ ستمبر کے مبارک حملے،مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لیے کوشاں حالیہ صلیبی حملے کے خلاف اٹھنے والی امتِ مسلمہ کی جہادی تحریک کا بڑا معرکہ ہیں۔

لہٰذا میرے بھائیو!اس تناظر میں فلسطین اور مسجدِ اقصیٰ کی آزادی کے لیے ان حکومتوں پر انحصار کرنا ممکن نہیں۔کیوں کہ یہ حکومتیں نہ صرف اس سے عاجز ہیں بلکہ کئی صورتوں میں اسرائیل کی مسلم دشمنی میں اس کی معاون بھی ہیں۔اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ پر توکل کر کے امتِ مسلمہ کو مسلم سرزمینوں اور بالخصوص فلسطین کی آزادی کے لیے اور اس سے بھی بڑھ کر مسجدِ اقصیٰ کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہونے پر ابھارا جائے۔

امتِ مسلمہ اللہ کے فضل سے اپنے دشمنوں کو پچھاڑنے کے لیے غیر معمولی طاقت کی حامل ہے۔نیویارک،واشنگٹن اور پنسلوینیا پر ہونے والے مبارک حملے اور انسانی تاریخ کی طاقت ور ترین قوت (جیسا کہ امریکیوں کے اپنے دعوے کے مطابق) کے خلاف گزشتہ گیارہ سال سے جاری امتِ مسلمہ کی دلیرانہ جہادی مزاحمت اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔جس نے اس نام نہاد سپر طاقت کو عراق و افغانستان میں شکست تسلیم کرنے اور بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے۔

ہم پر لازم ہے کہ ایک ایسی اسلامی ریاست قائم کرنے کے لیے کام کریں جو اس ربانی منہج پر قائم ہو جو خواہشاتِ نفس کی بے دین حاکمیت کو رد کرے اور اسلامی اخوت پر یقین رکھتی ہو،اسلام کے دشمنوں کی خدمت کے لیے مسلمانوں کے مابین وطنی بنیادوں پر تفریق نہ کرے۔جس کے نزدیک تمام مسلم سرزمینیں دیارِ واحد ہوں اور ان قومی سرحدوں کی کوئی حیثیت نہ ہو جو استعمار نے ہماری زمینوں پر کھینچیں اور لادین منہج نے انہیں ہمارے قلب و ذہن میں راسخ کر دیا۔

عراق میں امریکہ کو مجاہدین اور ان میں بھی سرفہرست دولۃ العراق الاسلامی کے ہاتھوں (اللہ کی توفیق سے) ذلت آمیز ہزیمت اٹھانی پڑی اور مشرقِ وسطیٰ پر اس کی حاکمیت سرنگوں ہو چکی ہے۔افغانستان میں مجاہد و متوکل علی اللہ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی قیادت میں امارتِ اسلامی افغانستان کے تحت،ایک ابھرتی ہوئی اسلامی ریاست کے مجاہدین نے جنوبی ایشیا پر حاکمیت کے امریکی منصوبے کو زندہ دفن کر دیا۔یہ امت اپنے مجاہدین،اشراف و احرار اور صالحین کے بل بوتے پر اللہ کے اذن سے بذاتِ خود،عالمِ اسلام کے قلب پر قبضے کے صلیبی صہیونی منصوبے کو ناکام بنانے اور بالخصوص فلسطین کو آزاد کرانے کی طاقت رکھتی ہے۔جیسا کہ اس سے پہلے اس نے امریکہ کو اس کی اپنی سرزمین پر اس کی تاریخ کی شدید ترین ضرب لگائی،اس کی تاریخ بدل کر رکھ دی ہے اور اس کی معیشت کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ امتِ مسلمہ کیسے فلسطین کو آزاد کرا سکتی ہے؟

اس سلسلے میں سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ امتِ مسلمہ کی صفوں میں آگاہی پیدا کی جائے۔

ا۔اس بات کا شعور پیدا کیا جائے کہ بے شک اللہ وحدہ لاشریک سب سے بڑا مددگار ہے،کیوں کہ وہ واحد خالق و رازق اور زندگی و موت دینے والا ہے،وہ اپنی قدرت کو ثابت

21 نومبر:کابل............امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے کے مرکز پر فدائی حملہ............15 امریکی اور ان کے حواریوں ہلاک

کرتے ہوئے اپنے ارادے کو نافذ کرنے کے لیے اس بات پر قادر ہے کہ اپنے کمزور بندوں کو طاقت ور متکبرین پر فتح عطا کردے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

طسم Oتِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِOنَتْلُوا عَلَيْكَ مِن نَّبَإِ مُوسَى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَOإِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِيْ الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعاً يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءهُمْ وَيَسْتَحْيِيْ نِسَاءهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ Oوَنُرِيْدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِيْ الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ Oوَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِيْ الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ (القصص:۱۔۶)

''طسم۔ یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم تمہیں موسیٰ اور فرعون کے کچھ حالات مومن لوگوں کو سنانے کیلیے صحیح صحیح سناتے ہیں۔ کہ فرعون نے ملک میں سر اٹھا رکھا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا ان میں سے ایک گروہ کو (یہاں تک) کمزور کر دیا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور اُن کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا بے شک وہ مفسدوں میں سے تھا۔ اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں۔ اور ملک میں ان کو قدرت دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر کو وہ چیز دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے''۔

۲۔ اس حقیقت کو پھیلایا جائے کہ مسلمان ممالک کی حکومتیں فلسطین کو آزاد نہیں کرا سکتیں کیوں کہ اُن کا قیام ہی امریکی ایما اور اسرائیل نوازی کا مرہونِ منت ہے۔

۳۔ امتِ مسلمہ کے ہر فرد پر فرض ہے کہ اپنے آپ کو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے تیار کرے، کیوں کہ یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر فرضِ عین ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيّاً وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيْراً Oالَّذِيْنَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيْفاً (النساء:۷۵،۷۶)

''اور تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں اس شہر سے، جس کے رہنے والے ظالم ہیں، نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما۔ جو مومن ہیں وہ تو اللہ کے لیے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کے لیے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے''۔

۴۔ اسرائیل کے ساتھ امن معاہدوں سے کلی برأت اور صہیونی خصلت کے رد اور ان کے ساتھ تعلقات کو منقطع کرنے کی ضرورت کو امت میں اجاگر کیا جائے۔ امتِ مسلمہ کے تمام گروہوں اور طبقات میں اس موضوع کو نشر کرنا ضروری ہے۔ ہر باپ اپنے گھر میں اسے بیان کرے، ہر ماں اپنے بیٹوں کو اس کی تعلیم دے، ہر استاد اپنے شاگردوں کو، ہر خطیب اپنی مسجد میں اور ہر داعی اپنے گھر بار، گلی محلے، مدرسے اور جامعہ میں اس بات کو نشر کرے۔

فلسطین کی آزادی کے سلسلے میں دوسرا قدم ایک ایسی مسلم مجاہد ریاست کا قیام عمل میں لانا ہے جو مسلم سرزمینوں کو آزاد کرانے کی طاقت رکھتی ہو۔ یہ ریاست اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک ہم اپنے ملکوں میں شریعت کی ایسی خالص حاکمیت نہ قائم کر لیں جو کسی انسانی قانون کے تابع نہ ہو۔

ہم پر لازم ہے کہ ایک ایسی اسلامی ریاست قائم کرنے کے لیے کام کریں جو اس ربانی منہج پر قائم ہو جو خواہشاتِ نفس کی بے دین حاکمیت کو رد کرے اور اسلامی اخوت پر یقین رکھتی ہو، اسلام کے دشمنوں کی خدمت کے لیے مسلمانوں کے مابین وطنی بنیادوں پر تفریق نہ کرے۔ جس کے نزدیک تمام مسلم سرزمینیں دیارِ واحد ہوں اور ان قومی سرحدوں کی کوئی حیثیت نہ ہو، جو استعمار نے ہماری زمینوں پر کھینچیں اور لادین منہج نے انہیں ہمارے قلب و ذہن میں راسخ کر دیا۔ وہ مسلم مجاہد ریاست قوقاز سے زنجبار تک اور افغانستان و کشمیر سے مشرقی تیمور اور فلپائن تک اور مشرقی ترکستان سے اندلس تک ہر چپہ بھر مسلم علاقے کو آزاد کرانا اپنا سب سے اہم فرض سمجھے۔ وہ ریاست اس بات کا اعتراف کرے کہ فلسطین کی آزادی، صرف فلسطینی مسلمانوں کا مسئلہ نہیں بلکہ ہر مسلمان پر فرض ہے، جس طرح تمام مسلم علاقوں کی آزادی ہر فلسطینی مسلمان پر فرض ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

21 نومبر: صوبہ غزنی............ضلع گیرو............مجاہدین کا اتحادی اور افغان فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ............10 صلیبی فوجی ہلاک............4 ٹینک تباہ

اٹھو اور اس طاغوتی نظام کو اکھاڑ پھینکو!

عیدالاضحیٰ کے موقع پر تحریک طالبان پاکستان کے امیر محترم حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ کا پاکستانی قوم کے نام پیغام

اعوذباللہ من الشیطان الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاللّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ

''اللہ اپنے کام پر غالب ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

امت مسلمہ کے غیور نوجوانو، بزرگو اور دوستو اور ماؤں، بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج اس مقدس اور مبارک دن کی خوشی میں مَیں تمام امت مسلمہ کو خصوصاً پاکستان کے غیور مسلمانوں کو عید مبارک پیش کرتا ہوں۔

عزیز دوستو! آج عالم اسلام کو جس خطرناک صورت حال اور مصائب کا سامنا ہے، اس کی نظیر تاریخ میں ملنا مشکل ہے......کفار اور مرتدین گزشتہ کئی دہائیوں سے ظلم وستم کے پہاڑ توڑ کر امت مسلمہ کے عزائم کو پست نہ کر سکے...... وہ چند خطوں میں مسلمانوں اور مجاہدین کو ختم کرنے کی مہم پر نکلے لیکن اس سے تحریک جہاد دبنے اور کمزور ہونے کی بجائے دنیا کے کونے کونے سے اسلام اور جہاد کی صدائیں سنائی دینے لگیں......اپنی مسلسل ناکامیوں اور نامرادیوں کو دیکھتے ہوئے ان ظالم کفار نے شعائر اسلام کو اپنا ہدف بنالیا۔اُنہوں نے ہمارے ایمان اور عقیدے کو متزلزل کرنے کی کوششیں شروع کردیں۔یہ کفر کبھی قرآن مجید کے مقدس اوراق کو غلاظت میں ڈال کر ہمارے حوصلوں کا امتحان لیتا ہے......اس پاک کتاب اور کلام الٰہی کو جلا کر اور پھاڑ کر ہماری غیرت ایمانی کو للکارا جاتا ہے......حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے بنا کر ہمارے ہمارے دلوں کو چھلنی کیا......اور اب ظلم کی انتہا ہوگئی......کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اقدس پر ہاتھ ڈالتے ہوئے باقاعدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ فلم بنا ڈالی گئی......

میرے نہایت محبوب مسلمان بھائیو!

یہود اور نصاریٰ کے اس گھناؤنے عمل کا جواب سیکولر پاکستانی حکمرانوں کی طرف سے کبھی توہینِ رسالت کے قانون میں تبدیلی کی کوششوں کی صورت میں دیا جاتا ہے......تو کبھی گستاخ رسول لڑکی کو باعزت بری کرنے کی کوشش کی صورت میں دیا جارہا ہے......اور سیکولر پاکستانی میڈیا توہین قرآن اور توہین رسالت کے معاملے پر ان حکمرانوں سے بھی دو قدم آگے نکل جاتا ہے اور گستاخوں کی وکالت اور صفائی میں مگن رہتا ہے......جب کہ دوسری جناب یہی میڈیا بعض معمولی واقعات کی آر لے کر مجاہدین کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ شروع کردیتا ہے۔دراصل یہ ایک ہی نظام کے پروردہ لوگ ہیں......کبھی جھوٹا پروپیگنڈہ کرکے مجاہدینِ اسلام اور مسلمانوں میں دوریاں پیدا کرنے کی سعی لاحاصل کی جاتی ہے......کبھی جہادی ذمہ داران کی شہادتوں کی افواہیں پھیلا کر مجاہدین اور جہاد سے محبت کرنے والوں کے حوصلے پست کرنے کی کوششیں ہوتی ہیں......

ان کی یہ سب کوششیں کارِلاحاصل ہیں......ہمیں حوصلہ اور استقامت سے ان کا مقابلہ کرنا ہے......میں پاکستانی مسلمانوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی بدزمانہ خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی مسلمانوں کی مساجد، بازاروں اور عوامی مقامات پر حملے اور دھماکے کرکے مجاہدین اور عامۃ المسلمین کے درمیان خلا پیدا کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں......لہٰذا قرین از انصاف رویہ یہی ہے کہ مجاہدین کے بارے میں رائے قائم کرنے سے پہلے طالبان کے موقف کا انتظار ضرور کیا جائے......

میرے عزیز بھائیو اور دوستو!

ہمارے اور آپ کے سروں پر مسلط کردہ یہ لادین جمہوری طاغوتی نظام ہی ہے جس نے کفار کو اس قدر جری کردیا ہے اور مسلمانوں کو بے بس کردیا ہے......یہ منحوس نظام ہر کفر کو تحفظ دیتا ہے......لہٰذا امت مسلمہ کے غیور نوجوانو! اٹھو اور اس طاغوتی نظام کو اکھاڑ پھینکو......اور احیائے خلافت کی کوششوں میں مجاہدین کے ساتھ شریک ہوجاؤ...... جہاد کے میدانوں کا رخ کرو اور اس فاسد نظام کو تہہ تیغ کرنے کے لیے مجاہدین کے ساتھ شامل ہوجاؤ......

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

☆☆☆☆☆

''ان حکمرانوں کا کفر ہر مسلمان پر واضح ہونا چاہیے۔اور ہر مسلمان کو یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ جب حکمران کافر ہوجائے تو مسلمانوں پر واجب ہوجاتا ہے کہ وہ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور اسلام کے مکمل قیام ونفاذ کے لیے جدوجہد شروع کریں۔پھر یہ لازم ہے کہ یہ تحریک اس وقت تک جاری رہے جب تک ایک ایسا حکمران مقرر نہ کردیا جائے جو معاشرے میں اللہ تعالیٰ کی حدود قائم کرے اور اس کے احکامات کا مکمل نفاذ کرے''۔

(شیخ اسامہ بن لادن شہید رحمۃ اللہ علیہ)۔

21 نومبر: صوبہ بادغیس............ضلع غورماچ............مجاہدین اور اتحادی فوج کے درمیان کئی دنوں پر محیط جھڑپیں............9 صلیبی فوجی ہلاک............6 زخمی

امریکی کافر ہماری زمین سے روسیوں کی طرح شرمندہ وشکست خوردہ ہوکر نکلیں گے

صوبہ پروان کے جہادی مسؤل ملا محمد اسمٰعیل سے انٹرویو

سوال: محترم! سب سے پہلے اپنا تعارف اور اپنی ذمہ داریوں کے متعلق آگاہ کریں؟

جواب: بسم الله الرحمن الرحیم۔ الحمد لله والصلوة والسلام علی رسوله وعلی اله وصحبه وبعد: میرا نام ملا محمد اسمٰعیل ہے اور میں صوبہ بلخ کا رہائشی ہوں۔ امارت اسلامیہ کی تاسیس کے بعد سے خدمت میں مصروف ہوں، مختلف جہادی ذمہ داریاں نبھا چکا ہوں۔ اب فی الحال صوبہ پروان کے جہادی معاملات کے عمومی ذمہ دار کی حیثیت سے جہادی ذمہ داری نبھا رہا ہوں۔

سوال: پروان کے موجودہ جہادی حالات سے متعلق معلومات دینا پسند فرمائیں گے؟

جواب: صوبہ پروان میں الحمد للہ جہادی معاملات معمول کے مطابق بڑھ رہے ہیں۔ صوبے کے تمام اضلاع میں مجاہدین موجود ہیں اور بہت سے علاقے ان کے کنٹرول میں ہیں، صوبہ پروان' کابل کے پڑوسی صوبوں میں سے ہے اور شمال کی جانب سے کابل کا دروازہ سمجھا جاتا ہے، اسی طرح جارحیت پسندوں کا سب سے بڑا اڈہ بگرام بھی اسی صوبے میں ہے۔ اس لیے بھی دشمن کی توجہ اس علاقے کی طرف زیادہ ہے لیکن اس کے باوجود مجاہدین کا پلڑا بھاری ہے۔ مجاہدین کے روزانہ کے آپریشن منظم شکل میں جاری ہیں، جس میں روزانہ دشمن کو بھاری نقصانات پہنچتے ہیں۔

سوال: اس سال کے الفاروق آپریشن کے سلسلے میں مجاہدین نے ملک کے مختلف علاقوں میں بہت اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں، صوبہ پروان میں الفاروق آپریشن کے سلسلے میں کون سی بنیادی تبدیلیاں سامنے آئیں؟

جواب: الفاروق آپریشن کے سلسلے میں ہم نے صوبہ پروان میں کچھ اہم بنیادی کامیابیاں حاصل کیں، میں چاہتا ہوں یہاں مختصر طور پر ان کا تذکرہ کروں:

آپریشن اور مفتوحہ علاقوں میں توسیع:

اس سال پروان میں ہماری ایک بڑی کامیابی یہ تھی کہ ہم نے اپنی کارروائیاں موثر انداز میں صوبے کے تمام اطراف ومضافات تک پھیلا دیں۔ پہلے ہماری اکثر کارروائیاں کوہ صافی، سیاگرد اور شینوار کے اضلاع تک محدود اور دیگر علاقوں میں نہایت کمزور تھیں۔ مگر اس سال ہم نے بگرام میں بہت اچھی اور مضبوط کارروائیاں کیں۔ ضلع شیخ علی میں کئی مرتبہ نہایت کامیاب آپریشن کیے جس میں دشمن کے رسد کے قافلے تباہ ہوگئے۔ پروان کا مرکز، اسی طرح جبل السراج کے اضلاع میں کئی کئی مرتبہ موثر کارروائیاں ہوئیں۔ اس کے علاوہ ہم نے مفتوحہ علاقوں پر اپنی گرفت مزید مضبوط کی ہے۔

دشمن سے مضبوط مقابلہ:

اس سال دشمن نے کئی مرتبہ کوشش کی کہ صوبہ پروان سے مجاہدین کا نفوذ ختم کردیں، اسی لیے انہوں نے اس سال جون کے مہینے میں درہ غوربند کے مضافاتی علاقوں سیاہ گرد اور شینوار میں انتہائی بڑے آپریشن کا آغاز کردیا۔ جس میں کئی ٹینک، سیکڑوں فوجی اور بہت سا گولہ بارود استعمال کیا گیا، مگر الحمد للہ، اللہ تعالی جل جلالہ کی نصرت اور مجاہدین کی قربانیوں کی برکت سے انہیں ایسی شکست اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا کہ نہ صرف انہیں بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا بلکہ فوجی لحاظ سے بھی ان کی انتہائی سبکی ہوئی اور اعلانیہ پسپائی کی صورت میں ان کا مورال گر گیا۔

چند اہم معرکے

اس سال ہم نے صوبہ پروان میں تین ایسے اہم معرکے لڑے جس کا ذکر عالمی میڈیا میں انتہائی اہمیت سے کیا گیا اور جس سے علاقے میں مجاہدین کی کارروائیوں کی کامیابی واضح ہوئی۔ اس سلسلے میں امریکی آرمی چیف کے طیارے کی تباہی، نائب صدر کریم خلیلی پر حملہ اور سپریم گروپ نامی امریکی رسد فراہم کرنے والی کمپنی کے جلا دینے کے واقعات قابل ذکر ہیں۔

سوال: آپ نے الفاروق آپریشن کے سلسلے میں پروان میں تین اہم کارروائیوں کا ذکر کیا، برائے مہربانی ان کارروائیوں کے سلسلے میں ذرا تفصیلی معلومات دیں؟

جواب: ۲۱ اگست ۲۰۱۲ء کو امریکی آرمی چیف مارٹن ڈیمپسی افغانستان کے دورے پر تھا، اس دورے میں اس کا طیارہ بگرام کے ہوائی اڈے پر مجاہدین کے حملوں کی زد میں آکر مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ اس حملے میں مذکورہ امریکی فوجی سربراہ تو محفوظ رہا مگر بہت سے امریکی فوجی اور مذکورہ چیف کے بہت سے ساتھی اس حملے میں ہلاک ہوگئے۔ اسی لیے

> صوبہ پروان میں مجاہدین کی دن بہ دن بڑھتی ہوئی سرگرمیاں مجاہدین کے ساتھ عوام کے تعاون کا بیّن ثبوت ہے۔ پروان کے لوگ نہایت استقامت سے مجاہدین کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں، ان لوگوں کے تعاون کی بدولت مجاہدین دشمن کے خلاف حیران کن کارروائیاں کر رہے ہیں۔

22 نومبر: صوبہ دائی کنڈی.........ضلع گیزاب.........مجاہدین اور افغان اور اتحادی فوج کے درمیان آٹھ دن طویل لڑائی.........7 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

مارٹن ڈیمپسی کو افغانستان کے پہلے سفر میں مشکلات کا سامنا ہوا اور گھبراہٹ کے عالم میں وہ افغانستان سے بھاگ گیا۔ اس حملے میں مجاہدین نے عملی طور پر امریکہ کی فوجی قیادت کو اپنی فوجی طاقت دکھادی۔ عالمی سطح پر بھی یہ حملہ مجاہدین کا اہم کارنامہ سمجھا گیا۔ اس حملے کے کچھ عرصہ بعد ۲۰ اکتوبر کو مجاہدین نے ضلع بگرام میں سپریم گروپ نامی کمپنی پر، جو امریکی فوجیوں کو رسد فراہم کرتی ہے، راکٹ حملے کیے۔ کمپنی کے گوداموں میں شدید آگ بھڑکنے سے سیکڑوں ملین کا امریکی سامان جل کر بھسم ہوگیا۔

سپریم گروپ ایک امریکی کمپنی ہے جس کی ذمہ داری آفت زدہ یا جنگی علاقوں میں امریکی فوجیوں کو لاجسٹک اور دیگر رسد فراہم کرنا ہے۔ اس کمپنی کے مراکز ملک کے مختلف حصوں میں موجود ہیں، اس کا مرکزی گودام پروان کے ضلع بگرام میں چوغ بخش کے علاقے میں ہے۔ جس میں بیسیوں ایکڑ اراضی پر مشتمل انتہائی بڑے گودام اور خوراک کے ذخیرے بنائے گئے ہیں اور روزانہ سیکڑوں گاڑیوں میں امریکی لاجسٹک اموال کی آمد ورفت جاری رہتی ہے۔ اس اہم رسدی مرکز کی سیکورٹی پر بھی بہت توجہ دی جاتی ہے۔ مرکز کی حفاظت کے لیے دیگر حصاروں کے علاوہ کنٹینرز کا ایک احاطہ بھی مرکز کے گرد بنایا گیا ہے، اسی طرح سیکورٹی چیک پوسٹیں بھی اردگرد قائم کی گئی ہیں۔

۲۰ اکتوبر کو رات ۱۰ بجے مجاہدین نے اس مرکز پر حملہ کیا اور دشمن کے گوداموں کو RPG راکٹ کا نشانہ بنایا، راکٹ کے گولے لگنے سے مرکز میں آگ بھڑک اٹھی جو لحہ بہ لحہ بڑھتی چلی گئی۔ صبح تک سارا مرکز مکمل طور آگ کی لپیٹ میں آگیا تھا۔

سپریم گروپ کے مرکز میں ۴۸ گھنٹے تک جلنے والی آگ نے مرکز میں موجود سب کچھ خاکستر کرڈالا۔ گودام، سامان سے بھرے کنٹینر، مرکز میں موجود سیکڑوں گاڑیاں، مختلف اموال کے ذخائر حتی کہ مرکز کی حفاظت کے لیے بنائی گئی چیک پوسٹیں بھی راکھ کا ڈھیر بن گئیں۔ اس حملے میں امریکیوں کے اعتراف کے مطابق گذشتہ گیارہ سالوں میں ان کا سب سے زیادہ سامان رسد تباہ ہوگیا اور دشمن کو سیکڑوں ملین ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا۔

اوپر مذکورہ چند وہ اہم کارروائیاں تھیں جو الفاروق آپریشن کے دوران مجاہدین نے صوبہ پروان میں کیں، جن میں دشمن کو بھاری نقصانات اٹھانے پڑے۔

سوال: صوبہ پروان میں مجاہدین کو عوامی تائید کس حد تک حاصل ہے؟

جواب: آپ جانتے ہیں کہ پروان کے لوگ فطری طور پر مجاہد لوگ ہیں، سابقہ جہاد کے دور میں بھی اس صوبے میں مجاہدین کے بہت سے قوی محاذ قائم تھے۔ اب بھی پروان کے لوگ سابقہ دور کی طرح جہاد اور اپنی دینی ذمہ داریوں کے لیے تیار ہیں۔ اس صوبے میں مجاہدین کی دن بہ دن بڑھتی ہوئی سرگرمیاں مجاہدین کے ساتھ عوام کے تعاون کا بیّن ثبوت ہے۔ پروان کے لوگ نہایت استقامت سے مجاہدین کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں، ان لوگوں کے تعاون کی بدولت مجاہدین دشمن کے خلاف حیران کن کارروائیاں کررہے ہیں۔

سوال: محترم ملا محمد اسمٰعیل صاحب آپ نے پروان کے جہادی حالات کے بارے ہر پہلو سے معلومات دیں، ہم آپ کا شکریہ ادا کریں گے، آخر میں اگر آپ کچھ کہنا چاہیں؟

جواب: آپ کا بہت بہت شکریہ، یہی کہوں گا کہ الحمدللہ پروان میں جہادی حالات کافی امید افزا ہیں، اس سال دشمن کے خلاف کارروائیاں ماضی کی بہ نسبت کئی گنا بڑھ گئی ہیں۔ بگرام مرکز جو کہ امریکیوں کا سب سے اہم مرکز ہے مسلسل ہمارے راکٹ حملوں کا نشانہ بنتا رہتا ہے۔ مثال کے طور پر اس سال صرف جون کے مہینے میں ۴۴ مختلف جہادی کارروائیاں ہوئیں جس کے نتیجے میں ۱۲۰ سے زیادہ خارجی اور ملکی فوجی ہلاک ہوگئے، اسی طرح ۴۰ سے زیادہ ٹینک اور دیگر فوجی گاڑیاں حملوں اور بم دھماکوں میں تباہ ہوگئیں۔ پروان جیسے ایک چھوٹے سے صوبے میں کارروائیوں کی یہ شرح ایک انتہائی بڑی کامیابی سمجھی جاتی ہے۔

میں اپنے عوام اور ہم وطنوں کو یقین دلاتا ہوں کہ الحمدللہ پورے ملک میں امریکی غاصبوں اور ان کے نوکروں کے مقابلے میں جہادی تحریک انتہائی اچھے طریقے سے جاری ہے اور وہ دن دور نہیں جب امریکی کافر ہماری زمین سے روسیوں کی طرح شرمندہ و شکست خوردہ ہوکر نکلیں گے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

☆☆☆☆☆

وہ دیکھو سامنے
سر جکائے شرمندہ سا
کل تک جسے ناز تھا اپنی طاقت پر
طلسماتی کرداروں پر
اک گھمنڈ تھا اور غرور
سب کچل دیے جائیں گے
پتھر کے دور میں پہنچے گا
وہ جو ہمیں آنکھیں دکھائے
وہ صدائیں......بھڑکیں، وہ گھن گرج اور فرعونی طرز تخاطب
مگر آج......
بوریا نشینوں کے آگے
سر جکائے شرمندہ سا......!!!

علی اکبر بامیانی

22 نومبر: صوبہ ہلمند............ضلع مرجا............افغان فوجیوں پر مجاہدین کا حملہ............11 افغان فوجی ہلاک

مجاہدین کرام سے دل کی چند باتیں

برادر عدنان رشید حفظہ اللہ

مشرف حملہ کیس میں پھانسی کی سزا پانے اور آٹھ سال قید وبند میں رہنے کے بعد بنوں جیل پر مجاہدین کے حملے میں باحفاظت نکلنے والے عدنان رشید بھائی کے دلی احساسات مجاہدین کی نذر ہیں۔

واللہ غالب علی امرہ ولا کن اکثر الناس لا یعلمون

میرے بھائیو دوستو بزرگو! اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائی، حق کی پہچان عطا فرمائی اور اس کے بعد حق والوں کے ساتھ ملنے کا اور ان کی جماعت میں شامل ہونے کا اعزاز بخشا۔ ہمیں اپنی راہ میں قبول فرمایا۔ اصل چیز حق کو پہچانا ہے اگر ہم حق کو پہچان لیں تو حق والوں کو بھی پہچان لیں گے لیکن جس کو اللہ رب العزت نے حق کی سمجھ نہیں دی تو وہ حق والوں کو نہیں پہچان سکتا۔ جیسے آج بھی ہماری طرح کے کتنے ہی نوجوان اپنے گمراہ لیڈروں کے پیروکار ہیں اور اگر انہوں نے توبہ نہیں کی تو آخرت کی تباہی ان کا مقدر بنے گی۔ اللہ رب العزت نے ہمیں ہجرت کی توفیق عطا فرمائی، جہاد کی توفیق عطا فرمائی، یہ بڑی سعادت کی بات ہے کیونکہ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ جو ایمان لایا اور جس نے اللہ کے رستے میں جہاد کیا اور جس نے ہجرت کی اور جنہوں نے اس کی نصرت کی تو یہ حق والے لوگ ہیں......أُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ''یہی لوگ سچے مومن ہیں'' یعنی یہ اہل حق میں سے ہیں......تو ان شاء اللہ ہمیں اس بات کی خوشی ہونی چاہیے کہ ہم اہل حق میں سے ہیں۔

باتیں تو بہت سی ہیں لیکن میں صرف دو موضوعات پر آپ سے بات کرنا چاہوں گا۔ ایک یہ کہ یہ جہاد کا عظیم راستہ ہے اس میں چھوٹے چھوٹے اعمال پر بہت بڑے بڑے ثواب ملتے ہیں......اسی طرح اس راستے میں چلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے گناہوں پر بڑے بڑے عذاب بھی ملتے ہیں۔ کتنے ہی لوگوں نے اس راستے کی قدر نہیں کی اور کتنے ہی لوگوں نے اس راستے میں قربانیاں دیں اور تکلیفیں اٹھائیں اور پھر دشمن کے ساتھ مل گئے اور آخرت میں خسارے سے دوچار ہوئے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بنے۔ صرف اس وجہ سے وہ اس حالت کو پہنچے کہ جہاد میں آنے سے پہلے ان کے جہاد اور مجاہدین کے بارے میں جو جذبات تھے وہ جہاد میں آنے کے بعد نہیں رہے۔

میں اس کی چھوٹی سی مثال دوں گا۔ ہم سب ساتھی جب جہاد میں نہیں آئے تھے تو ایک وقت ایسا بھی تھا کہ جب مجاہدین کو دیکھتے، جہادی ویڈیوز دیکھتے، اخبارات میں واقعات پڑھتے تو ہماری آنکھوں سے آنسو بہتے تھے اور ہماری عجیب کیفیت ہو جاتی تھی۔ کسی مجاہد کو دیکھ لیتے تھے تو ہم اس کے پاؤں کی خاک کو بھی اپنے سے افضل سمجھتے تھے۔ سوچتے تھے کہ کیسے اس بھائی کی مدد کریں یہ کتنا عظیم انسان ہے۔ کوشش کرتے تھے ہمارے ساتھ یہ عظیم بھائی کچھ لمحات بیٹھ جائے۔ یہ ہمارے جذبات ہوتے تھے لیکن اب جب ہم جہاد میں آئے اور دنیا ہمیں مجاہد کہتی ہے تو آج ہمارے جذبات کی وہ کیفیت نہیں رہی۔ مجاہد بننے سے پہلے مجاہدین کی جو قدر ہمارے دلوں میں تھی، جہاد کی جو عظمت تھی، ہمارے دلوں کی وہ پہلے والی کیفیت نہیں رہی۔ ہم اپنے ساتھی مجاہدین کو وہ مقام نہیں دیتے جو جہاد میں آنے سے پہلے احترام و مقام دیتے تھے۔ میں خود اپنے اندر بھی یہ عیب دیکھتا ہوں۔

گزشتہ عرصے میں بنوں جیل پر جو کارروائی ہوئی ہے یا جتنی بھی جیلوں پر جو کارروائیاں ہوئی ہیں۔ قندھار جیل پر دو دفعہ کارروائی ہوئی، یمن میں القاعدہ نے کئی مرتبہ کارروائیاں کی ہیں، تاجکستان میں بھی کامیاب عملیات ہوئیں، جدید تاریخ میں جیلوں پر عملیات ہمیشہ کامیاب ہوئی ہیں۔ اس کی وجہ جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ باہر سے حملہ کرنے والے مجاہدین جو اپنا سر ہتھیلی پہ رکھ کر، سر پہ کفن باندھ کے آتے ہیں ان کے دل و دماغ میں یہ خیال ہوتا ہے کہ جو اندر مجاہدین قید ہیں وہ ہم سے افضل ہیں۔ ان کی زندگیاں بچانے کے لیے ہم اپنی زندگیوں کے نذرانے دے دیں گے۔ ان کو اپنے آپ سے عظیم سمجھتے ہیں ان کو فوقیت دیتے ہیں ان کو عظمت اور شرف کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ اللہ کی مدد شامل حال ہو جاتی ہے۔ ان کے ساتھ اللہ کی مدد و نصرت کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ میں نے پہلے بھی بھائیوں سے یہ بات کی ہے کہ آپ نے بھی قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا ہوگا اور مجھے بھی جیل میں اللہ پاک نے یہ توفیق دی کہ دین کا مطالعہ کروں۔ میں نے وہاں یہ کوشش کی کہ علمائے کرام کی کتب کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کروں۔ اس مطالعہ سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ دین میں یہ مطلوب نہیں کہ اتنے کلومیٹر کا علاقہ فتح کرو گے تو آپ کو یہ انعام ملے گا، کسی ملک کے کافر صدر کو قتل کرو گے تو یہ جنت ملے گی، کسی وزیر اعظم کو قتل کرو گے تو اتنی نیکیاں ملیں گی بلکہ شریعت یہ کہتی ہے کہ اس مجاہد کا جہاد قبول ہے جو اپنے بھائی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو اور اس کے ساتھی اس سے راضی ہوں اپنے اور امیر کی اطاعت کرتا ہو۔

ہماری توجہ ان باتوں پر ہوتی ہے جو فضیلت کی نہیں ہوتی اور جن باتوں کی

22 نومبر: صوبہ ہلمند............ضلع مرجاہ............بارودی سرنگ دھماکہ............افغان فوجی گاڑی تباہ............5 فوجی اہلکار ہلاک

فضیلت ہے جن پر وعدے ہیں، بشارتیں ہیں، کامیابی کی ضمانت ہے تو ہم ان کو کما حقہ اہمیت نہیں دیتے سب بھائی یہ عہد کریں کہ ہم ایک دوسرے کو شریعت کے احکامات کے مطابق عزت وتوقیر دیں گے۔ جب یہ احساس ہوگا تو اللہ پاک نے فرمایا ہے:

فَإِنَّ اللّٰهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ(ھود: ۱۱۵)

''اللہ پاک جو ہیں احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے''۔

إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيِصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (یوسف: ۹۰)

''بےشک جو تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو ایسے احسان کرنے والوں کا اجر اللہ ضائع نہیں کرتا''۔

دوسری بات یہ کہ اللہ آپ سب مجاہدین کو قید سے بچائے اور جو ہمارے بھائی قید میں ہیں اللہ ان کو رہائی نصیب فرمائے۔ آمین۔ ہم پر اور پوری امت پر فرض ہے کہ جو ہمارے بھائی قید میں ہیں ان کی رہائی کے لیے کوشش کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فکوا العانی یعنی قیدیوں کو چھڑاوَ۔ ایک اہم بات یاد رکھیں کہ خدانخواستہ آپ میں سے کوئی قید میں چلا جائے اللہ نہ کریں لیکن جہاد میں چار قسم کے حالات پیش آتے ہیں یا شہید ہوں گے یا غازی بن جائیں گے یا زخمی ہو جائیں گے یا خدانخواستہ دشمن کی قید میں چلے جائیں گے۔ یہ جہاد کے ساتھ وابستہ باتیں ہیں اس لیے ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیے۔

ہمارا ایمان ہے کہ اسلام ایک کامل دین ہے۔ میں جب جیل میں تھا تو اپنے ساتھیوں کو یہ بتایا کرتا تھا کہ الحمدللہ، اللہ پاک نے ہمارے سامنے ایک نمونہ رکھا ہے کہ ہم نے یہ قید کیسے کاٹنی ہے؟ بالکل ویسے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے کاٹی۔ اپنے خوابوں کی تعبیر پوچھنے والے جب دو افراد ان کے پاس آئے تو ان سے کیا کہا ''یوسف ایھا الصدیق'' اے یوسف اے سچے! کیا کہا اے سچے! صدیق کا لفظ کیا ہے آپ سچے ہو! تو وہ ایسی پاکیزہ زندگی بسر کرتے تھے کہ آس پاس کے لوگ اُن سے متاثر تھے اسی لیے انہوں نے کہا ''یوسف ایھا الصدیق'' کہ آپ سچے ہو تو یہ ایک اہم بات یہ کہ ہمیں جیل میں ایسی زندگی گزارنی چاہیے، ایسا کردار اپنانا چاہیے کہ جو آس پاس کے لوگ ہوں وہ بھی ہمارے کردار سے متاثر ہو جائیں اور کہیں کہ واقعی یہ لوگ سچے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ جیل میں کیا کام کرتے تھے حضرت یوسفؑ کیا کہتے تھے وہ یہ بات پوچھا کرتے تھے:

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ(یوسف: ۳۹)

''اے میرے قید کے ساتھیو! جتنے جو تم نے خدا بنائے ہوئے ہیں اتنے زیادہ تو کیا یہ بہتر ہیں یا ایک اللہ جو زبردست قوت والا ہے؟''

تو جیل میں ہمیں دعوت والی زندگی بسر کرنی چاہیے! ایک اہم بات یہ کہ یوسف علیہ السلام کے اس عمل میں ایک اور مثال بھی ہمارے لیے موجود ہے کہ حکومتوں اور افراد کے ساتھ دین پر سمجھوتہ نہ کرنا اللہ پاک کے مقابلے میں کسی غیر اللہ کا حکم نہ ماننا۔ یوسف علیہ السلام کو جب گناہ کی دعوت دی گئی تھی انہوں نے فرمایا تھا کہ مجھے جیل زیادہ محبوب ہے اس سے جس گناہ کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہے۔ اس کردار کی مثالیں الحمدللہ اب بھی موجود ہیں ہمارے ایک بھائی نصراللہ ہیں جیل میں انہوں نے قرآن مجید حفظ بھی کیا ان کو حکومت نے کہا کہ مجاہدین کے خلاف گواہی دو گواہی نہیں دو گے تو تمہیں قید کر دیں گے، انہوں نے کہا کہ تم قید چاہے قید کر لو لیکن یہ غداری میں کبھی نہیں کروں گا! اور وہ ابھی تک قید ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی قید ہمارے لیے ایک مشعل راہ ہے کہ قید کی زندگی کیسے گزارنی ہے خدانخواستہ جب قید کی سخت آزمائش آجائے تو پھر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کتنے سخت حالات ان کو پیش آئے۔ ہمارے ہاں کوئی قید ہو جائے تو کبھی نہ کبھی ملاقات تو ہو جاتی ہے۔ یوسف علیہ السلام پر بدنامی والا جھوٹا مقدمہ بنایا دوسرا یہ کہ جتنے بھی چھ سات آٹھ سال قید ہے کوئی ملاقات نہیں، کوئی ان سے ملنے نہیں آیا۔ جب کوئی ملنے نہیں آیا تو پیسے نہیں تو جو کھانا ملتا تھا اس پہ گزارا کرنا پڑتا، کوئی من پسند چیز نہیں، وہی جو کپڑے ان کو ملتے ہوں گے اس پہ گزارا کیا کبھی ان کٹھن حالات کا تصور کیا آپ نے؟ کوئی ملاقات پر نہیں آتا تھا، کوئی تھا ہی نہیں، وہ مصر میں قید تھے جب کہ والدین تو فلسطین میں گئے تھے۔ پتہ بھی نہیں تھا وہ لا پتہ ہو گئے تھے۔ انہوں نے کس حوصلے اور جرات کے ساتھ قید کاٹی۔ پھر جب وہ رہا ہوئے تو ان کے ذہن پر قید کا کوئی اثر موجود نہیں تھا۔ جب انہوں نے کہا کہ آپ رہا ہو جائیں تو سیدنا یوسف علیہ السلام نے کہا کہ پہلے اس بات کی وضاحت کرو جو مجھ پر الزام لگایا تھا اس کی اصل حقیقت سامنے لاوَ! اتنا عرصہ گزارنے کے باوجود بھی وہ پرعزم رہے کہ یہ جو جھوٹا الزام مجھ پر لگایا ہے پہلے اس کی وضاحت کرو۔ کہا کہ جاوَ پہلے پوچھ کے آوَ کہ میں نے یہ جرم کیا بھی ہے کہ نہیں جس جرم میں تم نے مجھے سزا دی۔ اس عورت نے کہا کہ نہیں وہ پاک ہیں غلطی تو میری ہے جب اس نے یہ جرم تسلیم کیا تو پھر وہ قید سے باہر آئے۔ غور کریں کہ ایک پیغمبر جو معصوم ہیں وہ اتنا عرصہ قید میں رہے۔ اس دور میں جب نہ بجلی تھی نہ پنکھے تھے نہ ہیٹر تھے تو کھانا بھی پتہ نہیں کیسا ملتا ہوگا؟ چھتیں بھی تو نہیں ہوا کرتی تھی تو کیسے انہوں نے گزارا کیا ہوگا؟ اس میں ہمارے لیے بھی ایک نمونہ ہے کہ ہم بھی اگر خدانخواستہ قید میں چلے جائیں تو اصولوں پر سمجھوتہ نہ کریں۔ الحمدللہ، اللہ پاک نے یہ حوصلہ دیا کہ مجھ سمیت سب ساتھی اس عزم پر قائم رہے اور کسی نے اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ سب نے یہ طے کیا کہ حکومت کے سامنے نہیں جھکیں گے۔

ہم الحمدللہ قید کے ان سالوں میں، جیلوں میں بھی قیدیوں کو دعوت دیتے رہے اور بہت سے قیدی لوگوں نے توبہ کی، ہمارے ساتھ ملے، مجاہد بنے۔ ابھی بنوں جیل سے بھی جو ساتھی آئے ہیں، انہوں نے بھی جیل میں مجاہدین سے متاثر ہو کر توبہ کی اور مجاہدین کے

23 نومبر: صوبہ میدان وردک..........صدر مقام میدان شہر میں افغان فوجی کیمپ پر فدائی حملہ..........مرکز کا ایک حصہ مکمل تباہ..........70 پولیس اہلکار اور فوجی زخمی

ساتھ ملے۔کافی ساتھی جیلوں میں مجاہدین کے اعمال دیکھ کر متاثر ہوئے اور ان کی زندگیاں تبدیل ہوئی۔صرف اورصرف دعوتی مقاصد کے لیے، میں جیل میں نمازعصر کے بعدقیدیوں کومختصر سا بیان کرتا تھا۔کبھی کبھی میں مہینے کے بعد دو مہینے کے بعد ساتھیوں سے کہتا تھا کہ میں آج آپ سے ایسی بات کروں گا کہ جو آپ کو پہلے سے پتہ ہے لیکن میں پھر بھی کروں گا کیونکہ یہ یوسف علیہ السلام کی سنت ہے اور میں ان سے پوچھتا تھا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا یہ جو اتنے خدا لوگوں نے بنائے ہوئے ہیں یہ بہتر ہیں کہ ایک اللہ جو زبردست طاقت اور قوت والا ہے تو وہ کہتے تھے کہ اللہ بہتر ہے تو میں کہتا کہ اے میرے قید کے ساتھیو! مجھے پتہ ہے کہ آپ یہی کہیں گے لیکن میں نے یہ الفاظ اس لیے کہے کہ نسبت حضرت یوسف علیہ السلام سے قائم ہو جائے۔اللہ پاک ،مجاہدین کی یقیناً مدد فرمائیں گے اگر ہم اس طریقے سے قید کاٹیں گئے۔

قید میں جتنا وقت گزرا اس پہ ہم شکر ادا کرتے تھے۔یقین کریں میں نے کئی مرتبہ شکرانے کے نفل پڑھے اور ایک دفعہ میں نے شکرانے کے نفل پڑھنے کے بعد دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھے۔ابھی حال ہی میں رہائی سے دو تین مہینے پہلے، میں نے اللہ پاک سے کہا کہ اے اللہ میری اور کوئی حاجت نہیں بس میں نے جو یہ شکرانے کے نفل پڑھے ہیں یہی قبول فرمالیں۔زبان پر ناشکری کا کوئی لفظ نہ آیا، اس کی وجہ یہ تھی کہ جب میں یہ سوچتا تھا کہ آسمانوں پہ جتنے بھی نام میں اسیران کے اللہ کی راہ میں اس میں الحمدللہ ہمارا نام بھی ہے۔میری اور ایک دوسرے بھائی جو رہا ہو چکے ہیں، کی ترتیب ایئر فورس میں کام کی تھی، وہ اس ترتیب میں ہمارے انٹیلی جنس کے چیف تھے، بہت بہادر اور ذہین ساتھی ہیں اللہ ان کی حفاظت فرمائے۔ایک دن مجھ سے پوچھنے لگے کہ عدنان بھائی! قیامت کے دن جو پانچ سوال ہوں گے تو کیا اللہ پاک ہم سے یہ بھی پوچھیں گے کہ جوانی کہاں پہ گزاری؟ تو ہم کہیں کہ اے اللہ آپ کو تو پتہ ہے کہ جوانی آپ کے راستے میں ہی جیلوں میں تو گزاری ہے،ہم تو اپنی جوانیاں وہاں لگا کے آئے ہیں۔کبھی کبھی وہ ظالم تشدد کرتے تھے،ظلم کرتے تھے، زیادتیاں کرتے تھے......پھر بھی ہم ہنستے تھے،کھیلتے تھے، بیڑیاں پہنے ہوئے بھی اور میں ساتھیوں سے کہتا تھا کہ یہ جو سلوک ہمارے ساتھ کر رہے ہیں اور ہمیں محسوس بھی نہیں ہو رہا، اللہ پاک نے ہمیں اپنی محبت کے انجکشن لگوائے ہیں انیستھیزیا لگا دیا ہے ہمیں محسوس نہیں ہو رہا کہ یہ ہو کیا رہا ہے پھانسیوں کے احکامات آ رہے ہیں، مار پڑ رہی ہیں، بیڑیاں لگی ہوئی ہیں لیکن ہم ہنس رہے ہیں یہ اللہ پاک نے اپنی خاص رحمت سے اپنی محبت کے انجکشن لگا دیے ہیں۔

آخر میں آپ کو دو واقعات سنا کر اپنی بات ختم کرتا ہوں ایک بات یہ ہے کہ پاکستان میں جس کو سزائے موت ہو جائے اس کے پاس آخری چانس یہ ہوتا ہے کہ وہ صدر پاکستان سے رحم کی درخواست کرتا ہے کہ میری سزا معاف کر دیں یا کم از کم عمر قید میں تبدیل کر دیں۔جب ہماری پھانسی کی تاریخ طے ہو گئی تو حکومت کے لوگ ہمارے پاس آتے رہے......وہ یہی کہتے تھے کہ آپ کے پاس ایک چانس ہے آپ اپیل کریں تو ہوسکتا ہے کہ آپ کی سزا پھانسی سے پچیس سال میں یا عمر قید میں تبدیل ہو جائے۔الحمدللہ سب ساتھی اس پر ڈٹے رہے کہ ہم کوئی رحم کی درخواست اس طاغوت سے نہیں کریں گے جو رات قبر میں ہے وہ باہر نہیں ہے۔تم نے پھانسی تو دینی ہے ویسے ہی دے دو کچھ دن بعد دینی ہے تو ابھی دے دو لیکن یہ کام نہیں ہوسکتا کہ ہم یہ تاریخ رقم کریں اور مسلمان مجاہدین اور جہاد کا سر جھکا دیں اور یہ کہلوائیں کہ بڑی جہاد جہاد کی باتیں کرنے والوں نے آخر میں معافی مانگ لی۔وہ تنگ آ گئے انہوں نے بہت لوگ بھیجے آخر میں ڈپٹی سپرینٹنڈنٹ آیا اور کہنے لگا کہ تمہیں پھانسی ہو جائے گی اور کل کو ہمارے لیے مسئلہ بنے گا کہ تم نے موقع نہیں دیا تم یہی لکھ دو کہ تم اپنی مرضی سے اپیل نہیں کر رہے ہو تا کہ بعد میں اگر انکوائری ہوئی تو ہم یہ کہہ دیں کہ انہوں نے اپنی مرضی سے اپیل نہیں کی۔چند دن بعد میرے والد صاحب ملاقات کے لیے آ رہے تو ڈپٹی سپرینٹنڈنٹ نے جیل کے گیٹ پر ان کو روک لیا اور کہنے لگا کہ دیکھیں آپ کا بیٹا کیا کر رہا ہے یہ خود بھی اپیل نہیں کر رہا اور دوسروں کو بھی منع کرتا ہے۔میرے والد صاحب، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ وہ میرا بیٹا ہے ان شاء اللہ وہ کبھی نہیں جھکے گا۔جب مرے پاس آئے تو مجھے کہا کہ بیٹا پھانسی ہوتی ہے تو ہو جائے مجھے اس پر خوشی ہو گی لیکن تم نے مشرف سے معافی نہیں مانگنی، اس کے سامنے جھکنا نہیں۔ان کی یہ وصیت مجھے یاد تھی، میں نے کہا کہ ان شاء اللہ میں کبھی معافی نامہ نہیں لکھوں گا یہ اللہ پاک کی مہربانی تھی۔بنوں جیل میں جس بلاک میں مجھے رکھا ہوا تھا وہاں ویڈیو میں بھی آپ نے دیکھا ہو گا کہ میرے ساتھ بورڈ پر لکھا ہوا تھا کہ رحم درخواست Pending یہ رحم کی درخواست نہیں کرتا اس کو بغیر رحم درخواست کے پھانسی دیں گے۔

آخر میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں۔جیل میں ہمارے ایک بھائی مولانا صدیق تھے جو حافظ بھی ہیں، بہت متقی ہیں، صبح وشام تلاوت و اذکار کا معمول تھا، وہ ہم سے الگ دوسرے بلاک میں تھے۔ان کو بیڑیاں لگی ہوئیں تھیں۔ایک مرتبہ ان کا پاؤں سوج گیا اس وجہ سے بیڑی پھنس گئی ان کے لیے چلنا مشکل ہو گیا، وہ اپنے کمرے میں لیٹے رہے ہم ڈاکٹر کو بلاتے رہے۔شام تک ڈاکٹر نہیں آیا، ہم چیختے چلاتے رہے۔شام کو جب ہمیں جیل والے بند کرنے لگے تو ہم نے پوچھا کہ ڈاکٹر کو کیوں نہیں بلایا تو کہنے لگے کہ ہم نے اسے کہا ہے لیکن وہ نہیں آیا تو میں نے کہا کہ تمہیں ڈاکٹر کو بلانا پڑے گا وگرنہ ہم بند نہیں ہوتے۔انہوں نے کہا کہ تم کیوں نہیں بند ہوتے وہ تو سامنے کے بلاک کے ساتھی ہیں ان کے ساتھی تو بند ہو گئے تم کیوں بند نہیں ہوتے وہ تمہارا ساتھی تو نہیں ہے ہم نے کہا کہ یہ کون سی بات ہے ہم سب مسلمان ہیں۔یہ سلسلہ چلتا رہا، مغرب ہو گئی تو سب جیل گارڈز ،جن کو ان کی زبان میں گارت کہتے ہیں۔ڈنڈے لے کے آ گئے اور کہنے لگے کہ بند ہوتے ہو کہ نہیں؟ تمہارے یہ مطالبے اور بدمعاشیاں نہیں چلیں گی تم بس بند ہو جاؤ یہ ہمارا کام

23 نومبر: صوبہ ننگرہار......نیٹو کے انٹیلی جنس مرکز پر فدائی حملہ......کئی درجن صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی

ہے ڈاکٹر کو بلائیں یا نہ بلائیں۔ جب ساتھیوں نے دیکھا کہ حالات تو بہت گھمبیر ہو گئے ہیں اگر ہم نے انکار کیا تو ڈنڈے پڑیں گے اور مار کے بعد شکست تو یقینی ہے کیونکہ یہ اتنے زیادہ لوگ ہیں اور ہم بیڑیوں میں جکڑے ہیں۔ مجھے اس بات پہ خوشی ہے کہ ساتھیوں کو مجھ پر اعتماد تھا اور جب اس طرح کی صورت حال ہوتی تو مجھے آگے کر دیتے۔ اب جب یہ معاملہ ہو گیا تو بھائیوں نے مجھے آگے کر دیا اور کہنے لگے کہ اب تم بات کرو تم جو فیصلہ کرو گے تو ہم مان لیں گے۔ جیل کا ڈپٹی سپریٹنڈنٹ کہنے لگا کہ بند ہو جاؤ ہم ڈاکٹر کو لے آئیں گے۔ میں نے کہا کہ نہیں پہلے ڈاکٹر کو لاؤ اور ان کی بیڑیاں اتارو۔ وہ بے چارہ صبح سے چیخ رہا ہے۔ وہ کہنے لگا نہیں نہیں ایسے نہیں ہوگا پہلے تم لوگ بند ہو وگرنہ ہم تمہاری پٹائی کریں گے اور زبردستی بند کر دیں گے۔ ساتھی آوازیں دینے لگے کہ کیا کریں؟ میں نے کہا جب ہم باہر تھے تو کہتے تھے کہ کشمیر کے مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے، ہم جانیں دے دیں گے۔ ہم ایسا کر دیں گے ہم ویسا کر دیں گے۔ کشمیر زیادہ دور ہے فلسطین زیادہ دور ہے یا صدیق بھائی کی چکی زیادہ دور ہے؟ ان مسلمانوں کے لیے تو کٹنے مرنے کی باتیں کرتے ہو تو اس مسلمان کے لیے نہیں مرنا؟ ہم نے بند نہیں ہونا، مارنے دو انہیں۔ خیر انہوں نے مار مار کے ہمیں بند کر دیا۔ مار کھا کھا کر ہم سنتِ بلالی ادا کرتے رہے۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ چلے گئے تو اب میں نے نوازش بھائی کو آواز دی کہ نوازش بھائی! کیا حال ہیں؟ تو سب ساتھی ہنسنے لگے۔ ایک بھائی نے کہا کہ آج تو مار کھانے کا مزہ ہی آ گیا ہے آج اللہ کی خاطر مار کھانے کا مزہ ہی آ گیا۔ کیا وجہ ہے اس مار کا ہمیں کیوں مزہ آیا کیونکہ ایک مسلمان بھائی کی خاطر ہم نے مار کھائی تھی جس کے بارے میں وہ طاغوت سمجھتے تھے کہ ہمارے گروپ کا بھی نہیں۔ ہم نے سوچا کہ کشمیر اور فلسطین کے لیے تو ہم جلوس نکالتے ہیں ماریں کھاتے ہیں اور آنسو بہاتے ہیں تو کیا یہ مسلمان نہیں ہے؟؟؟

آخر میں آپ سے یہی عرض ہے کہ یہ جو مجاہدین کے بہت سے حلقے اور مجموعات ہیں یہ کام کی ترتیب کے لیے ہیں وگرنہ ہم سب ایک جسم کی مانند ہیں اور کسی ایک کی تکلیف سب کی تکلیف اور کسی ایک کا مسئلہ سب کا مسئلہ ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ کشمیر اور فلسطین کا مسلمان ہمیں عزیز ہے تو دوسرے مجموعے کا کیوں نہیں اس کو کیوں ہم ایسی نظر سے دیکھتے ہیں جیسے کوئی پرایا ہو۔ یہ سب شیطان کے حربے ہیں یہی تلبیس ابلیس ہے اللہ پاک ہمیں ان حربوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اپنے دین کی سمجھ عطا فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: درحریم دلِ مَا مقامِ مصطفیٰ است!

آپ نے فرمایا ان دو شخصوں کو بلاؤ، میں بلا لایا، آپ نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ اور کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں درے لگواتا، کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو؟''

؎ آہستہ سانس لے کہ خلافِ ادب نہ ہو
نازک ہے یہ مقام حضوری حضور کی

حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے اپنی ساری زندگی مدینہ منورہ میں کبھی بول و براز نہیں کیا۔ ایک شخص نے کہا کہ مدینہ کی مٹی خراب ہے، امام مالکؒ نے فتویٰ دیا کہ اسے تیس درے مارے جائیں اور قید کیا جائے۔ پھر فرمایا کہ ایسا شخص تو اس لائق ہے کہ اس کی گردن ماردی جائے، وہ زمین جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہوں اس کی نسبت گمان کرتا ہے کہ اس کی مٹی خراب ہے؟

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ کا واقعہ مذکور ہے کہ انہوں نے حدیث بیان کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سبزیوں میں لوکی بہت پسند تھی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ مجھے تو پسند نہیں، اس پر حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے فوراً اپنی مسند کے ساتھ رکھی تلوار سونت لی اور کہا کہ ''اپنے ایمان کی تجدید کرو ورنہ ابھی تمہاری گردن اڑاتا ہوں......'' اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے بڑھ کر کسی کو بھی محبت وشیفتگی، والہانہ لگاؤ اور عشق وعقیدت کا تعلق عطا نہیں فرمایا۔ یہی سچی محبت ہے جو دلوں کو ایمان و یقین کے نور سے منور کرتی، معبود کے ساتھ عبدیت اور رسول اللہ کے ساتھ سچے امتی ہونے کا تعلق پیدا کرتی ہے......یہی عشق وعقیدت ہے جو دین حق پر ڈٹ جانے اور طاغوت کے مد مقابل سینہ سپر ہو جانے کا حوصلہ دیتی ہے...... یہی والہانہ لگاؤ ہے جو ناموس پیمبر علیہ السلام کے لیے کٹ مرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے...... یہ محبت......عقیدت......عشق......تعلق خاطر......سب اللہ تعالیٰ کی عطا ہیں جس کے نصیب ہو جائیں اس کے بھاگ ہرے ہیں۔

آج پھر کچھ بدبختوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر نعوذ باللہ کیچڑ اچھالنے کی بھونڈی کوشش کی ہے، یہ متروک النسل، ولد الزنا، انسانیت کے دامن پر بدنما دھبوں کی مانند مغربی اقوام، جنہوں نے اخلاق وکردار کے تمام قرینوں کو پامال کر دیا ہے وہ کسی عظیم ہستی کی عظمت ورفعت کو کیونکر جان سکتے ہیں؟ جانئے کہ آج ناموسِ پیمبر نہیں بلکہ ہمارا ایمان معرض خطر میں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کے دعوے اپنا ثبوت چاہتے ہیں، وہ نبی علیہ السلام جو امتی امتی پکارتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے، آج ان کی ناموس زبانی دعووں اور بلند آہنگ نعروں سے کچھ سوا کا تقاضا کرتی ہے:

نہ کٹ مروں جب تک خواجہء بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

اور خیال رکھیے:

اے مے کشو! اگر مئے حُبِ رسول سے
لبریز دل کا جام نہیں ہے تو کچھ نہیں!

24 نومبر: صوبہ کنڑ............ضلع غازی آباد............مجاہدین کا ضلعی مرکز اور فوجیوں کی بیس پر حملہ............12 افغان اہل کار ہلاک............کئی زخمی

وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے

شیخ یوسف العییری رحمہ اللہ تعالیٰ

امام ابن قاسم نے الحاشیہ میں یہ اجماع نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''علما کا اس بات پر اجماع ہے کہ جہاد میں (پیچھے سے) دفاع کرنے کا حکم براہ راست لڑنے کا حکم ہے''۔اس پر انہوں نے امام ابن تیمیہؒ سے اجماع نقل کیا ہے۔امام ابن تیمیہؒ ہی سے یہ بھی نقل کیا کہ طاقت و شوکت والے (لڑنے والی) جماعت کے مددگار اُس کے حکم کے تحت (شمار کیے جائیں گے) جو حکم اس جماعت کے لیے ہے۔جو کچھ اس (لڑنے والی جماعت) پر ہے وہی ان (مددگاروں) کے لیے اور اُن پر لاگو ہوگا۔یہ (شرعی) حکم ان لوگوں کا ہے جو جنگ میں (کفار) کی اعانت کرتے ہیں،اس میں وہ معصوم الدم (یعنی عورتیں، بچے، بوڑھے اور جو کوئی ان کے حکم میں ہو) جنہیں آج کے دور میں عام شہری کہا جاتا ہے شامل ہیں

آج امریکی عوام بھی اپنی رائے کے ساتھ جنگ میں اپنی حکومت کی اعانت کرتی ہے۔امریکہ میں کوئی بھی فیصلہ اکیلا صدر نہیں کرتا بلکہ ہر فیصلہ اُس ایوان بالا سے صادر ہوتا ہے جس کے ارکان امریکی عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔لہٰذا اس کا ہر رکن لوگوں کی اُس بہت بڑی تعداد کی نمائندگی کرتا ہے جنہوں نے اسے اس منصب کے لیے آگے لایا اور اسے منتخب کیا۔امریکی عوام کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ صدر کی جانب سے جاری ہونے والے کسی فیصلے پر عمل درآمد کو روکیں۔اسی طرح اُن کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کوئی بھی ایسا فیصلہ کرانے کے لیے دباؤ ڈالیں جسے وہ اپنی ضرورت سمجھتے ہوں۔جیسا کہ امریکی عوام نے حکومت پر دباؤ ڈال کر اُسے صومالیہ سے اپنی فوجیں واپس بلانے پر مجبور کیا۔امریکی عوام نے ہی تو غالب اکثریت سے صدر کو منتخب کیا تھا۔حالانکہ وہ انتخابی مہم کے دوران میں اس صدر کے مستقبل کے منصوبوں اور پالیسیوں کا اعلان کرنے کی وجہ سے اُس کی اسلام دشمن پالیسیوں اور منصوبوں سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔لہٰذا امریکی عوام کا اپنے صدر کے منصوبوں کو پہلے سے جانتے ہوئے بھی اُسے منتخب کرنا،اس کا عوام کو اس صدر کے فیصلوں میں شریک سمجھا جائے گا۔بش نے اپنی انتخابی مہم کے دوران میں جن منصوبوں کا اعلان کیا تھا ان میں اس نے کہا تھا کہ میں بلقان کی فائل بلقان والوں کے لیے چھوڑ دوں گا اور میں مشرق وسطیٰ اور وسطی ایشیا کے فوجی حل پر توجہ دوں گا۔

امریکی عوام کا اس پارٹی کو اس کے پروگراموں اور اس کی تاریخ جاننے کے باوجود بغیر کسی قید و شروط کے منتخب کرنا ان پروگراموں اور اس کی سیاہ تاریخ سے رضامند ہونے کی علامت ہے۔امریکی عوام فیصلہ کرنے والے اور اہل رائے شمار ہوتے ہیں خواہ یہ رائے عسکری ہو یا سیاسی۔امریکی انتظامیہ جس رائے عامہ کی بنیاد پر فیصلے کرتی ہے وہ اس بات کی جانب اشارہ کرتی ہیں کہ بلاشبہ امریکی عوام ہی اپنے براہ راست ووٹوں کے ذریعے اور پارلیمنٹ میں اپنے نمائندوں کے ووٹوں کے ذریعے بالواسطہ طور پر فیصلے کرتے ہیں۔رائے عامہ ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جگہ اور ہر وقت اسلام دشمنی کی امریکی سیاست کے فیصلوں میں امریکی عوام کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے۔ہر جگہ امریکی عوام کو خواہ جو اپنے ہاتھ سے لڑے یا اپنی رائے سے لڑائی کے معاملے میں اپنی حکومت کی اعانت کرے......نشانہ بنانا،ایک ایسا معاملہ ہے جس کی شریعت اجازت دیتی ہے۔چونکہ یہ امریکی عوام کی غالب اکثریت کی حالت ہے اس لیے شرعی حکم بھی غالب اکثریت کی بنا پر عام ہوتا ہے۔

چوتھی حالت:

عورتوں،بچوں اور بوڑھوں کے قتل کے جواز کی حالتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جب دشمن کے قلعوں کو فتح کرنے کے لیے مسلمانوں کو انہیں جلانے یا پانی میں غرق کرنے یا ان میں زہر پھیلانے یا اُن میں دھواں پھیلانے یا ان میں سانپ،بچھو اور زہریلے کیڑے مکوڑے چھوڑنے کی ضرورت پڑے خواہ اس کے نتیجے میں معصوم لوگ ہی مارے جائیں۔امام بخاریؒ نے ''کھجور کے درختوں اور گھروں کو جلانے'' کے عنوان سے باب باندھا۔جس میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درختوں کو جلا ڈالا''۔

امام ابن حجرؒ فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ میں کہتے ہیں:

''امام بخاری کا یہ کہنا کہ کھجور کے درختوں اور گھروں کو جلانے کا باب...... جمہور علما نے انہیں جلانے کے جواز کو اپنایا ہے۔اور دشمن کے ملکوں میں تخریب کاری کے جواز کو بھی،جب کہ امام اوزاعیؒ،اللیثؒ اور ابوثورؒ نے اسے مکروہ جانا اور انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی اپنے لشکروں کو کی جانے والی اس وصیت کو دلیل بنایا کہ وہ ان میں سے کوئی کام نہ کریں''۔

جب کہ اس کا جواب امام طبریؒ نے دیا ہے کہ

''یہ نہی (منع کرنا) انہیں قصداً کرنے پر محمول ہے،برخلاف اس کے کہ وہ لڑائی کے دوران ایسا کچھ کریں۔جیسا کہ طائف پر منجنیق (توپ) نصب کرنے سے ہوا۔یہ اسی طرح کا جواب ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع کرنے کے مسئلے میں دیا ہے اور ایسا ہی اکثر علما نے کہا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

25 نومبر: صوبہ بغلان............مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ............4 سیکیورٹی اہل کار ہلاک............4 سپلائی گاڑیاں بھی تباہ

اُس شخص کا حکم جو خدائی قانون کے علاوہ سے فیصلے کرتا ہو

مفتی امین اللہ پشاوری حفظہ اللہ

جہاں تک ابن عباس رضی اللہ عنھما کے اثر کا تعلق ہے اسے امام حاکمؒ نے جلد دوم ص ۳۱۳ میں بیان کیا ہے، اس کی سند میں ہشام بن حجیر ہے جسے ابن معین نے ضعیف کہا ہے اور یحییٰ بن قطان کہتے ہیں اُس سے بے چون چراں روایت نہیں لی جاتی تھی اور اُسے ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے۔ بعض دوسرے ائمہ نے اسے ثقہ کہا ہے۔ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ دونوں اُس سے روایت کرتے ہیں۔ اسی لیے امام حاکم اور امام ذہبی محولہ بالا اثر کی نسبت ابن عباسؓ کی طرف درست سمجھتے ہیں۔

اگر یہ اثر صحیح بھی ہو تو پھر بھی موجودہ حکمرانوں کے طرز عمل کے لیے اس اثر میں کوئی گنجائش نہیں ہے جنہوں نے شریعت اسلامی سے صرف نظر کرتے ہوئے اُسے کھیل سمجھ لیا ہے۔ ابن عباسؓ محض اپنے زمانے کے مسلمان حکمرانوں کے طرز عمل کی تفسیر کررہے ہیں۔ مستقبل میں حکمران کیا گل کھلائیں گے ابن عباسؓ اُس سے آگاہ نہ تھے۔ ابن عباسؓ جیسے متقی اور صاحب بصیرت انسان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ خود ساختہ قوانین کو نظام مملکت بنا کر فیصلہ کرنے والے حکمرانوں کو ایمان پر سمجھیں گے، بہتان عظیم ہے۔ وہ لوگ کہ جن کا جینا مرنا اور مقصد حیات خود ساختہ قوانین کو نافذ کرنا ہے، جس کا دفاع اُن کا اولین فرض ہے، ملک کا تمام تر نظام وانصرام جس قانون سے چلتا ہو، ایک کوتاہ بیں ہی ان احادیث اور اقوال کو اُن پر چسپاں کرسکتا ہے۔ جو لوگ اپنے گرد و پیش سے آگاہ نہیں ہوتے اُن لکیر کے فقیروں کے لیے حضرت عائشہؓ کی فراست سمجھنا یقیناً دشوار ہوگا وہ فرماتی ہیں:

''عورتوں کے یہی لچھن اگر رسول اللہ کے زمانے میں ہوتے تو آپ انہیں مساجد میں مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع فرما دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو مساجد میں جانے سے روک لیا گیا تھا''۔

جو شخص ابن عباسؓ کے قول کو بنیاد بنا کر خدائی قانون کے بغیر فیصلہ کرنے والوں کی تکفیر نہیں کرتا وہ دراصل کافروں کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور اللہ کے دین کو معطل کرنے کا باعث بنتا ہے، خواہ وہ جان بوجھ کر یا جہالت کی وجہ سے ایسا کرے۔

آیت مبارکہ کی صحیح تفسیر:

روح المعانی (جلد ۶ ص ۱۵۴) میں علامہ آلوسیؒ لکھتے ہیں:

''مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں لفظ ما (کوئی چیز) استعمال ہوا ہے جس سے اس جنس کے تحت آنے والی تمام چیزوں کی نفی ہو جاتی ہے لہٰذا جو شخص کسی چیز میں اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے قانون کے بغیر فیصلہ کرتا ہے وہ دراصل تصدیق کرنے والا نہیں، اور ایسے شخص کے کافر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں''۔

اس تفسیر پر مزید غور کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر کسی ایک امر میں نفی کا اطلاق ہوتا ہے تو جو شخص تمام امور میں شریعت اسلامی کے بغیر فیصلے کرے، وہ اجماع مسلمین کی رو سے بالاولیٰ کافر ہے۔ اس مغالطے میں نہیں رہنا چاہیے کہ ایسے انسان ساختہ قوانین میں چند اسلامی دفعات بھی ہوتی ہیں۔ دراصل یہ اسلامی دفعات قرآن و حدیث کو پہلا اور آخری ماخذ مان کر نہیں شامل کی جاتی بلکہ ان میں اور یورپی کافرانہ قوانین میں ایک طرح کی یکسانیت ہوتی ہے۔

فتح البیان (جلد ۳ ص ۸۲۳) میں صدیق حسن خانؒ، حسن بصریؒ کی تفسیر (جلد ۱ ص ۹۲۳) سے نقل کرتے ہیں:

''حضرت ابن مسعودؓ، حضرت حسنؒ اور نخعیؒ کہتے ہیں کہ ان آیتوں کا اطلاق یہودیوں کے علاوہ اس امت پر بھی ہوتا ہے۔ وہ رشوت خور جو اللہ کے نازل کردہ قانون کے بغیر فیصلہ کرے وہ کافر، ظالم اور فاسق ہے۔ اِن آیات کی یہ تفسیر اس قاعدے کی بنیاد پر ہے کہ تفسیر میں اسباب نزول کا اعتبار نہیں ہوتا لفظ کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے''۔

بنابریں یہودیوں سے ان آیات کو مخصوص سمجھنا غلط ہے اور صدیق حسن خانؒ نے مندرجہ بالا تفسیر اسی بات کے رد کے لیے پیش کی ہے۔

بحر محیط (جلد ۳ ص ۴۹۳) میں ابوحیانؒ لکھتے ہیں: مسدی کہتے ہیں کہ جس نے اللہ کے احکام کی مخالفت کی اور اسے جانتے ہوئے ترک کیا اور کسی دوسرے قانون کے تحت فیصلہ کیا تو دراصل وہی پکا کافر ہے۔

ابومسعودؒ اپنی تفسیر (جلد ۳ ص ۴۲) میں لکھتے ہیں:

''ایک مضمون کے لیے پے در پے تین جملے، حکم کو دوٹوک انداز میں بیان کرنے کے لیے لائے گئے ہیں اور اس سے انحراف کے لیے سخت وعید جتلانا مقصود ہوتا ہے۔ محض اللہ کے کسی حکم کے ترک کرنے پر مکرر جملے لائے گئے ہیں، جس نے اللہ کے حکم کو محض ترک ہی نہیں کیا بلکہ بندوں کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ بھی کیا اس کا کفر تو پہلے شخص سے کہیں زیادہ

بڑا کفر ہے''۔

ابومسعودؓ کی تفسیر میں یہ اشارہ پنہاں ہے کہ اللہ کے حکم کا تارک تو محض ادنی کافر ہوتا ہے۔ انسان ساختہ قانون کو اللہ کے قانون میں گڈمڈ کرنے والا بدترین کافر ہوتا ہے۔

فی ظلال القرآن (جلد ۲:۸۹۸) میں سید قطبؒ لکھتے ہیں:

''ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون پورے زور بیان کے ساتھ، اس قطعی انداز میں، مَـــن کے لفظ میں سب اعیان شامل ہو جاتے ہیں پھر یہ جملہ شرطیہ ہے اور جواب شرط پہلے فعل کا حتمی نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ یہ اسلوب آیت کے حکم کو زمان ومکان سے خاص رکھنے کو یکسر نظر انداز کر دیتا ہے اور اس حکم کا اطلاق ہر زمانے کے لیے جاوداں ہو جاتا ہے، نسل درنسل، جہاں اللہ کے قانون کے بغیر فیصلہ کرنے کی علت جائے گی وہاں اس حکم کا اطلاق ہوگا، وہ اللہ کی الوہیت کو للکارتا ہے کیونکہ حاکمیت بھی الوہیت کی ایک لازمی صفت ہے۔ الٰہی نظام کے بغیر فیصلے کرنے والا اللہ تعالیٰ کے لیے الوہیت کا پوری شدت سے انکار کرتا ہے اور اپنے حق میں الوہیت اور اس کی صفات کا اقرار کرتا ہے۔ اگر یہ کفر نہیں تو پھر کفر کہتے کس کو ہیں۔ زبان سے اسلام اور ایمان کے اقرار کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے جب عملی کفر چیخ چیخ کر اپنی حقیقت منوا رہا ہو''۔

اس دوٹوک اور واضح بیان میں ابہام پیدا کرنا کج بحثی اور حقیقت کا سامنا کرنے سے نظریں چرانا ہے۔ ایسی محکم آیت کی تاویل کرنا تحریف کہلاتا ہے۔ وہ بھلے تحریف کرتے جائیں، اس حکم کی زد جن جن شخصیات پر پڑتی ہے، پڑ کر رہے گی۔

قاضی اسماعیلؒ ان آیات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو یہودیوں کی روش پر چلتے ہوئے اللہ کے نازل کردہ قانون کے بغیر دوسرے قوانین ساخت کرے اور انہیں خلق خدا کے لیے قانون بنا دے تو آیت میں مذکور وعید اُس پر بھی صادق آئے گی خواہ حاکم ہو یا منصف (جج) کیونکہ حضرت حذیفہؓ نے اس خدشے کو یہ فرما کر ختم کر دیا تھا جسے ابن جریرؒ نے (جلد ۴ ص ۸۶۱) اور ابن کثیرؒ نے (جلد ۲ ص ۱۶) بیان کیا ہے:

''واہ! کتنے اچھے بھائی ہیں تمہارے لیے یہ بنی اسرائیل کہ کڑوا کسیلا سب اُن کے لیے ہے اور میٹھا رسیلا سب تمہارے لیے! آگاہ رہو بخدا تم ان کی روش پر قدم بقدم چلو گے''۔

ان آیات کا مصداق یہودیوں کو ٹھہرانا یوں بھی درست نہیں ہے کہ وہ تو کب کے مرکھپ گئے، پھر قرآن خطاب بھی ہمیں کو کرتا ہے لہٰذا یہودیوں پر ان آیات کو چسپاں کرنا غلط ہے۔ اس طرح یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ان آیات کا حکم جھٹلانے والے کے لیے ہے۔ اس سلسلے میں اسلاف کے اقوال کو نظیر بنانا کسی طرح صحیح نہیں ہے کیونکہ انہوں نے وہ تفسیر اُس دور میں کی تھی جب انسان ساختہ قوانین کا نظام اسلامی معاشرے میں سرے سے تھا ہی نہیں بلکہ امر واقع یہ تھا کہ کچھ فاسق لوگ چند تنازعات میں شریعت کی بجائے اپنی ہوائے نفس سے فیصلے کرتے تھے، اسلامی معاشرے کا اصل نظام اسلام تھا دوسری بات یہ ہے کہ کسی ایک آیت یا آدھی آیت کا جھٹلانا ویسے ہی کفر ہے خاص ان تین آیتوں کے لیے الگ سے حکم آنا بے معنی ہے۔

اسی لیے احمد شاکرؒ اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

''ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اسلامی ممالک میں کچھ قوانین ایسے ہیں جنہیں انگریز کافر ملکوں سے درآمد کیا گیا ہے۔ یہ قوانین جزیات سے لے کر کلیات تک سراسر اسلامی روح کے منافی ہیں بلکہ ان میں کچھ تو اسلام کی عمارت کو نیست و نابود کرنے والے ہیں۔ ان قوانین کا خلاف اسلام ہونا سوائے جہلاء کے سب پر بالکل واضح ہے، ان میں سے بعض قوانین ظاہری شکل میں شریعت کے مطابق ہیں یا کم از کم متصادم نہیں ہیں اس کے باوجود ان قوانین کا مسلمانوں کے ملکوں میں نفاذ جائز نہیں ہے حتی کہ وہ قوانین بھی جو شریعت کے بظاہر مطابق ہیں کیونکہ قانون سازوں نے یہ قوانین بناتے ہوئے اسلام کی موافقت یا مخالفت کو پیش نظر نہیں رکھا بلکہ یورپی قوانین کو ماخذ مانا گیا تھا اور انہی کے حوالے کو معتبر مانا گیا تھا۔ ان قوانین پر فیصلے کرنے والا فاسق اور مرتد ہے خواہ خود ساختہ قانون شریعت کے مطابق ہو یا مخالف''۔

مفسر قرآن احمد شاکرؒ نے اس جرم عظیم کرنے والے کی تین اقسام بیان کی ہیں:

''(اوّل) قانون سازی کرنے والا، اس سے وہ ادارہ مراد ہے جو قانون سازی کا مجاز ہو، سب سے بڑا قانون ساز خود سربراہ مملکت ہوتا ہے یا وہ جسے مقنّنہ بنانے اور اس کے فرائض متعین کرنے کے اختیارات ہوں اور جو قوانین وضع کر لیے جائیں انہیں سندِ قبولیت عطا کرتا ہو''۔

ایسے بااختیار (فرد یا گروہ) کی بابت وہ فرماتے ہیں: وہ قانون سازی کرتا ہے، اُس کے بنانے اور اُس پر عمل پیرا ہونے کو صحیح سمجھتا ہے۔ ایسے اختیارات کا مالک کافر ہے خواہ صوم وصلاۃ کا پابند ہو اور اپنے تئیں مسلمان کہلاتا ہو۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

(آخری قسط)

کفار سے دوستی کا فتنہ

مولانا عبدالستار مدظلہ العالی

مسلمانوں کی خصوصیات:

مسلمانوں کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ (المائدة: ۵۴)

''(ایمان والے) مومنوں پر (آپس میں) نرمی کرنے والے (خیر خواہی کرنے والے، نرم دل) اور کافروں کے مقابلے میں سختی کرنے والے (سخت دل) ہیں''۔

اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو کفار سے دوستیاں کرنے سے منع فرمایا ہے۔ صریح انداز میں منع فرمایا گیا کہ آپ ان کو اپنا قابل اعتماد بنائیں، اپنی راز کی باتیں بتائیں یا آپ کو ان کا طرز زندگی پسند آجائے یا آپ اپنے فارغ اوقات ان کے ساتھ گزاریں یا آپ ان کی محفلوں میں اور وہ آپ کی محفلوں میں، دعوتوں میں، تقریبات میں مسلسل آنے جانے کا سلسلہ شروع کر دیں یا آپ مسلمانوں کو چھوڑ کر ان کی مدد کریں، آپ مسلمانوں کو چھوڑ کر ان کے ساتھ تعاون کریں، یہ سب امور حرام ہیں۔ ان میں سے بعض چیزیں کفر کے درجے کی ہیں کہ مسلمان کافروں سے ایسی محبت کرے کہ ان کے دین کو بھی پسند کرے اور ان کے نظریے کو بھی اچھا جانے اور ان کے ساتھ ہر قسم کی مدد بھی کرنے لگے تو یہ کفر کے درجے میں ہے۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا، وہ بھی کافر ہوگا اس کا ایمان ختم ہو جائے گا۔

کافروں سے محبت گناہِ کبیرہ ہے:

کچھ معاملات ایسے ہیں کہ وہ کفر تو نہیں لیکن کبیرہ گناہ ہیں مثلاً دل سے ان کے ساتھ محبت کرنا، اس سے اللہ نے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے کہ جب دوستی ہوتی ہے تو پھر اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مسلمان آہستہ آہستہ اسی رنگ میں رنگ جاتا ہے۔ اسی کافر دوست کے رنگ میں رنگ جاتا ہے، اسی دوست کے کھانے پینے کا انداز اختیار کرنے لگتا ہے، اسی دوست کی عادات اختیار کرنے لگتا ہے، اسی دوست کی طرح باتیں کرنے لگتا ہے۔ اسی کی مشابہت اختیار کرنے لگتا ہے۔ حدیث میں ایسے شخص کے بارے میں بہت سخت وعید آئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کسی کی مشابہت اختیار کرے گا تو قیامت میں اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ جب کافروں سے دوستی ہو جاتی ہے تو کافروں کے ملک میں رہنا پسند آتا ہے، وہیں اس کی زندگی گزرتی ہے۔ اللہ رب العزت نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ جب ان لوگوں کی روح قبض ہوگی اور فرشتے ان کے اوپر سختی کریں گے تو یہ کہیں گے کہ اے اللہ! ہم اس ملک کے اندر کمزور تھے، ہم دین پر اس لیے نہیں چل سکے کہ کفر کا نظام تھا، کفر کا قانون تھا، کفر کا ماحول تھا، بے دینی تھی تو انہیں جواب ملے گا کہ کیا اللہ کی زمین کشادہ نہیں تھی کہ تم ہجرت کر لیتے اور اپنا ایمان بچا لیتے؟ تمہیں پیٹ بچانے کی فکر تو ہوئی اور ایمان بچانے کی فکر نہیں ہوئی، اللہ کی زمین تو بہت کشادہ تھی۔ باقی اگر یہ عذر ہو کہ کمانے کے لیے وہاں نہ جائیں تو کہاں سے کھائیں گے؟ تو قرآن مجید میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

وَكَأَيِّن مِن دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (العنكبوت: ٦٠)

''اور کتنے جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی کا بوجھ (ذمہ داری) اٹھا نہیں سکتے۔ اللہ ان کو بھی اور تمہیں بھی روزی دیتا ہے''۔

ارے! ذرا پرندوں کو دیکھ کر عبرت پکڑ لیا کرو کہ صبح وہ اپنے گھونسلوں سے نکلتے ہیں تو ان کے پیٹ خالی ہوتے ہیں اور شام کو جب وہ واپس آتے ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اللہ انہیں روزی دیتا ہے تو تمہیں بھی دے گا، ضرور دے گا۔

تو میرے دوستو! جب دوستیاں ہونے لگتی ہیں تو پھر آدمی اسی دوست کے ماحول میں زندگی گزارنے لگتا ہے۔

کفار سے دوستی کا نقصان:

اسی طرح جب کافروں سے دوستیاں ہو جاتی ہیں تو مسلمانوں کے بجائے کافروں کی مدد کی جاتی ہے۔ ان کے ساتھ تعاون کیا جاتا ہے، ان کی ترقی میں ان کا معاون و مددگار بنا جاتا ہے حالانکہ اللہ رب العزت نے اس سے منع فرمایا ہے اور اسی طریقے سے جب دوستیاں ہو جاتی ہیں تو کافروں کی جو خاص رسومات ہوتی ہیں جیسے یوم پیدائش ہو گیا، کرسمس ہو گئی، ان کی مذہبی رسومات ہو گئیں، ان کے مذہبی طور طریقے ہو گئے یا ان کے معاشرے کی خاص تاریخیں جن میں وہ خوشیاں کرتے ہیں اور مجالس قائم کرتے ہیں ان کے اندر مسلمان شریک ہونے لگتا ہے۔ جب کہ قرآن کریم ایمان والوں کے بارے میں اعلان کرتا ہے کہ جو خالص ایمان والے ہوتے ہیں وہ ان محفلوں میں شریک نہیں ہوتے۔ مگر جب دوستی ہو جاتی ہے تو پھر چونکہ دوست آغا خانی ہوتا ہے، ہندو ہوتا

28 نومبر: صوبہ فاریاب..........ضلع المار، قیا سر اور چھل گزی..........افغان اور اتحادی فوج پر مجاہدین کے حملے..........35 افغان اہل کار ہلاک..........3 ٹینک اور 2 فوجی گاڑیاں بھی تباہ

ہے، عیسائی ہوتا ہے، اس کی برتھ ڈے ہوتی ہے تو اس کے لیے جاتے ہیں اور وہاں کھانا بھی کھاتے ہیں۔ اور اب تو سکول اور کالج کے نوجوان مسلمان لڑکے ان کی مذہبی رسومات میں بھی شریک ہوتے ہیں......اس لیے کہ جب پڑھتے ہی عیسائیوں کے اسکول میں ہیں ان کی تربیت وہاں ہوتی ہے تو پرنسپل یا استاد کے بلاوے یا دعوت پر انہیں جانا پڑتا ہے اور ان کی مذہبی رسومات میں بھی شریک ہونا پڑتا ہے۔

حضرت عمرؓ کا واقعہ:

حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ توریت اٹھائی اور اسے کھولا ہی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو غصے کی وجہ سے چہرہ سرخ ہو گیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت عمرؓ کو ہاتھ مارا اور کہا کہ عمر کیا کر رہے ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھو۔ حضرت عمرؓ نے فوراً کہا: یارسول اللہ! میں اسلام پر راضی ہوں، آپ کو رسول مانتا ہوں اور اللہ کی وحدانیت کا قائل ہوں۔ آپ مجھے معاف فرما دیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اگر آج موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو وہ بھی میری شریعت کا اتباع کرتے، وہ بھی میری ہی نبوت کے تابع ہوکر زندگی گزارتے۔ اندازہ لگائیے کہ حضرت عمرؓ توریت صرف دیکھ رہے تھے اور بہت بڑے درجے کے صحابی اور مضبوط ایمان والے تھے۔ کیا ان کے ایمان کے بارے میں کسی قسم کا خطرہ تھا؟ نہیں! لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بھی غصہ کا اظہار کر کے یہ سمجھا دیا کہ غیروں کے طور طریقے اور رسوم و رواج مسلمان کو زیب نہیں دیتے۔

آج کہتے ہیں کہ جناب نہیں! میں تو صرف تھوڑی ریسرچ کر رہا ہوں تاکہ دیکھ تو لوں کہ یہ کیا کہتے ہیں۔ حالانکہ اپنے ایمان کی بنیادیں کمزور ہیں اور غیروں کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کر رہے ہوتے ہیں اور پھر اسی وجہ سے ان کے نظریات سے متاثر ہونے لگتے ہیں۔ اس لیے ان کافروں سے دوستیوں کا نتیجہ ہی یہ ہوتا ہے کہ مسلمان ان کی رسومات میں، ان کی مذہبی مجالس میں شریک ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح آہستہ آہستہ دوستی سے متاثر ہوکر، ماحول سے متاثر ہوکر ان کی نقالی شروع کر دیتا ہے حتیٰ کہ نام بھی ان سے ملتے جلتے رکھنے لگتا ہے۔

ذہنی غلامی کا ایک اور نتیجہ:

آج مسلمان گھرانوں میں نئے نئے نام سننے میں آتے ہیں۔ پہلے مسلمانوں کے نام معروف ہوا کرتے تھے، ان کے آباؤاجداد سے چلا کرتے تھے، نام سنتے ہی معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ مسلمانوں کی برادری سے تعلق رکھتا ہے۔ اب نام ایسے رکھے جاتے ہیں کہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ یہ کون سی برادری ہے۔ مسلمانوں کی ہے یا کسی اور کی ہے۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین نام بتائے ہیں کہ بہترین نام ''عبداللہ''، ''عبدالرحمٰن'' اور حضرات انبیاء کے نام ہیں اور ان میں سے سب سے افضل نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کا نام ''محمد'' اور ''احمد'' ہے۔

لیکن اب کیا ہے کہ آباؤاجداد سے جو نام چلے آرہے ہیں وہ پسند نہیں ہیں، اب نئے نئے نام رکھے جاتے ہیں۔ کسی فن کار کا نام سن لیا، کہیں کہانی میں پڑھ لیا، کسی اداکار نے کچھ کہہ دیا، کسی میگزین میں آ گیا، بس نیا نام رکھ لیا، نہ معنی پتہ، نہ مفہوم کا کچھ خیال۔ تو یہ اسی تہذیب سے متاثر ہیں، فلمیں دیکھتے ہیں، ان کے اندر جس قسم کے نام استعمال کیے جاتے ہیں، ویسے ہی نام رکھتے ہیں۔ اس لیے کہ کسی کے نام پر اپنی اولاد کے نام تب ہی رکھے جاتے ہیں جب دل میں ان کی عظمت بیٹھتی ہے۔ ہمارے گھر میں اگر کوئی چپڑاسی یا بھنگی آئے تو ہم اپنے بچے کا نام اس کے نام پر تو نہیں رکھیں گے، اسی کے نام پر اپنے بچے کا نام رکھیں گے جو ٹی وی، فلم یا اسٹیج کا کوئی بڑا اداکار یا ہیرو ہوگا۔ پہلے ان کی عظمت دل میں آتی ہے پھر بچوں کا نام بھی ان کے نام جیسا رکھتے ہیں۔

پہلے مسلمان اپنی اولاد کے نام صحابہ کرامؓ، تابعین، محدثین اور فقہا کے نام پر رکھنے میں سعادت سمجھا کرتے تھے لیکن جب سے کفار اور کفار کے ایجنٹوں سے متاثر ہوئے ہیں، ان سے دوستیاں کی ہیں، تعلق بنایا ہے تو مسلمان بھی اپنے بچوں کا نام ان کے ناموں پر رکھنے لگے ہیں۔

اہل کفر کی دوستی سے بچنے کا طریقہ:

اس لیے میرے عزیزو! اس فتنہ سے نکلنے کا راستہ یہ ہے کہ ہم ایمان کے تقاضوں کو پورا کریں، ان میں سے ایک تقاضا یہ ہے کہ ہماری محبت، نفرت، غصہ اور سختی خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو، اپنی ذات کے لیے نہ ہو۔ ہم اللہ کے لیے محبت کریں، اللہ کے لیے دیں، اللہ کے لیے روکیں اور جہاں اللہ نے نفرت کرنے کا حکم دیا ہے وہاں اللہ ہی کے لیے نفرت کریں۔

کافروں کی ذات سے نفرت نہیں ہے:

دیکھیے! ہمیں کافروں کی ذات سے نفرت نہیں ہے لیکن جب ان کی ذات کفر اختیار کرتی ہے تو قابل نفرت ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر یہی ذات اسلام کے لبادے میں آجائے تو ہم اسے سینے سے لگا لیں گے کیونکہ ذات سے نفرت نہیں ہے۔ لیکن جب ذات کفر اختیار کر رہی ہے تو قابل نفرت ہوگی اس لیے کہ جہنم میں اس کی ذات ہی تو جائے گی، نظریہ تو نہیں جائے گا۔ ہاں ذات سے نفرت بایں معنیٰ نہیں کہ اگر کلمہ پڑھ لے تو اسلامی برادری یہ نہیں کہے گی کہ تُو تو کافر تھا۔ نہیں ایسا نہیں، نفرت تیری ذات سے نہیں بلکہ تیرے نظریے سے تھی۔ تُو نے وہ چھوڑ دیا اب تو ہمارا اسلامی بھائی ہے اور ہمیں قبول ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی آیا اور اسلام قبول کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گلے لگا لیا۔

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

28 نومبر: صوبہ لغمان.........صوبائی صدر مقام.........مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپیں.........اینٹی ٹیررزم آفیسر سمیت 6 فوجی ہلاک.........7 زخمی

(قسط دوم)

ہمیں نظامِ کفر قبول نہیں!

مولانا عصمت اللہ معاویہ

یہ جس جمہوریت کے علم بردار ہیں۔رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ،وہ جمہوریت کفر ہے،ظلم ہے، رب کی بغاوت ہے۔اس کا اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔معاف کیجیے، گستاخی کا ارتکاب نہیں سچ کا اظہار کر رہا ہوں۔کیا قرآن کا حکم واضح نہیں؟ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ(الانعام:آیت ۱۱۶)

اور اگر آپ زمین والوں کی اکثریت کی اطاعت کریں گے۔تو وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں گے۔

۱۔تفسیر روح المعانی،جلد نمبر ۴،ص ۱۱ پر علامہ آلوسیؒ لکھتے ہیں:

هِيَ الضَلَالُ وَالْاِضْلَالُ وَاتِّبَاعُ الظُّنُوْنِ الْفَاسِدَةِ النَّاشِي مِنَ الْجَهْلِ وَالْكِذْبِ عَلَى اللّٰهِ تعالیٰ۔

یہ خود بھی گمراہ ہونا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنا ہے۔اور فاسد شکوک ہیں جو جہالت اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔(اِنْ يَّتَّبِعُوْن) مِنَ الشِّرْكِ والضَلَال (وہ پیروی کرتے ہیں) شرک اور گمراہی کی۔

۲۔شاہ ولی اللہؒ نے حجۃ اللہ البالغہ میں وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْض کی تشریح میں جمہوریت کا رد فرمایا ہے۔

۳۔فطری حکومت؛ میں قاری طیب قاسمی دیوبندیؒ لکھتے ہیں:

''یہ (جمہوریت) رب تعالیٰ کی صفت ملکیت میں بھی شرک ہے اور صفتِ علم میں بھی شرک ہے''۔

۴۔مولانا ادریس کاندھلویؒ؛ عقائد اسلام،ص ۲۳۰ میں لکھتے ہیں:

''جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ مزدور اور عوام کی حکومت ہے ایسی حکومت بلاشبہ حکومتِ کافرہ ہے''۔

حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے مینگورہ سوات میں ایک وکیل کے سوال کے جواب میں فرمایا:

''ہم جمہوریت پر لعنت بھیجتے ہیں۔اس میں تو دو مردوں کی آپس میں شادی کی اجازت ہے۔جیسا کہ برطانیہ نے اس کا بل کثرت رائے سے پاس کیا ہے''(اسلامی خلافت؛ص ۱۷۷)۔

مولانا مفتی محمودؒ کے اس آفاقی شان والے جملے کو بھلا کون بُھلا سکتا ہے کہ'' میں اسلام کے علاوہ ہر ازم کو کفر سمجھتا ہوں'' تو کیا جمہوریت اسلام کے مقابل ایک نیا دین ایک نیا مذہب اور اسلام سے ایک علیحدہ ازم نہیں ہے۔

۵۔مولانا محمود الحسن گنگوہیؒ؛ فتاویٰ محمودیہ،ج ۲۰،ص ۴۱۵ میں لکھتے ہیں:

''اسلام میں اس جمہوریت کا کہیں وجود نہیں (لہٰذا یہ نظام کفر ہے) اور نہ ہی کوئی سلیم العقل آدمی اس کے اندر خیر تصور کر سکتا ہے''۔

۶۔ملفوظات تھانویؒ؛ص ۲۵۲ پر حضرت تھانویؒ کے یہ جملے درج ہیں:

''ایسی جمہوری سلطنت جو مسلم اور کافر ارکان سے مرکب ہو۔وہ تو غیر مسلم (سلطنت کافرہ) ہی ہوگی''۔

۷۔احسن الفتاویٰ از مفتی رشید احمدؒ؛ ج ۶ ص ۲۶ میں لکھتے ہیں:

''یہ تمام برگ و بار مغربی جمہوریت کے شجرہ خبیثہ کی پیداوار ہے۔اسلام میں اس کافرانہ نظام کی کوئی گنجائش نہیں''۔

۸:مولانا یوسف لدھیانویؒ؛ آپ کے مسائل اور ان کا حل؛ ج ۸ ص ۱۷۶ میں لکھتے ہیں:

''جمہوریت کا نہ صرف یہ کہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ اسلام کے سیاسی نظریے کی ضد ہے (ظاہر ہے اسلام کی ضد کفر ہی ہے)''۔

۹۔مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ؛ تفسیر انوار البیان؛ ج ۱ ص ۵۱۸ میں لکھتے ہیں:

''ان کی لائی ہوئی جمہوریت بالکل جاہلانہ جمہوریت ہے جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔(جس چیز کا تعلق اسلام سے نہ ہو تو ظاہر ہے وہ کفر ہی ہو گی)''

۱۰۔فتح الملہم ؛ص ۲۸۴ ج ۳ میں مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

''اسلام کا نظام سیاسی ڈیموکریسی اور ڈکٹیٹر شپ سے جدا ہے۔(گویا جمہوریت الگ ہے اور اسلامی نظام الگ ہے اس کا اُس سے کوئی تعلق نہیں)''۔

۱۱۔مولانا فضل محمد دامت برکاتھم ؛اسلامی خلافت؛ص ۱۱۷ میں لکھتے ہیں:

''اسلامی شرعی شوریٰ اور موجودہ جمہوریت کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں، وہ مغربی آزاد قوم کی افراتفری کا نام ہے۔جس کا

شرعی شورائی نظام سے دور کا واسطہ بھی نہیں''۔

۱۲۔مفتی ابولبابہ شاہ منصور؛عالمی یہودی تنظیمیں؛ص۱۹۷پر'' جمہوریت یہودی ایجاد'' کی سرخی دینے کے بعد لکھتے ہیں:

'' درحقیقت یہ نظام حکومت نہ کسی عقلی کسوٹی پر پورا اترتا ہے نہ عملاً مفید ثابت ہوا۔ نہ فطری طور پر درست ہے اسے یہودی دماغوں نے گڑھا ہے''۔

ہم جب جمہوریت کی اسلام دشمنی کا پردہ چاک کرتے ہیں۔تو کچھ لوگ ہمیں معتوب نظروں سے دیکھتے ہیں۔شاید ہم جمہوریت کو خوامخواہ اسلام دشمن ثابت کررہے ہیں۔حالانکہ ہم تو صرف جمہوریت کے کفر کو آشکارا کررہے ہیں۔اگر تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسیؒ، حجۃ اللہ البالغہ میں شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ،عقائد اسلام میں مولانا ادریس کاندھلویؒ،مولانا اشرف علی تھانویؒ،مولانا محمود الحسن گنگوہیؒ،مفتی رشید احمدؒ،مولانا یوسف لدھیانویؒ،مولانا تقی عثمانی حفظہ اللہ،مولانا فضل محمد حفظہ اللہ تک سب جمہوریت کو اسلام دشمن اور کفر قرار دیتے ہیں۔تو ہم اس غلیظ کفر کو گلے کیسے لگالیں۔سچ تو یہ ہے کے عالم کفر نے جمہوریت کو اسلام کے متبادل کے طور پر پیش کیا ہے۔اسلام میں جو حیثیت قرآن وسنت کو حاصل ہے۔وہی حیثیت جمہوریت میں آئین کو حاصل ہے۔قرآن وسنت کی بغاوت موت ہے تو جمہوریت کے ماننے والے آئین کے باغی کو موت کی سزا دیتے ہیں۔فرق صرف اصطلاحوں اور لفظوں کا ہے۔اسلام جائز اور ناجائز،حلال وحرام کی اصطلاح پیش کرتا ہے اور جمہوریت میں قانونی اور غیر قانونی کی اصطلاح کو متعارف کروایا گیا ہے۔جمہوریت میں حلال اور جائز کی جگہ قانونی اور حرام اور ناجائز کی جگہ غیر قانونی،غیر آئینی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جمہوریت کو اسلام کے ساتھ نتھی کرنے کا جرم سرعام کیا جاتا ہے۔اسلامی جمہوریہ پاکستان!افسوس صد افسوس کہاں اسلام کی پاکیزگی اور کہاں جمہوریت کی غلاظت،اسلامی جمہوریہ کہنا غلط ہے۔اس پر اکابر علمائے کرام نے بھی گرفت فرمائی ہے۔

۱۔مولانا یوسف لدھیانویؒ؛آپ کے مسائل اور اُن کا حل؛ج۸ص۱۷۶میں لکھتے ہیں:

'' کبھی یہ نعرہ بلند کیا گیا کہ اسلام جمہوریت کا علم بردار ہے۔اور کبھی اسلامی جمہوریت کی اصطلاح وضع کی گئی۔حالانکہ مغرب جس بت کا پجاری ہے۔اس کا نہ صرف اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔بلکہ یہ اسلام کے سیاسی نظریے کی ضد ہے۔اس لیے جمہوریت کے ساتھ اسلام کا پیوند لگانا اور جمہوریت کو مشرف بہ اسلام کرصریحاً غلط ہے''۔

۲۔اسلامی خلافت؛ص۱۷۶میں مولانا فضل محمد دامت برکاتھم لکھتے ہیں:

'' کچھ حضرات یہ کہتے ہیں کہ اسلامی جمہوریت،یہ کہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ اسلامی شراب''۔

۳۔احسن الفتاویٰ؛ج۶ص۹۴میں مولانا مفتی رشید احمدؒ لکھتے ہیں:

'' جمہوریت کو مشاورت کے ہم معنیٰ سمجھ کر لوگوں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ جمہوریت عین اسلام ہے۔حالانکہ بات اتنی سادہ نہیں ہے۔درحقیقت جمہوری نظام حکومت کے پیچھے ایک مستقل فلسفہ ہے۔جو دین کے ساتھ ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔اور جس کے لیے سیکولرازم پر ایمان لانا تقریباً لازمی شرط کی حیثیت رکھتا ہے۔جمہوریت میں اکثریت جو کہہ دے وہ قانون ہے،حلال ہے،وہ جائز ہوگیا۔اسلام میں یہ اختیار تو پیغمبر کو بھی نہیں ہے۔کہ وہ کسی چیز کو حلال وحرام قرار دے دیں۔تو ایک عام شخص کے پاس یہ اختیار کیسے آگیا۔اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں۔وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لاَ یَعْلَمُوْن۔ اکثریت عوام کی تو علم ہی نہیں رکھتی۔جو علم وعقل ہی نہیں رکھتے ہیں۔جمہوریت تمہاری تقدیر کا وارث انہیں قرار دیتی ہے''۔

دراصل جمہوریت پارلیمنٹ کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ نئے قانون بنائیں۔حالانکہ یہ اختیار صرف اور صرف شریعت اسلامیہ کو حاصل ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اِتَّخَذُوا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَاباً مِنْ دُوْنِ اللّٰہ۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر علمائے یہود اور علمائے نصاریٰ کے درویشوں کو رب بنالیا ہے۔

حضرت عدی بن حاتمؓ جو پہلے نصرانی تھے۔(بعد میں مسلمان ہوئے) اُنھوں نے بیان فرمایا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اُس وقت میری گردن میں سونے کی صلیب لٹک رہی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدی اس بت کو اپنی گردن سے نکال پھینکو۔واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت (اِتَّخَذُوا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَا نَھُمْ اَرْبَا بًا مِن دُوْنِ اللّٰہِ) تلاوت فرمارہے تھے۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے علما اور درویشوں کی عبادت تو نہیں کرتے۔پھر یہ کیوں فرمایا کہ احبار اور رھبان کو رب بنالیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ بات نہیں ہے کہ یہ اُس چیز کو حرام کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا۔پس تم بھی حرام سمجھ لیتے ہو۔اور اُس چیز کو حلال کرتے ہیں۔جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا تو تم بھی اس کو حلال سمجھ لیتے ہو۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ذٰلِکَ عِبَادَتُھُمْ،یہ ان کی عبادت ہی تو ہے۔(معالم التنزیل؛ص۲۸۵ج۲)

(اَرْبَاباً مِن دُوْنِ اللّٰہ) کی تفسیر میں علامہ آلوسیؒ لکھتے ہیں:

بِاَنْ اَطَاعُوْھُمْ فِی تَحْرِیْمِ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ وَ تَحْلِیْلِ مَا حَرَّمَہُ سبحانہ تعالی

30 نومبر:صوبہ ہرات............مجاہدین اور اتحادی فوج کے درمیان شدید جھڑپیں............5 فوجی ہلاک............متعدد زخمی

کہ وہ اُن کی اطاعت کرتے ہیں اُس چیز کے حرام ہونے میں جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور اُس چیز کے حلال ہونے میں جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حرام کیا ہے۔(تفسیر روح المعانی؛ ج ۵ ص ۱۲۳)

تمام مفسرین نے اس آیت کی تفسیر یہی کی ہے۔حلال وحرام کا اختیار سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو حاصل نہیں۔وہی اختیار پارلیمنٹ کو دے دیا گیا۔آج علمائے یہود ونصاریٰ کی طرح یہاں پارلیمنٹ کو معبود بنا دیا۔پھر خود ہماری پاکستانی پارلیمنٹ نے کیا کیا گل کھلائے۔جو سزا اسلام میں چور ڈاکو کی ہے اس کو تبدیلی کا شکار کر دیا گیا۔جو سزا شرابی کی اللہ نے مقرر کی۔اس پارلیمنٹ نے اس کو تبدیل کر دیا۔شراب کے پرمٹ قانونی اور غیر قانونی شراب کو متعارف کروایا گیا۔زنا کے لائسنس دیے گئے، یہ قانون کس نے بنایا۔آج یہی پارلیمنٹ نیٹو سپلائی کی بحالی کا فیصلہ کر کے باقاعدہ مسلمانوں کے خلاف کفار کی جنگ کی معاون بن گئی۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے

اسی طرح پانی میں غرق کر کے قتل کرنے کے بارے میں ہے۔اور امام طبریؒ کے علاوہ بھی علما نے یہ کہا کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے لشکروں کو اس لیے منع کیا اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ یہ ملک (آسانی سے) فتح ہو جائیں گے۔سو حضرت ابوبکرؓ نے ان ملکوں کے وسائل کو مسلمانوں کے لیے باقی رکھنے کی غرض سے کہا تھا۔واللہ اعلم''۔

امام ابوداؤدؒ نے اپنی سنن میں ''دشمن کے ملکوں میں آگ لگانے'' کا باب باندھا ہے۔جس میں وہ حضرت عروہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ''انہوں نے کہا کہ مجھے اسامہؓ نے بتایا کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں (اسامہؓ کو) حکم دیا اور فرمایا اُن پر صبح کے وقت اچانک حملہ کرا اور آگ لگا''۔

دشمن کو جلانا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔یہ بات تو واضح ہے کہ آگ جلانے سے کئی معصوم لوگ بھی قتل ہو جاتے ہیں اور اسی طرح جانور ہلاک اور کھیتیاں بھی تباہ ہو جاتی ہیں۔ان سب کو بچانے کی مصلحت ،انہیں ختم کرنے کی مصلحت سے کم تر ہے۔کیونکہ شوکت وقوت والے دشمن کے قتل کرنے کی مصلحت اُس کے علاوہ دوسروں کو زندہ چھوڑنے کی مصلحت سے زیادہ بڑی ہے۔

علامہ ابن قدامہؒ نے المغنی میں فرمایا:

''جب دشمن سے جنگ کی جائے گی تو اُنہیں آگ کے ساتھ نہیں جلایا جائے گا۔اگر دشمن پر غلبہ حاصل ہو جائے تو اُسے آگ کے ساتھ جلانا جائز نہیں۔ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں۔جب کہ حضرت ابوبکرؓ اہل ردّت (مرتدین) کو آگ کے ساتھ جلانے کا حکم دیتے اور یہ کام حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے حضرت خالد بن ولیدؓ نے کیا۔مگر آج لوگوں کے درمیان آگ سے جلانے کے ناجائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں پاتا''۔

حضرت حمزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ایک دستے کا امیر بنایا۔حضرت حمزہؓ کہتے ہیں کہ میں اس دستے کے ساتھ نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر تم فلاں آدمی پکڑ لو تو اسے آگ سے جلا ڈالو''۔حضرت حمزہؓ کہتے ہیں کہ میں جانے کے لیے مڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی، میں واپس لوٹ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر تم فلاں کو پکڑ و تو اُسے قتل کر ڈالو مگر جلانا نہیں کیونکہ آگ سے سوائے آگ کے رب کے اور کوئی نہیں جلاتا۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔امام بخاری نے حضرت ابوہریرہؓ سے حضرت حمزہؓ کی حدیث کی مانند روایت کی ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: کفار سے دوستی کا فتنہ

اسے حیرت ہوئی کہ میں ابھی کافر سے مسلمان ہوا ہوں اور مسلمانوں کے آقا نے مجھے گلے لگا لیا ہے، میرے پسینے، میرے گندے کپڑوں کا خیال بھی نہیں کیا۔یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کی فکر نہ کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے اس پسینے کو جنت کی خوشبو سے بدل دے گا''۔چونکہ تمہارے دل کی دنیا ایمان کے نور سے چمک اٹھی ہے اب تمہاری اس ظاہری گندگی کی وجہ سے اللہ کے ہاں تمہاری قدر و منزلت میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

تو میرے عزیزو! ذات سے دشمنی نہیں ہے بلکہ ان کے کفریہ نظریے سے دشمنی ہے۔انہیں دنیا کی اتنی بڑی سچائی سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے، دنیا کی اتنی بڑی صداقت سمجھ میں نہیں آتی جو اسلام کی صورت میں ہے لہٰذا ان سے بڑا احمق کوئی نہیں ہے۔لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑے سمجھ دار ہیں۔ارے سمجھ دار ہوتے تو دنیا کی سب سے بڑی سچائی کے قائل ہوتے، اس کا انکار کبھی نہ کرتے۔

اسلام دنیا کا سب سے سچا مذہب ھے:

اسلام دنیا کا سب سے بڑا اور سچا مذہب ہے۔اس لیے میرے عزیزو! اپنے مذہب اور دین پر فخر کرنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ ہماری دوستی اور یاری بھی اللہ کے لیے ہو، نفرت اور بغض بھی اللہ کے لیے ہو، تمام اعمال میں اللہ کی رضا مقدم ہو، یہی کمالِ ایمان کی علامت ہے۔

☆☆☆☆☆

30 نومبر: صوبہ غزنی.........نیٹو سپلائی قافلے پر مجاہدین کا حملہ.........6 سکیورٹی اہل کار ہلاک.........متعدد زخمی.........ایک ٹرک تباہ

اصطلاحات کی جگالی

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

۱۱/۹ کے بعد دنیا پر 'جس کی لاٹھی اس کی بھینس' کے فارمولے پر جو عالمی جنگ چھیڑی گئی۔ اس جنگ کا اہم ترین عنصر کچھ اصطلاحات تھیں۔ ایک نئی لغت تھی جو انگریزی زبان میں فراہم کی گئی ان اصطلاحات کے معانی متعین کرتی تھی جن کا ترجمہ پوری دنیا کی زبانوں میں کیا گیا۔ یہ جنگ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف چھیڑی گئی تھی لہٰذا رند بادہ خوار بش کی زبان سے سچی بات پھیل گئی کہ...... 'یہ ایک صلیبی جنگ ہے'۔ ۱۶ دسمبر ۲۰۰۱ء میں یہ کہنے کے بعد اگرچہ اس نے مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کو امریکی مصلحت بینوں کے کہے میں آکر معذرت کر لی لیکن حقیقت کھل گئی۔ ۲۰ ستمبر ۲۰۰۱ء میں جس خوں خوار اصطلاح کا افتتاح ہوا وہ 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' تھی۔ مغربی میڈیا کی امامت میں پوری دنیائے اسلام کے میڈیا نے یہ اصطلاح اردو، عربی، غرض ہر بولی جانے والی زبان میں قبول کی اور پھیلا دی۔

اس اصطلاح نے افراد اور اقوام کے خلاف سب سے مہلک ہتھیار کا کام دیا۔ اسی اصطلاح کے ذریعے عراق، افغانستان پر حملے کا جواز قائم ہوا۔ مسلم ممالک میں راسخ العقیدہ مسلمانوں، باشرع، باعمل افراد کے لیے یہ لیبل نہایت کارآمد رہا۔ یہ اصطلاح ہر آئین، ہر قانون پر بالادست رہی۔ جس فرد پر امریکی حکومتوں نے چاہا یہ لیبل لگایا جس کے بعد اغوا، تشدد، حبس بے جا، غیر قانونی امریکہ، نیٹو کو حوالگی، عقوبت خانوں کے بچھایت جالوں میں پھینکا جانا سب جواز پا گیا۔ یہ اصطلاح خود قانون بالائے قانون بن گئی جس کے لیے کوئی ثبوت درکار نہ تھا۔ بسا اوقات ثبوت کے طور پر داڑھی، شرعی حلیہ، پاس موجود قرآن، حدیث، جہاد پر مبنی کوئی کتاب، رسالہ ممنوعہ بور کے اسلحے کا قائم مقام ٹھہرا۔

اسی کی آڑ میں مسلم دنیا کے تمام خیراتی اداروں پر پابندی لگی۔ زکوٰۃ، خیرات، صدقات کی وصولی، تقسیم، جرائم میں شمار ہونے لگی۔ بیواؤں، یتیموں، مساکین کی خدمت گزار تنظیمیں 'حرمین فاؤنڈیشن' کے نام سے تھیں یا 'الرشید ٹرسٹ' کے نام سے، ان کے اثاثے منجمد کر کے انہیں دہشت گردوں کی مالی امداد کے جرم سے متہم کر کے کالعدم قرار دے دیا گیا۔ یاد رہے کہ دہشت گرد ممالک اور تنظیمیں سب مسلمان ہونے کے جرم میں شریک تھیں۔ اسرائیل، بھارت، امریکہ، نیٹو اپنے اسلحے کے انباروں اور جبر و استبداد کی تمام تر کارفرمائیوں کے باوجود امن کی فاختائیں ٹھہریں۔ دنیا بھر کے عیسائی، یہودی خیراتی اداروں کے جال تو فلاحی تنظیمیں قرار پائیں۔ ڈویلپمنٹ کی آڑ میں این جی اوز کے جاسوسی نیٹ ورک (ڈاکٹر شکیل آفریدی کیس) اور عیسائیت کے فروغ پر مامور مشنری ادارے پاک، پوتر تھے۔

تمہاری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو مرے نامۂ سیاہ میں تھی

امریکہ یورپ نے ہمارے مسودہ ہائے قوانین میں جھانک جھانک کر ختم نبوت، قانونِ توہین رسالت، سزائے موت کو ختم کروانے کے لیے سارے گُر آزمائے۔ یہ دھونس کیا ہم ان کے ہاں موجود شرم ناک قوانین ہم جنس پرستی یا اسقاطِ حمل کے لیے استعمال کر سکتے ہیں؟ جنیوا کنونشنز، ملکوں کی سالمیت، آزادی، خودمختاری کے عالمی ڈھکوسلوں کے کیسے کیسے چیتھڑے ہر قدم پر اڑائے گئے۔ پھر اسی جنگ کے بطن سے 'برین واشنگ' کی اصطلاح پھوٹی۔ اسے بھی صرف اسلام، ایمان، قرآن اور جہاد کے لیے استعمال کیا گیا اور جو عالمی برین واشنگ دنیا بھر کے میڈیا نے روا رکھی، جس کے ذریعے دل دماغ پر موسیقی، فحاشی، عریانی، اختلاطِ مرد و زن، سیاسی فکری استبداد مسلط کیا گیا۔ آنکھوں کو ٹیلی ویژن کے ۸۰ چینلوں، بل بورڈوں، عریاں تصاویر کا زہر پلایا گیا۔ سماعتوں کو یک طرفہ اسلام دشمن پروپیگنڈے موسیقی، سپانسر مذاکروں، ٹاک شوز کے شور و غل سے بھر دیا گیا۔ وہ برین واشنگ کے زمرے میں نہ آئی؟ دنیا کو جمہوریت بخشنے امریکہ جنگی مشن پر نکلا تھا۔ عراق کو مالکی جمہوریت، افغانستان کو کرزئی جمہوریت، پاکستان کو این آر او جمہوریت کے تحفے ملے!

شام میں بشار الاسد کی ہولناک درندگی کے آگے بند باندھنے کی ضرورت محسوس نہ کی گئی۔ معصوم شہریوں، عورتوں اور بچوں کے بے دریغ بہتے خون سے 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' کے عالمی ٹھیکے داروں کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ اب جب شامی مجاہدین پیش قدمی کرتے مکمل فتح کے قریب پہنچ رہے ہیں تو امریکہ پر کلمہ لا الٰہ والے کالے جھنڈوں اور داڑھیوں کا خوف چھانے لگا ہے۔ لہٰذا اب کیمیائی ہتھیاروں کا نام لے کر مداخلت کی تیاری کی جا رہی ہے۔ چیونگم کی طرح جگالی کیے جانے کو گیارہ سال پہلے جو اصطلاحات عالمی سطح پر بانٹی گئیں اور سالہا سال فدویوں نے جنہیں قبول بھی کیا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اس چیونگم کا ذائقہ، خوشبو سب ختم ہو کر کڑواہٹ رگ و پے میں اتر چکی، اسے نکال پھینکا جائے۔

(بقیہ صفحہ ۴۲ پر)

کیم دسمبر: صوبہ پکتیکا............ضلع سروبی............امریکی فوجیوں کے لیے سامان اور ہتھیار لے کر جانے والا کارگو طیارہ تباہ............طیارے میں سوار تمام عملہ ہلاک

بدعنوانیوں کی بنیاد پر قائم پاکستانی نظام مملکت

کاشف علی الخیری

پاکستان امت مسلمہ کا وہ حصہ ہے جس کی ایک تہائی سے زیادہ آبادی غربت کی سطح سے بھی نیچے زندگی بسر کر رہی ہے۔لیکن جس طرح تمام عامتہ المسلمین کے سر پر بیٹھے نام نہاد اسلامی ملکوں کے سب عیاش حکمران ہر قسم کے انسانی جذبے سے عاری ہو چکے ہیں اسی طرح پاکستانی حکمران بھی اپنی اسی عیاش برادری کے نقش قدم پر مسلمانوں کے وسائل پر قابض ہو کر ان کا خون نچوڑنے میں مصروف ہیں۔کرپشن کے حمام میں سبھی بے لباس ہیں۔حد تو یہ ہے کہ حکمرانوں کی یہ تمام سیاہ کاریاں کسی سے پوشیدہ بھی نہیں بلکہ ان کے قصے زبان زد عام ہیں۔

حال ہی میں کرپشن مانیٹرنگ کی عالمی تنظیم' جو کہ دیگر عالمی تنظیموں کی طرح حکمران اور سیکولر طبقے میں قبولیت کا درجہ رکھتی ہے' کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق پاکستان دنیا کے بدعنوان ترین ممالک میں ۴۷ نمبر سے ۳۳ نمبر تک آ چکا ہے۔گزشتہ پانچ برسوں کے دوران پاکستان میں ۱۲۶۰۰ ارب روپے کی بدعنوانی کی گئی۔جو سالانہ ۲۵۲۰ ارب روپے اور یومیہ ۷ ارب روپے بنتی ہے۔ادھر سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ نے قرار دیا ہے کہ حکومتی اداروں میں ۸۰۰ ارب روپے کی ماہانہ کرپشن ہو رہی ہے، نیز وفاقی حکومت اور وزارت داخلہ، ایف آئی اے سمیت دیگر اداروں کو کرپشن پر مجبور کرتی ہے۔اس کمیٹی کے مطابق بجٹ کا ۶۰ فی صد کرپشن کی نذر ہو جاتا ہے۔یہ ہے وہ رپورٹ جو کہ حکمراں طبقے کے کالے کرتوتوں کو سامنے لانے کی ایک جھلک ہے۔اسی طرح حال ہی میں سپریم کورٹ نے آئی جی پنجاب کو حکم دیا ہے کہ اوگرا کے سابق چیئرمین توقیر صادق کو عدالت میں پیش کیا جائے کیونکہ یہ شخص ۸۰ ارب روپے کی کرپشن کا ذمہ دار ہے اور یہی کرپشن سی این جی کے موجودہ بحران کی وجہ ہے۔اس نظام مملکت میں کرپشن کی آزادی اور آسانی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صرف ایک آدمی اتنی کثیر رقم کا گھپلا کر سکتا ہے تو ٹیم ورک کے تحت کی گئی بدعنوانی کا کیا نتیجہ ہو گا۔اس کے علاوہ نہ جانے کتنی بدعنوانیاں ایسی ہی جو کہ ابھی تک منظر عام پر نہیں آ سکی ہیں۔

ان حکمرانوں کی لوٹ کھسوٹ، مفاد پرستی جہاں ضرب المثل بن چکی ہے وہیں ان کی ڈھٹائی اور اپنے فعل بد پر اکڑے رہنے کی صفت سے بھی متصف ہیں۔جو کچھ بھی بدعنوانی کے حوالے سے رپورٹ ہوا وہ ایک ایسی تنظیم کے حوالے سے آیا ہے جس کی ساکھ اور اہمیت اس طبقے میں قبولیت عام کا درجہ رکھتی ہے، مستند ہے آپ کا فرمایا ہوا کی طرح ہر عالمی ادارے کی رپورٹوں پر یہ طبقہ ''بجا فرمایا آپ نے'' کا نعرہ لگاتا ہے لیکن جب ضرب اپنی سیاہ کاری پر پڑی تو یہی ادارہ اور یہی مستند ترین رپورٹ بھی مشکوک ٹھہری۔ملاحظہ فرمائیں قمر زمان کائرہ کا ردعمل جو کہ اس رپورٹ کے بعد سامنے آیا ہے۔کائرہ کا کہنا ہے کہ یہ رپورٹ غیر حقیقی، غیر منطقی اور جھوٹ کا پلندہ ہے (کیونکہ اس سے ان کی اپنی'' پاک دامنی'' تار تار ہو رہی ہے)ادھر ان کے اپنے حکومتی ادارے نیب نے بھی یہی کہا ہے کہ پاکستان میں مجموعی طور پر یومیہ ۱۵ ارب روپے کی کرپشن ہو رہی ہے۔چیئرمین نیب فصیح بخاری کا کہنا ہے کہ اگر ٹیکس چوری، سرکاری وسائل کے ضیاع اور بینکنگ شعبے سمیت دیگر اداروں میں بدعنوانیوں کو شامل کر لیا جائے تو اس کا مجموعہ ۱۵ ارب سے بھی تجاوز کر جاتا ہے۔یہ صورت حال کوئی نئی بات نہیں اگر صرف ایک نظر ہی اس عیاش طبقہ کی لوٹ مار پر ڈال لی جائے تو کافی حقیقت آشنائی ہو جاتی ہے۔

حکمرانوں کی عیاشیوں کی شرم ناک تفصیل:

سب سے پہلے اس ملک میں صدر کی حیثیت سے قابض زرداری کے تازہ ترین کرتوتوں پر نظر ڈال لیں تا کہ ہوس کا عالم سامنے آئے کہ سرے محل کا معاملہ ابھی تک لوگوں کے ذہنوں سے محو نہیں ہوا لیکن اب پھر ایک محل لاہور میں تعمیر کیا جا رہا ہے۔خبر کے مطابق سرے محل کے بعد اب لاہور میں زرداری کے وسیع وعریض اور خوبصورت محل کی تعمیر آئندہ ماہ مکمل ہو جائے گی...... یہ محل بحریہ ٹاؤن کے ای سیکٹر کے ساتھ ملحقہ زمین پر بنایا جا رہا ہے۔جس کے لیے ای سیکٹر کی کشادہ سڑکیں تیزی سے مکمل کی جا رہی ہیں۔اس محل کو ملتان روڈ سے مراکہ کے نزدیک سڑک سے ملایا جائے گا۔جس کے لیے دو سو فٹ کی کشادہ سڑک تعمیر ہو رہی ہے۔یہ سڑک اس وقت بحریہ ٹاؤن سے نہر تک قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ذرائع کے مطابق پیپلز پارٹی کے پنجاب میں اقتدار کے حصول کے لیے لاہور میں ''زرداری مورچے'' کی تعمیر کا کام چھ ماہ سے شروع ہوا تھا۔یہ محل ایک سو سولہ کنال اراضی پر تعمیر ہو رہا ہے۔محل کے چاروں طرف بیس فٹ اونچی کنکریٹ کی چوڑی دیواریں تعمیر کی گئی ہیں۔جن پر ذرائع کے مطابق بم اور گولی اثر نہیں کرتی۔محل کے چاروں طرف ان دیواروں پر بارہ برجیاں بنائی گئی ہیں جہاں دن رات مسلح گارڈز پہرہ دیں گے، اس محل کی تعمیر حبیب رفیق کنسٹرکشن کمپنی کر رہی ہے۔محل کی بیرونی دیوار کے اندر مزید چار دیواری تعمیر کی گئی ہے جو بم پروف ہے۔اس دیوار کے اندر وسیع وعریض کمروں، میٹنگز ہال، خواب گاہوں اور بم پروف تہہ خانوں پر مشتمل محل کی اصل عمارت تعمیر ہو چکی ہے۔محل کی تعمیر چوبیس گھنٹے جاری رہتی ہے۔لاتعداد مزدور اس پر کام کر رہے ہیں۔محل کی دائیں

یکم دسمبر:صوبہ غزنی..........صدر مقام غزنی شہر..........مجاہدین اور امریکی فوج میں شدید جھڑپ..........5امریکی فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

جانب سٹاف کالونی مکمل کی جا رہی ہے۔ جہاں صدر اور بلاول بھٹو زرداری کا سٹاف نہ صرف قیام کرے گا بلکہ ان کے دفاتر بھی ہوں گے۔محل کے سامنے وسیع قطعہ اراضی پر پارکنگ ایریا بنایا جا رہا ہے۔محل کے اندر ہیلی پیڈ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔اندرونی آرائش کے لیے یورپ (خصوصاً اٹلی، فرانس اور سپین)، دبئی، سنگاپور اور ہانگ کانگ سے خوب صورت آرائشی سامان منگوایا گیا ہے۔ چاروں طرف خوبصورت لان بنانے کے لیے بیرون ملک سے آرائشی پودے منگوائے جا چکے ہیں۔محل کی تعمیر کے لیے کنکریٹ مکسچر بنانے والا بڑا پلانٹ محل کے دائیں جانب دن رات کام کر رہا ہے۔محل کی تعمیر پوشیدہ رکھنے کے لیے اس کے باہر'علی فارم ہاؤس' کا بورڈ نصب کیا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی کے ارکان اسمبلی کی گاڑیاں جن پر ان کے حلقے کا نمبر لکھا ہوتا ہے محل کی تعمیر کا معائنہ کرنے کے لیے آتی رہتی ہیں۔ یہ تو محض دیگ کا ایک چاول ہے وگرنہ پوری دیگ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

ان حکمرانوں کی لوٹ کھسوٹ، مفاد پرستی جہاں ضرب المثل بن چکی ہے وہی ان کی ڈھٹائی اور اپنے فعل بد پر اکڑے رہنے کی صفت بھی خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ جو کچھ بھی بدعنوانی کے حوالے سے رپورٹ ہوا وہ ایک ایسی تنظیم کے حوالے سے آیا ہے جس کی ساکھ اور اہمیت اس طبقے میں قبولیت عام کا درجہ رکھتی ہے، مستند ہے آپ کا فرمایا ہوا کی طرح ہر عالمی ادارے کی رپورٹوں پر یہ طبقہ ''بجا فرمایا آپ نے'' کا نعرہ لگاتا ہے لیکن جب ضرب اپنی سیاہ کاری پر پڑی تو یہی ادارہ اور یہی مستند ترین رپورٹ بھی مشکوک ٹھہری۔

فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور احتساب بیورو سمیت تمام نام نہاد ادارے صرف دکھاوے اور مزید کرپشن بڑھانے کے لیے بنائے گئے ہیں۔حکومت کا ہر ادارہ اور اس کا ہر شعبہ صرف اور صرف کرپشن ہی کی وجہ سے فروغ پا رہا ہے۔کیونکہ اس نظام کے استحکام کی وجہ ہی بدعنوانی ہے اسی لیے کوئی ادارہ ان با اثر لوگوں سے ان کی دولت کا حساب طلب کر سکتا ہے نہ ان کے خلاف یہ ثابت کرنا آسان ہے کہ کس سیاست دان، جرنیل، وزیر، سرکاری افسر، جج، وکیل، ڈاکٹر یا انجینئر کے پاس کس قدر دولت اور اثاثے ہیں۔

فاقہ کشوں کے اس ملک میں ایلیٹ کلاس کے یہ لوگ'مجبور عوام پر ہی مختلف ٹیکس لگا کر ان کا پیسہ بھی اپنی دولت میں شامل کر لیتی ہے۔انٹرنیٹ پر موجود تفصیل کے مطابق ایسے ٹیکس چور ارکان کے اسلام آباد کے مہنگے ترین سیکٹرز ای سیون اور ای ایٹ، مارگلہ روڈ اور ناظم الدین روڈ پر شاندار بنگلے ہیں۔بعض نے یہ محلات لاکھوں روپے کرائے پر سفارت خانوں یا سفارتی عملے کو دے رکھے ہیں جن کا کرایہ ڈالرز، پاؤنڈز اور یورو میں ملتا ہے۔اسلام آباد میں جتوئی ہاؤس سے ملحق ایک موجودہ رکن اسمبلی، ایک سابق رکن اسمبلی اور ایک سینٹر کی ملکیت تین بنگلے ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک کی مالیت پندرہ سے بیس کروڑ روپے ہے۔جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے ایک سینیٹر کے گھر کی مالیت کم از کم دس کروڑ بتائی جاتی ہے،اس کے پورچ میں کھڑی گاڑیوں کی مالیت بھی دو کروڑ کے لگ بھگ ہے۔وہ مفلس ملک جس پر اٹھاون ارب ڈالر کا بیرونی قرضہ ہے اور جس کے عوام کی بڑی تعداد روٹی کے چند نوالوں کو ترستی ہے، اس میں ایک ممبر اسمبلی نے اپنے جرمن شیفرڈ نسل کے کتے کی دیکھ بھال کے لیے ماہانہ بیس ہزار روپے تنخواہ پر ملازم رکھا ہوا ہے۔اس کے دو کتوں کے ماہانہ اخراجات ۴۰ ہزار ہیں۔ یہ بنگلہ 'سینٹ اجلاس کے دوران آباد ہوتا ہے ورنہ ملازمین کے زیر استعمال رہتا ہے۔قاف لیگ کے سربراہ اور سابق وزیر اعظم چودھری شجاعت حسین نے اسلام آباد میں واقع اپنے گھر اور لاہور کے پوش علاقے گلبرگ میں واقع اپنے طویل و عریض گھر کی مالیت اصل سے کئی گنا کم ظاہر کی ہے۔اس کے گوشواروں میں لندن، سپین، یونان، امریکہ، سنگاپور میں واقع کسی جائیداد کا کوئی ذکر نہیں۔ خبروں میں راجہ پرویز اشرف کے ۲۰۱۰ء میں لندن میں خریدے گئے پرتعیش اپارٹمنٹ کے بڑے چرچے ہیں۔ اس اپارٹمنٹ کی آرائش کے لیے لاہور سے خصوصی طور پر قیمتی فرنیچر تیار کرا کے لندن بھجوایا گیا ہے۔ پرویز اشرف کے مطابق اس کے پاس صرف ۸۰ لاکھ روپے تھے جو اس کے بھائی نے بطور قرض لے رکھے ہیں۔

اس سے پہلے این آر او کی بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے والوں نے بھی ۱۶۵ ارب روپے کی بدعنوانیوں، اختیارات کے ناجائز استعمال اور غبن کے کیس معاف کروا کر خطیر رقم ہضم کر لی اور خود کو پاک صاف کر لیا۔ان میں تین سو اہم سیاست دان اور بیوروکریٹس شامل ہیں۔ وزارت قانون نے چاروں صوبوں کے ۱۵۷۰۰ افراد کی فہرست وزیر اعظم سیکرٹریٹ کو بھجوائی تھی۔نیب کی فہرست سے پتہ چلتا ہے کہ صرف ۱۶۵ ارب روپے معاف کیے گئے، رپورٹ کے مطابق صرف ایک شخص کے مقدمے میں ۱۲۶ ارب روپے کی رقم لوٹنے کا معاملہ بھی ہے جسے بیک جنبش قلم ختم کر دیا گیا۔ ایک اور کیس میں ایک با اثر سیاست دان کی بیوی ۳۱۰ ملین روپے کی بدعنوانی سے پاک صاف کر دی گئی۔

سینٹ کے کئی ارکان بیرون ملک بھی کروڑوں روپے جائیداد کے مالک ہیں، الیکشن کمیشن کو جمع کرائے گئے گوشواروں کے مطابق چیئرمین سینٹ نیئر بخاری کی بیرون ملک کوئی جائیداد نہیں تاہم وہ اسلام آباد میں ایک ارب روپے کے کمرشل پلاٹ اور ہری پور میں دو کروڑ روپے مالیت کی ۲۳۶ کنال زمین کا مالک ہے۔ وزیر خزانہ عبدالحفیظ شیخ کا دبئی میں سات کروڑ روپے کا گھر ہے جب کہ اس کے واشنگٹن اور دبئی میں بھی اکاؤنٹس ہیں۔ یہ پنجاب اور سندھ میں جائیدادوں کا مالک بھی ہے۔شیطان ملک لندن میں ۳۳ کروڑ روپے کے گھر کا مالک ہے اور اس نے بیرون ملک کروڑوں ڈالرز کی سرمایہ کاری بھی کر رکھی ہے۔اس کا ڈسکہ میں ۴۰ کنال اراضی اور ڈی ایچ اے

2دسمبر: صوبہ ہلمند............مجاہدین کے ساتھ جھڑپ............3 صلیبی فوجی ہلاک............متعدد زخمی

امارت اسلامیہ کے فدائین نے ۲ دسمبر ۲۰۱۲ء کو صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد شہر میں واقع ننگرہار ایئرپورٹ پر فدائی آپریشن انجام دیا۔

تفصیل کے مطابق اتوار کے روز چھ بجے کے لگ بھگ امارت اسلامیہ کے فدائین نے ننگرہار ایئرپورٹ پر حملے کا آغاز کیا، سب سے پہلے فدائی مجاہد شہید صدیق اللہ تقبلہ اللہ نے ائیرپورٹ کے مرکزی دروازے پر استشہادی حملہ کیا، جس سے چیک پوسٹ تباہ ہوگئی اور جاسوسی کا نظام معطل ہوگیا۔ جس کے بعد امریکی فوجی وردیوں میں ملبوس باقی فدائین اسلحے سمیت ایک وین کے ذریعے اندر داخل ہوگئے۔ اور مورچے سنبھال کر صلیبیوں کے ساتھ دوبدو لڑائی شروع کردی۔

اڑھائی گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی کے نتیجے میں ۱۸ جارح فوجی ہلاک جبکہ ۴۰ شدید زخمی ہوئے۔ مالی نقصان میں دو طیارے تباہ ہونا بھی شامل ہیں۔ حملے کے بعد کئی گھنٹے تک زخمیوں اور لاشوں کو ہیلی کاپٹر لے کے جاتے رہے۔ حملے کے دوران مجاہدین نے باہر سے بھی ائیرپورٹ پر میزائل فائر کیے جس سے پانچ فدائین کو بحفاظت باہر آنے کا موقع مل گیا۔ اس کامیاب کارروائی میں ۶ بہادر مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔

۳۰ مئی ۲۰۱۲ء کو ننگر ہار میں نیٹو فوجی مرکز کے عین باہر مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکر جلا دیے۔

جلال آباد کے نزدیک امریکی کانوائے پر مجاہدین کی کمین کے بعد کا منظر۔

مجاہدین کے حملے کے بعد دو صلیبی فوجی مردہ حالت میں ایک دوسرے پر ڈھیر ہیں۔

لشکر گاہ میں تباہ ہونے والا امریکی C-130 طیارہ

بگرام کے نزدیک تباہ ہونے والا امریکی MH-53 ہیلی کاپٹر

۵ ستمبر ۲۰۱۲ء کو افغانستان میں مارے جانے والے امریکی چیف وارنٹ آفیسر کو دفن کیا جا رہا ہے

یکم نومبر ۲۰۱۲ء۔ کابل میں تباہ ہونے والی امریکی بکتر بند گاڑی۔

مجاہدین صلیبی فوجی مرکز پر میزائل حملے کے لیے نشانہ باندھتے ہوئے۔

۱۱نومبر ۲۰۱۲ء۔قندھار شہر میں پولیس چیک پوسٹ پر حملہ میں ۱۱پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲نومبر ۲۰۱۲ء۔بغلان میں مجاہدین کے ہاتھوں جلایا جانے والا نیٹو فیول ٹینکر۔

۲۳نومبر ۲۰۱۲ء۔وردک میں اتحادی کمانڈ سنٹر پر حملے کے بعد عمارت کھنڈر میں تبدیل ہو چکی ہے۔

۲۱نومبر ۲۰۱۲ءکو کابل میں CIA مرکز پر حملے کے بعد صلیبیوں کا خون بکھرا پڑا ہے۔

16 نومبر 2012ء تا 15 دسمبر 2012ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	6 عملیات میں 8 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	130
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	99	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	208
ٹینک، بکتر بند تباہ:	140	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	41
کمین:	31	جاسوس طیارے تباہ:	3
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	66	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	4
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1089	صلیبی فوجی مردار:	346
سپلائی لائن پر حملے:	20		

کراچی میں ایک کروڑ کا پلاٹ ہے۔ وفاقی وزیر بابر غوری نے بھی دبئی میں سرمایہ کاری کر رکھی ہے اس کی پاکستان میں جائیداد کی کل مالیت ۱۵ کروڑ روپے ہے۔ بابر اعوان کی چین میں دو کروڑ روپے مالیت کی پراپرٹی ہے اس کی چار گاڑیوں کی مالیت ۵۲ کروڑ روپے ہے۔ پی پی کا سینیٹر گل محمد لاٹ بھی یو اے ای میں پراپرٹی کا مالک ہے۔ اس نے سعودی عرب کی ایک فیکٹری میں ۲۳ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کر رکھی ہے۔ مسلم لیگ ق کا صدر شجاعت حسین اسلام آباد اور لاہور میں واقع گھروں میں ۵۰ فی صد کے حصہ دار ہے وہ ۸۷ ایکڑ زرعی زمین کا مالک ہے اور ایک کروڑ کے حصص بھی رکھتا ہے۔ دوسری طرف الیکشن کمیشن میں جمع اثاثہ جات کی تفصیلات کے مطابق سندھ کے وزیر اعلیٰ قائم علی شاہ، سپیکر نثار احمد کھوڑو، ڈپٹی سپیکر شہلا رضا، وزرا مراد شاہ، سسی پلیجو، شازیہ مری، موہن لعل و دیگر وزرا کے پاس کوئی ذاتی کار نہیں تاہم قائم علی شاہ کے کل اثاثے ایک کروڑ ۵۲ لاکھ ۵۰ ہزار ہیں۔ وزیر خوراک سندھ نادر مگسی سندھ کے وزیروں میں ڈیڑھ ارب کے اثاثوں کے ساتھ امیر ترین وزیر ہے۔ اس کے پاس ایک کروڑ کا اسلحہ ہے۔ دوسرا امیر ترین وزیر جاولہ اور تیسرا سیف اللہ دھاریجو ہے۔ نوز شریف کی طرف سے ایف بی آر کو جمع کرائی گئی دستاویزات کے مطابق وہ ساڑھے ۲۴ کروڑ روپے کے اثاثوں کا مالک ہے۔ جب کہ حقیقی اعداد و شمار کے مطابق شریف خاندان کی کی دولت اربوں روپے تک جا پہنچتی ہے...... یہ صرف وہ جھلکیاں ہیں جو وقتاً فوقتاً اخبارات میں آتی رہی ہیں۔ مزید تفصیلات میں جانے سے بہتر ہے کہ ان ہوش ربا اعداد و شمار کو ہی کافی جانئے۔

مفلسی و ابتری کی ماری عوام کی حالت زار:

حکمرانوں کے اللے تللے اپنی جگہ لیکن غربت، بھوک و افلاس کی ماری قوم کا کوئی پرسان حال نہیں۔ روزانہ کوئی نہ کوئی دل خراش خبر انسانی جذبات کو جھنجھوڑتی ہے، کبھی کوئی مظلوم ماں اپنے بچوں کو زہر دے کر مار دیتی ہے کہ اپنے جگر کے ٹکڑوں کی بھوک کا منظر دیکھنا روز جینے اور مرنے کے مترادف ہے تو کہیں کوئی محنت کش مہنگائی سے تنگ آ کر خودکشی کر لیتا ہے۔ خبروں کے مطابق پاکستان کی نصف آبادی غربت کا شکار ہے۔ جب کہ ۶۰ فی صد آبادی یومیہ ۲ ڈالر سے بھی کم پر زندگی گزار رہی ہے۔ ۸ کروڑ ۸۸ لاکھ افراد غربت کا شکار ہیں۔ رواں برس خوراک کی قیمتوں میں ۳۰ فی صد اضافہ کے باعث غریبوں کی تعداد میں ایک کروڑ اضافے کا خدشہ ہے۔ پاکستان میں غربت کی شرح ۵۱ فی صد ہے۔ ۴۰ فی صد عوام کو دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں۔ ۶۲ فی صد کو سر چھپانے کی جگہ میسر نہیں، ۳۰ فی صد والدین اپنے بچوں کو علاج معالجے کی سہولیات فراہم کرنے سے قاصر ہیں...... آبادی کا ایک بڑا حصہ پینے کے صاف پانی، کھانے پکانے کے لیے ایندھن اور بجلی جیسی بنیادی سہولیات سے بھی محروم ہے۔

شریعت کا نفاذ اور جہاد کا راستہ واحد حل:

حالات کے تناظر میں دیکھا جائے تو صرف پاکستان میں ہی حکمرانوں کی عیاشیوں کا یہ منظر نہیں بلکہ ہر مسلم ملک میں قابضین حکمرانوں کا یہی رویہ ہے۔ امت کے وسائل پر قابض یہ طبقہ مترفین جونک کی مانند چمٹے امت کے لہو کو نچوڑنے میں مصروف ہے، ایک طرف مسلمانانِ پاکستان کے وسائل کو شیرِ مادر کی طرح لُوٹ رہا ہے اور دوسری طرف ڈالروں کی دوڑ میں مست ہے...... جس کے لیے ڈرون حملوں میں مسلمانوں کا خون بہانے سے لے کر ماؤں بہنوں کی عزتیں نیلام کرنے تک کسی کام سے بھی نہیں چوکتے۔ آخر ان بدخصلت، جواریوں سے نجات کیونکر ممکن ہے؟ نام بدل بدل کر آنے والے یہ خوں خوار عوام کے سروں پر عذاب کی طرح مسلط ہیں، محکوم عوام ان کے شکنجوں سے نکل ہی نہیں پاتی بقول اقبال

خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے اس کو حکمرانی کی ساحری

ایسے میں اگر اسلامی تاریخ پر نگاہ ڈالی جائے تو خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے روشن و تابناک دور سے لے کر ۱۳۰۰ سال تک کے اسلامی دور میں عامۃ الناس سے ہمدردی، ان کی فلاح و بہبود اور خوش حالی کی درخشاں مثالیں موجود ہیں۔ امت کو پھر سے اسی دور کی تلاش ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں اللہ کے نام کا کلمہ بلند کرنے والے سرفروش اس وقت پوری دنیا میں اسی شریعت کے قیام کی جدوجہد کر رہے ہیں جس میں پھر سے خوف خدا رکھنے والے حکمران امت کو نصیب آئیں۔ افغانستان کے مسلمانوں نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت میں امارت اسلامیہ کے دور میں شریعت کی حاکمیت کے قیام کے نتیجے میں جو برکات اور سعادتیں سمیٹیں...... اُن کا تصور خائنین کے ہاتھوں لٹنے والے اور بے چارگی کی آخری حدوں کو چھوتے مسلمانانِ پاکستان شاید ہی کر سکیں۔ شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے اپنے سارے مال و اسباب اور پرآسائش زندگی کو تج کر صرف اس امت کے غم میں پہاڑوں اور چٹانوں کا رخ کیا تھا۔ آج امید کے چراغ بھی ان ہی مجاہدین کے دم سے روشن ہیں جو امت کا سرمایہ ہیں...... آج یہی مجاہدین شریعت کے پاکیزہ نظام کے عملی نفاذ اور اپنی محبوب امت کو پستی اور ذلت سے نکالنے کے لیے خون کے نذرانے پیش کر رہے ہیں...... یہی محسنینِ امت پسے ہوئے مسلمانوں کو انصاف اور عزت سے بھی سرفراز کریں گے اور امت پر مسلط لٹیروں، چوراچکوں اور ڈاکوؤں کا قلع قمع کر کے مسلمانانِ عالم کو اُن کے حقوق باعزت طریقے سے لوٹائیں گے ان شاء اللہ۔

☆☆☆☆☆

2 دسمبر: صوبہ پکتیکا............ مجاہدین کا صلیبی فوجیوں پر گھات لگا کر حملہ............ درجنوں فوجی ہلاک اور زخمی

افغانستان میں پچاس ہزار امریکی فوجی اعضا سے محروم ہو چکے ہیں

احمد نجیب

اس دنیا میں ان سے زیادہ بدنصیب اور کوئی نہیں جو دنیا کے حصول کے لیے کفر کا راستہ اختیار کرتے ہیں لیکن دنیا بھی اُن پر تاریک ہو جاتی ہے اور وہ 'خسر الدنیا و الآخرۃ' کی عملی تصویر بنے حسرت و یاس سے زندگی کی ساعتیں پوری کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم امریکی اخبارات وجرائد کی رپورٹس سے اُن بدقسمت صلیبی فوجیوں کے احوال ذکر کر رہے ہیں جو افغانستان میں نشانہ مجاہدین کے ہاتھوں بنے۔

امریکی محکمہ دفاع نے ایک تازہ رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ جنگ افغانستان کی جنگ میں جہاں امریکہ کے کھربوں ڈالرز خرچ ہوئے اور ہزاروں امریکی فوجی اپنی جان ہار گئے...... وہیں اس ''صلیبی جنگ'' کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں ہزاروں امریکی مرد وخواتین فوجی معذور ہو کر اپنے گھروں، ہسپتالوں اور بحالی سینٹروں میں زندہ لاش بنے پڑے ہیں۔ معروف امریکی جریدے ہفنگٹن پوسٹ نے اپنی ایک تازہ رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ یو ایس ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے تسلیم کیے جانے والے اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ صرف افغانستان میں امریکی افواج کے پچاس ہزار ایک سو انسٹھ سپاہیوں، جن میں خواتین اور افسران بھی شامل ہیں، کو میدان جنگ میں اعضا اڑ جانے اور ان کا علاج افغانستان کے میدان جنگ کے فیلڈ ہسپتالوں میں ممکن نہ ہونے کے باعث ہوائی جہازوں سے امریکہ پہنچایا گیا۔ جہاں سولہ ہزار سے زائد امریکی فوجیوں کا ایک ہاتھ اور ایک پیر یا دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کاٹ دیے گئے تا کہ ان فوجیوں کو موت سے بچایا جا سکے۔ جب کہ ان سپاہیوں کو جن کی آنکھیں، ناک، کان یا پھر جسم کا کوئی اور حصہ اڑ جانے یا جلنے سے متاثر ہوا اُن کی سرجری کی گئی۔

۹ نومبر ۲۰۱۲ء کو پنٹاگون کی رپورٹ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ افغانستان کا میدان امریکی افواج کے لیے ویت نام اور عراق سے کہیں زیادہ خطرناک اور بھیانک ثابت ہوا ہے جس میں سولہ ہزار سے زائد سپاہی زندہ اجسام سے چلتی پھرتی لاشوں میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ امریکی اخبارات وجرائد نے تسلیم کیا ہے کہ افغانستان میں ہاتھ پاؤں سمیت جسمانی معذوری کا شکار فوجیوں کی ۸۳ فی صد تعداد سڑک کنارے بموں کے پھٹنے سے شدید زخمی ہوئی۔

امریکی جریدے یو ایس ٹوڈے کا اپنی ایک رپورٹ میں یہ بھی کہنا ہے کہ افغانستان کے میدان جنگ میں امریکی فوجیوں کو سب سے زیادہ معذور کرنے والا ہتھیار طالبان کی جانب سے سڑک کنارے بچھائی جانے والی بارودی سرنگیں ہیں جن کی زد میں آ کر انسان تو کیا بھاری بھرکم فولادی بکتر بند گاڑیوں تک کے پرخچے اڑ جاتے ہیں اور ان کے اندر موجود امریکی فوجیوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ پاؤں سے محروم ہو جاتے ہیں اور پھر میدان جنگ کی تباہ حالی اور تباہ کاری کی داستانیں لے کر امریکہ پہنچنے والے یہ معذور فوجی اپنی زندگی کی گاڑی گھسیٹنے کے لیے اپنے اہل خانہ یا امریکی بحالی معذوراں ہسپتالوں کے عملے کے محتاج ہو جاتے ہیں۔

ہفنگٹن پوسٹ ہارورڈ یونی ورسٹی کے ماہر معاشیات Linda Bilmes نے ایک تجزیاتی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ افغانستان میں معذوری کا شکار ہو جانے والے فوجیوں کے علاج، بحالی اور دیکھ بھال پر خرچ کی جانے والی رقم ۶۰۰ سے لے کر ۹۰۰ ارب امریکی ڈالر ہے جو امریکی معیشت کے لیے ایک بڑا چیلنج بن کر سامنے آئی ہے۔ ماہر معاشیات کا امریکی جریدے سے بات چیت میں کہنا تھا کہ یہ رقم اب کئی گنا بڑھ بھی سکتی ہے۔ امریکی جریدے ہفنگٹن پوسٹ نے اس حوالے سے جاری کی جانے والی اپنی رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ ممکن ہے کہ اصل حقائق اور اعداد وشمار پنٹاگون کی جانب سے جاری کیے جانے والے اعداد وشمار سے کہیں زیادہ ہوں۔ کیونکہ یہ اعداد وشمار ان فوجیوں کے ہیں جنہوں نے امریکی حکام سے باہوش وحواس رابطہ کیا اور ان کی بحالی مراکز میں رجسٹریشن موجود ہے۔

امریکی جریدے ٹائم کا ایک رپورٹ میں کہنا ہے کہ افغانستان کی جنگ میں اپنے ہاتھ پاؤں اور دیگر جسمانی اعضا سے محروم ہو جانے والے امریکی فوجیوں کا کہنا ہے کہ ان کی زندگی ختم ہو چکی ہے اور ان کے دلوں میں زندگی کی کوئی رمق یا دلچسپی باقی نہیں رہی۔ بس وہ اپنی بقیہ زندگی کے ایام کاٹ رہے ہیں کیونکہ معذوری اور اعضا کی عدم موجودگی کے سبب وہ ڈسکو جانے، گیم کھیلنے یا کسی اور معاشرتی سرگرمی میں کما حقہ حصہ لینے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محروم ہو چکے ہیں۔

امریکی جریدے ملٹری ٹائمز کا اپنی ایک رپورٹ میں کہنا ہے کہ امریکی قوم اور معاشرے میں امریکی فوجیوں کی ابتری کا ایک افسوس ناک پہلو یہ بھی ہے کہ جتنے بھی امریکی فوجی جنگ افغانستان میں جسمانی اور ذہنی معذوری کا شکار ہوئے ہیں ان کی عمریں اوسطاً بیس سال تک ہیں یعنی وہ اپنی عمر کے ابتدائی دور ہی میں ہمیشہ کے لیے معذوری کا شکار ہو گئے ہیں۔ یہ معذوری چونکہ ان کی ابتدائی عمر میں ہی آن پہنچی ہے اس لیے اس کے

3 دسمبر: صوبہ ننگرہار.........ضلع جلال آباد جلال آباد ایئر بیس پر مجاہدین کے فدائی حملے.........20 امریکی ہلاک اور 40 سے زائد زخمی.........4 ہیلی کاپٹر اور ایک طیارہ تباہ

اثرات ان پر اوران کے اہل خانہ پر بُرے پڑے ہیں۔ایک جانب ان کی سوشل لائف ختم ہوگئی ہے تو دوسری جانب ان کے اہل خانہ اور خاندان میں جنگ کے حوالے سے مخالفانہ جذبات بھی ابھر کر سامنے آئے ہیں اوران کا مطالبہ ہے کہ افغانستان میں امریکی جنگ کو ختم اورفوجیوں کو واپس بلایا جائے۔

یوایس ٹوڈے اور ہفنگٹن پوسٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ معذوی کا شکار امریکی فوجیوں کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ ان معذوروں پر انہیں روزانہ دوسرے مریضوں کی نسبت دگنی توجہ دینا پڑتی ہے اور بسا اوقات ان کے میڈیکل ٹریٹمنٹ اور مصنوعی اعضا کی تبدیلی، ادویات وخوراک کے حوالے سے انہیں اس قدر اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں جوان کی قوت سے باہر ہوجاتے ہیں۔یوایس آرمی سرجن جنرل آف ڈیپارٹمنٹ نے امریکی جریدے ہفنگٹن پوسٹ کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے افغان جنگ میں نفسیاتی، ذہنی اور جسمانی معذوری کا شکار ہوجانے والے فوجیوں کا ایک محتاط ریکارڈ دیا ہے جس کے مطابق افغانستان میں جنگی ماحول اور حملوں کے سبب جسمانی اور ذہنی معذوری کا شکار امریکی (مردوخواتین) فوجیوں کی تعداد دولاکھ ترپن ہزار تین سو بتیس ہو چکی ہے۔جن میں تین ہزار نوسوانچاس فوجیوں کوسر اور گردن پر بیرونی چوٹیں آئی ہیں جس کے باعث وہ ذہنی ونفسیاتی مریض بن چکے ہیں۔جب کہ چوالیس ہزار فوجیوں کو دماغ کے اندر چوٹیں آئی ہیں جن کے سبب ان کی یادداشت ،کام کرنے اور یاد رکھنے کی صلاحیت متاثر ہوئی ہے اور وہ اپنے کمروں تک محدود ہیں،ان کے روزمرہ کام امریکی مددگار فزیوتھراپسٹ اوران کے گھر والے جو بطور اٹینڈنٹ کام کررہے ہیں،کرتے ہیں۔حتیٰ کہ یہ فوجی اپنے کپڑے بھی خود تبدیل کرنے سے قاصر ہیں۔

یوایس سرجن جنرل آفس کی اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ افغانستان میں 'صلیبی جنگ' میں شریک تہتر ہزار چھ سو فوجیوں کو پوسٹ ٹرامیٹک اسٹریس ڈس آرڈر (PTSD) یعنی جنگی مناظر کے سبب بیماری اور ذہنی دباؤ کا شکار ہوجانے پر وطن واپس بلوایا گیا ہے۔قریباً سولہ ہزار امریکی فوجیوں کے ہاتھ پاؤں کٹ چکے ہیں اور وہ مکمل معذوری کا شکار ہوچکے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ اس رپورٹ کے مطابق تیس ہزار چارسواسی فوجیوں کو میدان جنگ سے بلوا کر اس لیے ہسپتالوں میں داخل کرایا گیا کہ وہ میدان جنگ میں دشمن کے حملوں کے سبب traumatic brain injury کا شکار ہوئے تھے۔واضح رہے کہ ٹرامیٹک برین انجری کا شکار ہوجانے والے فوجیوں کو اس لیے بھی فوری طور پر میدان جنگ سے واپس بلوایا جاتا ہے کہ یہ فوجی کسی بھی وقت اپنے ہی فوجیوں کو دشمن سمجھ کر انہیں گولیوں سے اڑادیتے ہیں کیونکہ وہ دوست ودشمن کی تمیز کھو بیٹھتے ہیں۔

امریکی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ افغانستان سے واپس آنے والے کل فوجیوں میں پانچ ہزار چارسوبائیس ایسے فوجی ہیں جو طالبان کے حملوں میں کسی نہ کسی سبب آتش زدگی کا شکار ہوگئے ہیں اوران کے جسم کے مختلف حصے جل چکے ہیں جن میں کلیدی حصہ آنکھیں ہیں۔یعنی آگ لگنے کے باعث امریکی فوجی اندھے ہو چکے ہیں جو انتہائی حیران کن امر بتایا جاتا ہے۔یوایس سرجن کی رپورٹ میں تصدیق کی گئی ہے کہ ۱۴۲ فوجیوں کی دونوں آنکھیں یا ایک آنکھ جل چکی ہے۔امریکی جریدے یوایس ٹوڈے کا دعویٰ ہے کہ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ جسمانی اعضا سے محروم ہوجانے کے بعد بیشتر امریکی فوجیوں میں زندگی کی دلچسپی یا رونقیں ختم ہوجاتی ہیں۔اسی لیے معذور فوجیوں کی بحالی کے لیے قائم درجنوں ہسپتالوں،ان میں کلیدی حیثیت رکھنے والے والٹر ریڈ ہسپتال میں ایسے کئی فعال یونٹس کام کررہے ہیں جہاں معذور ہوجانے والے فوجیوں کی دل جوئی کرنے کے لیے مصنوعی اعضا کا بندوبست بھی کیا جاتا ہے۔ان مصنوعی اعضا کے استعمال کی عادت ڈالنے کے لیے سیکڑوں فزیوتھراپسٹ خصوصی طور پر ہسپتالوں اور بحالی معذوراں مراکز میں تعینات کیے جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود معذور ہوجانے والے امریکی فوجیوں کا کہنا ہے کہ وہ اس حالت میں مایوس ہیں۔

ان فوجیوں کی ذہنی حالت اور بات بے بات غصہ میں آجانے اور مار پیٹ کرنے کے واقعات کے بارے میں امریکی حکام کا کہنا ہے کہ یہ معذور فوجی ناصرف اپنے گھر والوں بلکہ معاشرے کے لیے بھی مشکلات کا سبب بنتے ہیں۔ان معاملات میں سب سے خراب معاملہ پوسٹ ٹراما ڈس آرڈر کا ہے جس کو امریکی طبی وفوجی اصطلاح میں (PTSD) کا نام دیا گیا ہے۔اس میں مبتلا فوجی ذہنی دباؤ کے باعث بسا اوقات پاگلوں جیسی حرکات کرتے ہیں۔ہفنگٹن پوسٹ کا کہنا ہے کہ ۲۵ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو اس کی جانب سے جاری کی جانے والی رپورٹ میں یہ بتایا گیا تھا کہ دس سالہ افغان جنگ کی امریکی قوم کی جانب سے انتہائی بھاری قیمت ادا کی گئی ہے۔پچاس ہزار سے زائد ایسے زخمی امریکہ واپس پہنچے ہیں جن کی بیشتر تعداد دائمی معذور ہوچکی ہے۔جریدے نے اسی رپورٹ میں امریکی فوجیوں کی اس خاص تعداد کو بھی موضوع بحث بنایا ہے جن کے ہاتھ پاؤں یا کسی اور جسمانی عضو کو کوئی نقصان نہیں پہنچا لیکن انہیں یہ بتاتے ہوئے شرم آتی ہے کہ افغانستان میں طالبان کے حملوں میں ان کے پوشیدہ جسمانی اعضا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے جس کے باعث ان میں ایک طرح کا احساس کمتری پیدا ہوگیا ہے۔

☆☆☆☆☆

3 دسمبر: صوبہ نورستان..........مجاہدین کا ضلعی مرکز کو میزائلوں سے حملہ..........ڈپٹی ڈسٹرکٹ گورنر فدا محمد اور انٹیلی جنس چیف عبدالجبار ہلاک..........6 افغان فوجی زخمی

شرح پیدائش میں ریکارڈ کمی پر امریکہ پریشان

انجم آصف

ایسے وقت میں جب کہ دنیا کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور عالمی طاغوتی ادارے اقوام متحدہ سمیت کئی اور عالمی ادارے اس بات کا خدشہ ظاہر کر رہے ہیں کہ اگر دنیا کی آبادی میں ہونے والے تیز رفتار اضافے کو روکنے کی کوئی حکمت عملی وضع نہ کی گئی تو مستقبل میں دنیا بھر میں سنگین قسم کا خوراک کا بحران پیدا ہو سکتا ہے، جس سے پوری دنیا بری طرح متاثر ہو گی۔ لیکن امریکہ میں اس حوالے سے ایک مختلف صورت حال دیکھی جا سکتی ہے اور وہ یہ کہ دنیا بھر کے مقابلے میں امریکہ میں اللہ تعالیٰ سے بغاوت پر مبنی معاشرت اختیار کرنے کی وجہ سے شرح پیدائش میں کمی ہو رہی ہے، اس وقت امریکہ میں گھٹتی ہوئی شرح پیدائش کو امریکی تاریخ کی سب سے سنگین شرح پیدائش کی کمی قرار دیا جا رہا ہے اور یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر شرح پیدائش میں یہ کمی برقرار رہی تو مستقبل میں امریکہ کی آبادی بھی کم ہو سکتی ہے۔ امریکہ کو اس سے قبل ایسی صورت حال کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ امریکہ میں شرح پیدائش میں کمی پر ریسرچ کرنے والے ایک گروپ کا کہنا ہے کہ امریکہ میں شرح پیدائش میں کمی اور امریکی خواتین کے مزید بچوں کی پیدائش نہ کرنے کے فیصلے کا اصل سبب 'صلیبی جنگ' کی وجہ سے امریکہ کی گرتی ہوئی معیشت ہے۔ جس نے غربت میں بڑی تیزی سے اضافہ کیا ہے اور امریکی یہ سمجھتے ہیں کہ مزید بچوں کی پیدائش کے بعد وہ ان کی مناسب کفالت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ جب کہ مسلسل بجٹ خسارے اور امریکہ کے بڑھتے ہوئے قرضوں کے بعد امریکی حکومت نے عوام کی فلاح و بہبود کے پروگراموں اور منصوبوں میں کی جانے والی کٹوتیوں سے امریکہ کی جانب سے غریب امریکیوں کے لیے چلائے جانے والا فوڈ اسٹیمپ پروگرام بھی بری طرح متاثر ہوا ہے اور غریب عوام کو خوراک کے حصول میں سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ امریکہ میں ایسے افراد کی تعداد اب ایک کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے جو اپنے اہل خانہ کے لیے حکومت کے فوڈ اسٹیمپ پروگرام پر انحصار کرتے ہیں۔ جب کہ امریکہ کی گرتی ہوئی معاشی حالت کے سبب ان افراد کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

Centre for disease Control and prevention CFDCP کی جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق ۲۰۱۱ء میں امریکہ میں ان خواتین میں کہ جن کی عمریں ۳۵ اور ۴۵ برس کے درمیان ہیں، شرح پیدائش میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا جب کہ اس سے کم عمر کی امریکی خواتین میں شرح پیدائش میں کمی ریکارڈ کی گئی لیکن اگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو امریکی خواتین میں شرح پیدائش میں کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ ۲۰۱۰ء میں شرح پیدائش مناسب تھی مگر اگلے ہی برس یعنی ۲۰۱۱ء میں اس میں بڑی واضح کمی دیکھنے میں آئی ہے اور یہ کمی امریکی تاریخ کی سب سے زیادہ کمی قرار دی جا رہی ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام نے فرد کو اپنی ذات کی پرستش اور خواہشات کی پیروی کا ایسا نظریہ دیا ہے کہ اب امریکی عورت ماں بننے پر بھی راضی نہیں کہ میں کیسے کسی دوسرے کی خدمت کروں!......رپورٹ میں حیرت انگیز انکشاف بھی کیا گیا ہے کہ امریکہ میں پیدا ہونے والے بچوں میں ۴۰ فی صد تعداد کو ان امریکی خواتین نے جنم دیا ہے، جو شادی شدہ نہیں ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بچوں کی پیدائش کے یہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ان بچوں کی پیدائش با قاعدہ منصوبے کے تحت ہوئی جو کہ ایک قابل تشویش بات ہے اور یہ ظاہر کرتی ہے کہ امریکی معاشرے میں بے راہ روی اپنی آخری حدوں کو چھو رہی ہے اور شادیوں کا رواج تنزلی کا شکار ہے۔

CFDCP کی رپورٹ کے مطابق ۲۰۱۰ء میں امریکہ میں پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد ۲۰۰۹ء کے مقابلے میں ۹۳۷۵۴ کم تھی اور امریکہ کی تاریخ میں شرح پیدائش میں کمی کا یہ سب سے کم ریکارڈ ہے۔ اس ضمن میں امریکی سائنس دانوں اور ریسرچرز کے ایک گروپ کا کہنا ہے کہ اس کی سب سے اہم وجہ امریکہ میں کساد بازاری کا سنگین ہونا ہے۔ امریکہ میں شرح پیدائش پر ریسرچ کرنے والی اور اس موضوع پر کتاب Why women are embracing the new later motherhood ready تحریر کرنے والی گریگری دعویٰ کرتی ہے کہ امریکہ کی کمزور معیشت اور غیر یقینی صورت حال اور پھر امریکی خواتین میں تیزی سے بڑھتا ہوا یہ رجحان کہ وہ آئندہ چل کر بچوں کی پیدائش پر توجہ نہیں دیں گی، امریکہ میں شرح پیدائش میں کمی کی سب سے اہم وجہ ہے۔ ایلزبتھ گریگری مزید کہتی ہے کہ امریکہ میں اس رجحان میں اضافہ ۲۰۰۷ء سے دیکھنے میں آیا جب امریکی معیشت کساد بازاری کی لپیٹ میں آئی اور آنے والے برسوں میں اس کساد بازاری اور معاشی بدحالی میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ شرح پیدائش میں بھی کمی ہوتی گئی۔

امریکی اخبار Huffington Post میں غیر فطری زندگی کے نتائج لکھتے ہوئے گریگری کہتی ہے کہ جب تک امریکی معیشت میں بہتری کے امکانات نہیں ہوں گے، اس وقت تک یہ مسئلہ درپیش رہے گا اور اس مسئلے سے بہتر طور پر نمٹنے کے لیے خواتین کی سوچ کو تبدیل کرنے کی بھی ضرورت ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اہم معاشی مسائل ہیں جنہوں نے امریکی عوام پر بہت منفی اثرات مرتب کیے ہیں اور اسی وجہ سے شرح پیدائش میں کمی ہو رہی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴۲ پر)

4 نومبر: صوبہ ہلمند............ضلع نہر سراج............بارودی سرنگ حملہ............ایک صلیبی ٹینک تباہ............5 نیٹو فوجی ہلاک

یورپ کا شیرازہ بکھر رہا ہے؟

عاطف رحیم

یورپ اس وقت اپنی تاریخ کے سنگین دور سے گزر رہا ہے۔ جس شدت سے مختلف ممالک میں علیحدگی کی تحریکیں سر اٹھا رہی ہیں اس کی وجہ سے یورپ کا اتحاد متزلزل ہوتا نظر آتا ہے اور یورپ بلکہ سرمایہ دارانہ نظام کا مستقبل بے یقینی کی کھائی میں گرتا دکھائی دیتا ہے۔ برطانیہ میں اسکاٹ لینڈ آزادی کی سمت جست بھرنے کو ہے۔ ادھر بیلجیم میں فلانڈریا کا ولندیزی بولنے والا علاقہ اپنی الگ حیثیت اور شناخت منوانے کے لیے بیلجیم کو کنفیڈریشن قرار دینے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اسپین میں کیتولونیا کے عوام یورپ کے مالی بحران سے اپنی جان چھڑانے کے لیے اسپین سے علیحدہ ہونا چاہتے ہیں۔ جنوبی جرمنی میں بویریا کا علاقہ علیحدگی کے لیے کوشاں ہے۔

یورپ میں علیحدگی کی جو تحریکیں اٹھ رہی ہیں ان کی بنیاد نسلی یا مذہبی نہیں ہے بلکہ ان کے پشت پر معیشت کے سنگین مسائل ہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام کی خود اپنے گھر میں اس حالت سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ خدائی نظام کے مقابلے میں تمام انسانی نظام انسانیت کو بدحال اور پریشان کرنے والے ہی ہیں۔ یہ بات بے حد اہم ہے کہ جن علاقوں میں علیحدگی پسند تحریکوں کا زور ہے وہ کافی خوش حال علاقے ہیں اور ایک عرصے سے ان میں آزادی کی خواہش فروزاں تھی، لیکن اب اسلام کے خلاف عراق اور افغانستان میں جنگ کی وجہ سے پیدا ہونے والے یورپ کے مالی بحران نے ان کی آزادی کی تحریکوں کو جلا بخشی ہے، اور وہ اس بحران سے نجات حاصل کرنے کے لیے علیحدگی کا نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ بلاشبہ اس وقت یورپ میں علیحدگی پسند تحریکوں کا براہِ راست تعلق اس شدید مالی بحران سے ہے جو ۲۰۰۹ء میں امریکہ کے صلیبی جنگ کے جنون کی وجہ سے پیدا ہونے والے تباہ کن مالی بحران کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے اور اس کے نتائج روز بروز سنگین ہوتے جا رہے ہیں اور اب یورپ کی واحد کرنسی یورو کے نظام کو متزلزل کر رہے ہیں۔ دوسری عالمگیر جنگ کی تباہ کاریوں کے بعد تقریباً ساٹھ سال پہلے یورپی یونین کے چھ بانی ملکوں بیلجیم، فرانس، جرمنی، اٹلی اور لکسمبرگ نے یورپ کے اتحاد، سرمایہ دارانہ نظام کے استحکام اور عالمی امور میں اہم کردار کے بارے میں جو خواب دیکھا تھا اب وہ چکنا چور ہوتا نظر آتا ہے۔ گو گزشتہ ساٹھ برسوں میں یورپی یونین کے ممبر ممالک کی تعداد تیزی سے ٦ سے بڑھ کر ٢٧ ہو گئی ہے لیکن موجودہ سنگین مالی بحران کے طوفان کے تھپیڑوں نے یونان، اسپین، پرتگال اور جمہوریہ آئرلینڈ کی معیشت کو بے دم کر دیا ہے۔ ان میں یونان سب سے زیادہ خطرات میں گھرا ہوا ہے جس پر قرضوں کا بوجھ پانچ کھرب ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ گو یورپی رہنماؤں اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ نے یونان کو اس مالی بحران سے نکالنے کے لیے ایک سو دس ارب ڈالر کی مالی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) نے خبردار کیا ہے کہ اگر یونان کو قرضوں کے بحران سے نہ نکالا گیا تو یورپ کی کرنسی یورو ٹھپ ہو جائے گی اور عالمی معیشت کو زبردست تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسپین کی بھی مالی حالت دگرگوں ہے جس پر اس وقت ٢١ کھرب ڈالر کا قرضہ ہے۔ پرتگال کو مالی بحران سے نکلنے کے لیے یورپی یونین اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ سے ١١٥ ارب ڈالر کی مالی امداد درکار ہے۔ اسی طرح پچھلے سال جمہوریہ آئرلینڈ کو قرضوں کے بحران سے نکالنے کے لیے ایک سو ارب ڈالر کی مالی امداد دی گئی ہے۔

۱۹۹۹ء میں جب یورو کرنسی رائج ہوئی تھی تو یورپی یونین نے لزبن حکمت عملی کا اعلان کیا تھا جس میں یہ پیمان کیا گیا تھا کہ یورپی یونین کو دنیا کی مضبوط ترین معیشت کا ستون بنایا جائے گا۔ لیکن اب جب کہ یورپ کے چار اہم ممالک سنگین مالی بحران میں گرفتار ہیں، یہ پیمان محض خوش خیالی ثابت ہوا ہے۔ مالی بحران کی وجہ سے یورپ دو قوتوں میں بٹ گیا ہے۔ ایک طرف قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ممالک یونان، اسپین، پرتگال، اٹلی اور آئرلینڈ ہیں، دوسری جانب جرمنی اور فرانس ہیں جو یورو کو بچانے کی خاطر مقروض ممالک کو بھاری مالی امداد دینے پر مجبور ہیں۔ یہ صورت حال ان ممالک میں کشیدگی کی وجہ بن رہی ہے۔ مقروض ممالک یہ محسوس کرتے ہیں کہ جرمنی اور فرانس ان پر حکم چلا رہے ہیں اور اپنی مالی حکمت عملی ان پر مسلط کر رہے ہیں۔ خود جرمنی اور فرانس کے عوام اس بات پر ناراض ہیں کہ ان پر مقروض ملکوں کی مالی امداد کا بوجھ برابر بڑھ رہا ہے، اور اب یورپ میں علیحدگی پسند تحریکوں کی وجہ سے حالات اور زیادہ تشویش ناک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ اسی کے ساتھ یورپ کی معیشت سکڑنے کی وجہ سے بڑے پیمانے پر بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ صلیبی جنگ میں شمولیت کے سبب جب سے یورو کا بحران شروع ہوا ہے یورپ میں بے روزگاروں کی تعداد میں ۲۵ لاکھ افراد کا اضافہ ہوا ہے، اور اب بے روزگاروں کی تعداد ڈھائی کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ ان حالات میں علیحدگی پسند تحریکوں کے ساتھ فاشزم بھی بڑھ رہا ہے۔ اس وقت یورپ میں ویسے حالات پیدا ہو رہے ہیں جو ۱۹۳۰ء کے عشرے میں تھے جب جرمنی میں نازی قوت کے بل پر ہٹلر کی قیادت ابھری تھی اور اٹلی میں مسولینی کی قیادت میں فاشسٹ برسر اقتدار آئے تھے جس کے نتیجے میں پوری دنیا دوسری عالمگیر جنگ کے شعلوں میں جھلس گئی تھی۔ یورپ کا ان حالات کا شکار ہونا اللہ کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کی مدد و نصرت کی نشانی ہے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد یورپی ممالک کا سارا زور اس نظریے پر تھا کہ جمہوری

نظام کی بنیاد پر یورپ کے اتحاد کو فروغ دے کر نازی اور فاشسٹ قوتوں کا قلع قمع کیا جائے، لیکن اِس وقت اس مقصد میں کامیابی کے امکانات مفقود ہوتے جارہے ہیں اور یورپ ٹوٹتا نظر آتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: اصطلاحات کی جگالی

اب تو ملالہ کے نام پر جو کچھ لادا مسلط کیا گیا تھا، بینگورہ گورنمنٹ گرلز کالج کی کم عمر بچیوں نے بھی ڈھول کا پول چاک کر دیا۔ شدید احتجاج کرتے ہوئے ملالہ کی تصویروں والے پوسٹر پھاڑ دیے۔ نام بدلنے (ملالہ گرلز کالج رکھنے) پر ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ جب کہ ہمارے سیاسی فدوی ارکان اسمبلی نے تو امریکی خوشنودی کے لیے قوم کی لائق ترین بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو بھلا کر مغرب کی لاڈلی چھوٹی کم فہم ملالہ کو 'دخترِ پاکستان' قرار دے دیا! ہمارے ہاں تو انعام یافتہ (انعمت) کا مطلب بھی یواین، امریکی انعام یافتہ، نوبل انعام یافتہ، آسکر انعام یافتہ (شرمین عبید چنائے!)، بی بی سی ڈائری یافتہ ہو گیا ہے۔ مغضوب، ضالین بھی وہ ٹھہرے جن پر امریکہ غضب ناک ہو جائے، ڈرون حملے کر گزرے، شارح قرآن و حدیث امام انور العولقیؒ یمنی جیسے! یا وہ جنہیں 'دہشت گردوں' نے گمراہ کر دیا ہو۔ ذہین وفطین صاحب ایمان سمیر خانؒ جیسے جنہیں انور العولقیؒ کی معیت کی بنا پر ڈھونڈ کر نشانہ بنایا گیا! امریکہ دنیا بھر میں ان اصطلاحوں کے ذریعے آنکھوں میں دھول جھونکتا رہا ہے۔ کیا یہ تمام تر دوہرے معیارات اب کھل کر سامنے نہیں آچکے؟ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے لیے تڑپنے والوں کو کیا اسرائیل اور برما نظر نہیں آتا جہاں عظیم مسلم اکثریت کو اقلیت میں بدل کر تتر بتر کر ڈالا گیا اور جو باقی بچے ان کا غزہ بنا ڈالا یا روہنگیا مسلمان! کیا ہم اتنے غبی ہیں کہ اب بھی انہی اصطلاحوں کی بدمزہ، زہر آلود جگالی کرتے وہیں؟ گرچہ یہ عین وہی اصطلاحیں ہیں، مجنون، جادوگر، ساحر، شاعر، صابی، وہابی، کٹھ ملا، جو ازل سے کفر کا شیوہ رہا۔ ابراہیم علیہ السلام، محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آج امت محمدؐ!

؎ نہ ستیزہ گاہِ جہاں نئی	نہ حریف پنجہ فگن نئے
وہی فطرت اسد اللّٰہی	وہی مرحبی وہی عنتری!

☆☆☆☆☆

بقیہ: شرح پیدائش میں ریکارڈ کمی پر امریکہ پریشان

اس مسئلے پر بحث کرتے ہوئے کئی ریسرچ گروپ اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ امریکہ میں بڑھتی ہوئی مہنگائی خاص طور پر روزمرہ استعمال کی اشیا اور بچوں سے متعلق اخراجات میں اضافے کے سبب بھی شرح پیدائش میں کمی ہو رہی ہے۔ گروپ کا یہ بھی کہنا ہے کہ امریکہ میں مہنگائی کے سبب بچوں کی پرورش کے اخراجات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں جس کے باعث امریکی جوڑے زیادہ بچوں کے مقابلے میں کم بچوں کو ترجیح دے رہے ہیں اور امریکی معاشرے میں کم بچوں کی پیدائش کا رجحان تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔ بچوں کے اخراجات وقتی نہیں بلکہ مستقل نوعیت کے ہوتے ہیں، ابتدا میں ان کے ڈائپرز اور دودھ کے اخراجات کرنے پڑتے ہیں، بعد میں اچھی تعلیم، انشورنس میڈیکل، غیر نصابی اور غیر تعلیمی سرگرمیوں پر اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ جب کہ حکومت کی جانب سے بجٹ خسارے کے بعد امریکیوں کو دی جانے والی سوشل سروسز میں بھی بتدریج کمی کی جارہی ہے جس کا نشانہ امریکی عوام بن رہے ہیں۔ اور اب انہیں ایسی جگہوں پر ذاتی اخراجات کرنا پڑ رہے ہیں جہاں ماضی میں امریکی حکومتیں کیا کرتی تھیں۔

population reference bureau سے تعلق رکھنے والے ماہر آبادی مارک ماتھر کا کہنا ہے کہ حکومت کی طرف سے میڈیکل کی مد میں کی جانے والی بھاری کٹوتیوں نے امریکی خواتین کی صحت پر برے اثرات مرتب کیے ہیں، جس کے بعد امریکی خواتین کی ایک بڑی تعداد اپنی جسمانی صحت کے باعث پیدائش پر توجہ نہیں دے پاتی۔ جب کہ امریکی خواتین کی ایک بڑی تعداد اپنی خراب جسمانی صحت کے باعث بچوں کی پیدائش کی صلاحیت سے محروم ہو چکی ہے جس پر حکومت کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ میں روزگار کی غیر یقینی صورت حال بھی شرح پیدائش میں کمی کی ایک اہم وجہ ہے۔ ماتھر مزید کہتا ہے کہ خراب معاشی صورت حال یقینی طور پر شرح پیدائش میں کمی کی ایک اہم وجہ ہے اور اگر غور کیا جائے تو گزشتہ دہائیوں اور خاص طور پر Great Depression کے دوران میں شرح پیدائش میں خاصی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ۱۹۷۰ء کی دہائی سے شرح پیدائس میں مسلسل کمی دیکھنے میں آرہی ہے۔

ماتھر کہتا ہے کہ حالیہ معاشی بدحالی کے دوران میں شرح پیدائش میں کمی کے رجحان پر کسی کو بھی حیرت کرنے کی کوئی ضرورت ہیں لیکن اطمینان کا باعث یہ بات ہے کہ امریکہ میں شرح پیدائش میں کمی کا گراف ابھی یورپی ممالک کے مقابلے میں کم ہے اور ابھی امریکی سطح یورپ کی سطح سے بہتر ہے۔ لیکن اگر مسئلے پر ابھی سے توجہ نہ دی گئی تو پھر امریکہ کو بھی اس حوالے سے ایسی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا جو آج یورپی ممالک کر رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہی ہے کہ جس کی بنا پر امریکی طاغوت اس بات پر سخت متفکر اور پریشان ہیں کہ اگر امریکی نسل شرح پیدائش میں اضافے کی طرف مائل نہ ہوئی تو امریکہ میں ورک فورس کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں اور بڑی عمر کے امریکیوں کی تعداد نوجوان امریکیوں سے بڑھ سکتی ہے۔ جس سے ورک فورس میں کمی اور ٹیکسوں میں بھی کمی ہو سکتی ہے جو مجموعی طور پر امریکہ کی ترقی کی رفتار کو متاثر کرے گی۔ صلیبی قوتوں نے اللہ تعالیٰ نے بنائے ہوئے دین فطرت، اسلام کا مقابلہ اپنی ہوائے نفس سے کیا تو اُس کی یہ نتائج نکلے کہ اُن کی دنیا بھی برباد ہو گئی اور آخرت پر تو اُن کا ایمان ہی نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

5 دسمبر: صوبہ غزنی.........مجاہدین نے افغان انٹیلی جنس مرکز کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا.........مرکزی گیٹ کے قریب کھڑی گاڑی تباہ.........7 پولیس اہل کار ہلاک.........5 شدید زخمی

جبہۃ النصرۃ......شام میں فتح کی نوید

دوست محمد بلوچ

مسند احمد اور ترمذی کی روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شام کے لیے خوش خبری ہے"۔ ہم نے عرض کیا، کس بنا پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس لیے کہ رحمٰن کے فرشتوں نے اس کے اوپر اپنے پروں کا سایہ کر رکھا ہے۔" ایک دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قطعۂ ارض کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اسلامی تاریخ میں جابجا" بلادِ شام" کا تذکرہ ملتا ہے۔ عہدِ خلافت راشدہ کے 'شام' سے مراد موجودہ شام، لبنان، اردن اور فلسطین کی سرزمین ہے۔ اس مبارک سرزمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے مبارک قدم پڑتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں، صلیبی جنگوں میں اسلامی فتوحات کے شان دار سلسلے میں بھی شام کا ممتاز اور جداگانہ کردار رہا ہے۔ عماد الدین زنگی، نورالدین زنگی اور پھر صلاح الدین ایوبی رحمھم اللہ کی قیادت میں بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کو صلیبی تسلط سے آزاد کرانے میں بھی شام پیش پیش رہا۔ معروف عالمِ دین اور شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ نے تاتاریوں کے خلاف اس علاقے کی جہادی سرگرمیوں کا نہ صرف دفاع کیا بلکہ خود ان میں شریک ہو کر عملی طور پر فریضۂ جہاد ادا کیا۔

یہی وجہ ہے کہ بلادِ شام صلیبی وصیہونی استعمار کی آنکھ کا کانٹا اور ہدفِ تخریب بن گیا...... یہاں تک کہ بالآخر اس کو چار ریاستوں میں منقسم کرا دیا گیا یعنی موجودہ شام، اردن، لبنان اور فلسطین۔ بیسویں صدی عیسوی میں امتِ مسلمہ کے انتشار اور غفلت نے پھر سے یہاں صیہونی و صلیبی قوتوں کو قدم جمانے کے مواقع فراہم کر دیئے۔ ان کی ریشہ دوانیاں کام کر گئیں اور سرزمینِ شام اپنے ہی باسیوں کے لیے رفتہ رفتہ جہنم بن گئی۔ حافظ الاسد نے آمرِ مطلق کے روپ میں نظامِ حکومت سنبھالا تو اس کی حکمرانی اور اس کے اقتدار کا آغاز گولان کے علاقے سے شام کی بے دخلی کی قیمت پر ہوا۔

اسرائیل سے اپنی شکست اور افواج کی پسپائی کا خود ساختہ اعلان کرنے والے اس وقت کے شامی وزیرِ دفاع اسد کا یہ فیصلہ اس کی ذات اور خاندان کے لیے شاہانہ زندگی کی ضمانت فراہم کر گیا۔ ۴۲ بیالیس برس سے شام باپ بیٹے کی آمریت کی آگ میں سلگ رہا ہے۔ بدفطرت رافضیوں کی نسل سے تعلق رکھنے والے اسد (موجودہ صدر بشار کا والد) نے جون ۱۹۸۰ء میں تدمر کے مقام سے خون ریزی کا آغاز کیا اس کے بعد بالترتیب جسر الشغور، حماۃ شہر اور حلب شہر میں قتلِ عام کیا، کئی دنوں کے قتلِ عام سے ۳۰ سے ۴۰ ہزار نفوس نے جامِ شہادت نوش کیا اور ہزاروں افراد لاپتہ ہو گئے اور ان کے پیارے ان کی راہ تکتے ہی رہ گئے۔ اس وقت بھی لاکھوں لوگ اپنے گھروں سے بے گھر ہوئے۔ بے حس ہمسایہ مسلمان ممالک سے انصاف و اعانت کی امید نہ ہونے کے سبب مظلوم و مجبور شامی مسلمان اپنے پیاروں پر صبر کے گھونٹ پی کر خوف اور بے چارگی سے گھروں میں دبکے رہے۔

عروج و زوال اور بالآخر اس دارِ فانی سے کوچ کر جانا تو ہر ظالم و فاجر کی داستانِ حیات کا خلاصہ ہے۔ باپ کا زوال اور دنیا سے اس کا خروج بیٹے کو عروج دے گیا اور ایک وقتِ معین کے لیے قدرتِ الٰہی نے اس کی رسی ڈھیلی چھوڑ دی اور ۲۰۰۰ء میں بشار الاسد ایک اور خونی بھیڑیے کی صورت میں شام کے مسلمانوں کا بادشاہ بن کر اُن پر مسلط ہوا۔

۲۰۱۱ء میں عرب ممالک میں اٹھنے والی بے داری کی لہر میں شامی قوم بھی اپنے حقوق کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی، مگر یہاں کے سفاک حاکم بشار الاسد نے اپنی ہی قوم کو کچلنے کے لیے فضائی و زمینی ہر قسم کے حملے شروع کر دیے۔ ٹینکوں توپوں اور راکٹوں سے انسانوں کی تباہی اور بربادی کی ایک نئی داستان رقم کر چھوڑی ہے۔ گھر مسمار، عزتیں پامال اور جائیدادیں لوٹی جا رہی ہیں۔ اس سے بھی خوف ناک منظر یہ ہے کہ معصوم بچوں کو ذبح کیا جا رہا ہے، مسلمانانِ اہل سنت کو زندہ دفن کر دیا جاتا ہے، جو گرفتار ہو جائیں انہیں بشار کی تصویر کو سجدہ کرنے اور کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اگر وہ انکار کریں تو بھیڑ بکریوں کی طرح اُنہیں ذبح کر دیا جاتا ہے۔ شہادتوں کی تعداد گنتی سے باہر ہو چکی ہے، مساجد کھنڈرات میں تبدیل ہو چکی ہیں...... قرآنی اوراق بھی اس کفری حکومت کی دست برد سے محفوظ نہیں۔

> **جبہۃ النصرۃ، جماعۃ القاعدۃ الجہاد کے متقی اور صالح سرفروش مجاہدوں پر مشتمل ایک نہایت منظم جماعت ہے اور یہ جماعت شام میں اپنی کامیابیوں اور فتوحات کی بدولت امریکہ اور اس کے حواری یورپ کے صلیبیوں کو کانٹے کی طرح آنکھوں میں کھٹک رہی ہے۔ وہ اس کی طاقت و اہمیت کے منکر نہیں ہو سکتے اس لیے اس کی دہشت سے یہ خوب دہشت زدہ ہیں۔**

5 دسمبر: صوبہ اورزگان...........مجاہدین کا صلیبی اور افغان فوج کے ایک مشترکہ قافلے پر حملہ.........ایک فوجی ایک گاڑی اور ٹینک تباہ......................11 صلیبی اور افغان اہلکار ہلاک

بشار اس تمام صورت حال کو غیر ملکی مداخلت کا نام دیتا ہے اور کسی طور پر بھی اپنے جرائم ماننے کو تیار نہیں۔ اس لڑائی میں معروف تاریخی شہر کھنڈرات کا ڈھیر بن چکے ہیں، دمشق کے سوا کسی بھی دوسرے شہر میں امدادی سرگرمیاں کلی طور پر معطل ہیں۔ حکومتی وحشیانہ بم باری میں کوئی جگہ محفوظ نہیں اور سفا کی بربریت کی انتہا یہ ہے کہ کیمیائی ہتھیار بھی آزادانہ طور پر معصوم لوگوں پر استعمال کیے جا رہے ہیں۔ ہر طرف موت کا رقص جاری ہے، صورت حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے یہاں تک کہ قبرستانوں میں مردے دفنانے کی جگہ نہیں رہی۔ زندہ انسانوں کی آبادی بڑھنے کی بجائے مردہ انسانوں کی تعداد میں اضافہ...... حد یہ ہے کہ اب سرکاری زمینوں اور پارکوں کو بھی قبرستانوں کا روپ دیا جا رہا ہے، اور کچھ لوگ اپنے گھروں کے احاطوں میں ہی اپنے پیاروں کو دفن کر رہے ہیں...... جب زندگی نہ رہے تو گھر اسمِ با مسمّیٰ قبرستان ہی بن جاتے ہیں۔ تباہ حال انسان اور ابلیس کا مکروہ خون آلود کھیل جاری ہے۔ معاشی سرگرمیاں اور اور کاروبارِ حیات معطل ہیں۔ ہسپتال، ادارے اور عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن گئی ہیں، تباہی اس قدر وسیع پیمانے پر اور اتنی بے دردی سے پھیلائی جا رہی ہے کہ یہ قوم دوبارہ اپنی تعمیر نو کا سراغ ہی نہ پاسکے

علاج معالجہ کے لیے ادویات تک ناپید ہیں...... بھوک و افلاس بھی بے شمار لوگوں کی جان لے رہی ہے، ۱۰ لیرہ میں ملنے والا آٹا ۸۰ لیرہ میں بھی اب خریدنا محال ہو چکا ہے، حالات اس قدر دگرگوں ہو چکے ہیں کہ زخمی افراد کو بھی لمبی لائن میں لگ کر گھنٹوں ایک روٹی کے حصول کا انتظار کرنا پڑتا ہے اور ایسے میں ان افراد کا بے ہوش ہو جانا اب ایک معمول کی بات بن گیا ہے۔ زندگی نہیں بلکہ وہاں موت کی خواہش ہے...... سماجی شعبے میں کام کرنے والی خواتین اور خواتین ڈاکٹرز کو سرکاری حراستی مراکز میں قید کر کے ظلم اور زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

لاکھوں افراد نقل مکانی کر چکے ہیں، شام کے خوش حال لوگ مہاجر بن کر ہمسایہ ملکوں اردن، عراق، مصر اور ترکی میں کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، سرحدی علاقوں میں فلسطین کے مہاجر کیمپ بھی بم باری سے محفوظ نہیں۔ ایک امریکی جریدے کے مطابق حلب جو دنیا کا قدیم ترین شہر ہے' آگ کے شعلوں میں جل رہا ہے۔ اسی طرح شرق الاوسط کے مطابق'' شام میں قتل و غارت اور تباہی و خون ریزی کا سلسلہ بد سے بدترین صورت اختیار کرتا جا رہا ہے، عالمی طاقتیں اپنے نقطۂ نظر میں متفق نہیں ہیں، حالانکہ سب کچھ واضح ہے اور بشار انتظامیہ قتل کے راستے پر چل رہی ہے، جب کہ قوم اس کے خلاف تبدیلی کے لیے بپھری ہوئی ہے اور شام انتظامیہ روس، ایران اور حزب اللہ سے مدد لے رہی ہے مگر کس کے لیے؟ مسلمان عوام کے قتل کے لیے؟''

پناہ گزینوں کے عالمی ادارے کا کہنا ہے کہ اس سال ستمبر کے بعد سے شام کے پناہ گزینوں کی تعداد میں دگنا اضافہ ہو چکا ہے اور یہ تعداد بڑھ کر چار لاکھ بیالیس ہزار سے بھی تجاوز کر چکی ہے اور ایندھن کی شدید قلت کے باعث امدادی سرگرمیوں میں شدید مشکلات ہیں۔

۲۲ ماہ سے جاری اس جنگ نے اب واضح طور پر کامیابی کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ شام کی بکھری ہوئی جہادی قوتوں اور گروہوں کو ایک جہت، مقصد اور نظم وضبط مل گیا ہے۔ اور یہ اتحاد و ایمان کی روح انہیں ''جبهة النصرة'' (النصرہ محاذ) سے ملی ہے۔ جبهة النصرہ 'جماعة القاعدة الجہاد کے متقی اور صالح سرفروش مجاہدوں پر مشتمل ایک نہایت منظّم جماعت ہے اور یہ جماعت شام میں اپنی کامیابیوں اور فتوحات کی بدولت امریکہ اور اس کے حواری یورپ کے صلیبیوں کو کانٹے کی طرح آنکھوں میں کھٹک رہی ہے۔ وہ اس کی طاقت و اہمیت کے منکر نہیں ہو سکتے اس لیے اس کی دہشت سے یہ خوب دہشت زدہ ہیں۔

معصوم بچوں کو ذبح کیا جا رہا ہے، مسلمانانِ اہل سنت کو زندہ دفن کر دیا جاتا ہے، جو گرفتار ہو جائیں انہیں بشار کی تصویر کو سجدہ کرنے اور کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اگر وہ انکار کریں تو بھیڑ بکریوں کی طرح اُنہیں ذبح کر دیا جاتا ہے۔ شہادتوں کی تعداد گنتی سے باہر ہو چکی ہے، مساجد کھنڈرات میں تبدیل ہو چکی ہیں......

۱۲ دسمبر کو امریکہ نے جبهة النصرة کو'' دہشت گرد'' تنظیم قرار دے کر اُس پر پابندی عائد کر دی۔ اس کے ایک دن بعد یعنی جمعہ ۱۴ دسمبر کو شام کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں عامۃ المسلمین' مجاہدین سے اظہارِ یکجہتی کے لیے نکل آئے...... دمشق، حلب، الباب، میادین، حمص، تلبیسہ، بنش، درعا، حماۃ سمیت تمام شہروں میں مسلمانانِ شام نے جبهة النصر کے حق میں مظاہرے کیے اور مجاہدین کو اپنی عملی ہم رکابی، پشتی بانی اور مدد و تعاون کا یقین دلایا۔ جبهة النصرة پر امریکی پابندیوں کے خلاف یہ مسلمان جرات، استقامت، بہادری اور استقلال کی علامت بن کر آئے۔ ملک کے طول و عرض میں شاہ راہوں پر نکلنے والے یہ مظاہرین ان الفاظ میں مجاہدین سے اپنے تعلق کا اظہار کر رہے تھے:

''کلنا جبهة النصرة...... ہم سب جبهة النصرة ہیں...... عوام اللہ کی شریعت کا نفاذ چاہتے ہیں۔ النصرہ محاذ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔ امریکہ بھاگ جا یہاں سے۔۔ ہم اپنی آزادی خود لے لیں گے۔ ہمارا آئین قرآن ہے...... النصرہ محاذ ہم میں سے ہیں اور ہم النصرہ محاذ ہیں۔ النصرہ محاذ نے ہمارے خاندانوں کا دفاع کرنے اور عوام کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ہتھیار اٹھایا ہے۔ لا الہ الا اللہ کا دفاع کرنے کے لیے ہتھیار اٹھایا ہے۔ النصرہ محاذ دہشت گرد نہیں، دہشت گرد تو بشار الاسد ہے۔ ان ظالموں سے

6 دسمبر: صوبہ قندھار...........ضلع شاہ ولی کوٹ...........بارودی سرنگ دھماکے...........3 ٹینک تباہ...........درجنوں فوجی ہلاک اور زخمی

بڑا اللہ رب العزت ہے جو ہمارے لیے کافی ہے۔ جو کوئی بھی اپنے دین یا عزت کا دفاع کرے تو یہ اسے دہشت گرد قرار دیتے ہیں بالخصوص اس شخص کو جو مسلمان ہو۔ النصرہ محاذ ہمارا خون ہے اور یہ پوری شامی عوام کی ترجمانی کرتی ہے۔ شام میں دہشت گردی بشار الاسد اور اس کا گروہ کر رہا ہے۔ النصرہ محاذ ہم موت تک تمہارے ساتھ ہیں۔ شامی عوام النصرہ محاذ کی تائید وحمایت کرتی ہے۔ شام میں بشار الاسد کے سوا کوئی دہشت گرد نہیں ہیں۔ ہم النصرہ محاذ کے ساتھ ہیں۔ بشار اسد ہم آ رہے ہیں...... اگر توحید کا پرچم سربلند کرنا دہشت گردی ہے تو پھر ہم فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہم دہشت گرد ہیں۔ النصرۃ نے اس وقت ہماری مدد کی جب پوری دنیا ہمارے خلاف کھڑی تھی اور ہماری مدد تک کے لیے نہیں آئی...... آج ہم النصرہ کی مدد کر رہے ہیں جب دنیا اس کے خلاف کھڑی ہو گئی ہے''۔

ایک برطانوی نشریاتی ادارے کے مطابق امریکہ نے شامی اپوزیشن جماعتوں کے اتحاد کو تسلیم کر لیا ہے، مگر اس کے ساتھ ہی اوباما کہتا ہے کہ ''اس اتحاد میں شدت پسند عناصر کی امریکہ حمایت نہیں کرتا''۔ شام میں اس اتحاد کو'' قومی اتحاد برائے شامی انقلاب اور اختلافی افواج'' کا نام دیا گیا ہے۔ ایک معروف امریکی جریدے کی خصوصی رپورٹ کے مطابق:

''پورے شام میں ہر شہر اور علاقہ میں نصرہ محاذ کے ہزاروں افراد دوسرے باغی گروہوں سے مل کر کام کر رہے ہیں، مزید افرادی قوت اور آزاد گروہ اس سے مل کر اس کی قوت میں اضافہ کر رہے ہیں، یہ رپورٹ نصرہ محاذ کی فعالیت کا اعتراف کرتی نظر آتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بشار کا زوال بہت قریب ہے اور اس کے بعد النصرہ ہی واحد بڑی جماعت اور نمایاں طاقت ہے۔ یہ جماعت شام کی ہر بستی اور ہر شہر میں اپنی پوری فعالیت اور سرگرمیوں کے ساتھ ہر دل عزیز جماعت ہے، یہ ایک منظّم، بہادر اور ہر لڑائی میں نمایاں کارکردگی کی حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ لوگ اس کی طاقت کا حصہ بن رہے ہیں''۔

حال ہی میں حلب شہر کے اہم فوجی اڈے کو جبہۃ نے اپنے قبضے میں کیا جس میں ایک فوجی ریسرچ سنٹر بھی قائم ہے۔ شامی انقلاب کو فتح کے زینے پر درجہ بدرجہ کامیابی دلانے میں النصرہ مجاہدین کا کردار بے حد نمایاں ہے، بکھری، منتشر اور تباہ حال قوم کو ایک مقصد پر منظّم ومتحد کر دینا، اخلاقی، دینی اور عسکری تربیت دے کر انہیں ایک قوت بنانے میں جبہۃ النصرہ نے بے مثال کردار ادا کیا۔

النصرہ محاذ کی اس کامیابی سے پریشان حال امریکہ اور اس کے حواری بشار کو ہٹا کر شامی نائب صدر فاروق الشرح کو لانا چاہتے ہیں جو سنی مسلک سے تعلق رکھتا ہے اور شامی حکومت کی شکست کا برملا اعلان بھی کرتا نظر آتا ہے۔ امریکہ اس کو اپنا مہرہ بنا کر اس کی ڈوریں اپنے ہاتھوں میں ہی رکھنا چاہتا ہے۔

سازشیں خوف ناک اور پے در پے ہیں، اور قربانی اور شہادت کی مثالیں دِل دوز اور الم ناک ہیں لیکن غلبہ قانونِ الٰہی کو ہی حاصل ہے۔ جس طرح گھڑی کی سوئیوں کو الٹا نہیں چلایا جا سکتا اسی طرح بے گناہ اور پاکیزہ خون رائیگاں نہیں جائے گا...... بلکہ یہ عنقریب نصیب ہونے والی فتح کی بہت بڑی قیمت ہے کیونکہ یہ ربِّ کریم کی سنت ہے کہ وہ ظلم وقہر کی منہ زور آندھیوں کے مقابل اپنے صالح اور نیک بندوں کی طرف سے دی جانے والی قربانیوں کو ضائع نہیں کرتا۔ شامی مسلمانوں کی دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی یہ سچی آواز ہم سن رہے ہیں:

یا اللّٰہ مالنا غیرک یا اللّٰہ ۔

''اے اللہ آپ کے سوا ہمارا کوئی نہیں، اے اللہ ''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ○الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيراً وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ○الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (الحج: ۳۹۔ ۴۱)

''اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں، اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ناحق اپنے گھروں سے نکال دیے گئے صرف اس قصور پر کہ وہ کہتے تھے'' ہمارا رب اللہ ہے''۔ اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے نہ ہٹاتا رہے تو خانقاہیں اور گرجا اور معبد اور مساجد، جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے، سب مسمار کر ڈالی جائیں۔ اللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کریں گے۔ اللہ بڑا طاقت ور اور زبردست ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔''

☆☆☆☆☆

6 دسمبر: صوبہ فراہ...........ضلع بکوا...........بارودی سرنگ دھماکہ...........ایک افغان فوجی گاڑی تباہ...........5 اہلکار ہلاک...........3 زخمی

عالمی تحریک جہاد کے مختلف محاذ

علی حمزہ

مالی میں مجاہدین کی استقامت:

شمالی مالی پر قبضہ کر کے چند ماہ قبل ہی مجاہدین نے شریعت کا نفاذ کیا تھا۔ شریعت کے اس نفاذ نے فرانس اور اکنامک کمیونٹی آف ویسٹ افریقن سٹیٹس ECOWAS کو پریشان کر دیا اور انہوں نے شمالی مالی کو مجاہدین سے آزاد کرانے کے لیے شور مچانا شروع کر دیا۔ ۱۲ اکتوبر کو سلامتی کونسل میں بھی قرارداد آ گئی جس نے حملے کا منصوبہ بنانے کے لیے ۴۵ دن دیے۔ شمالی مالی پر حملے کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں لیکن اختلافات اپنی جگہ موجود ہیں۔ ECOWAS ۳۳۰۰ فوجی بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن ابھی تک واضح نہیں کہ وہ یہ تعداد پوری کر سکے گی یا نہیں۔ نائیجیریا ایک بڑا ملک ہے اور اس طرح کی فوجی مداخلت کے لیے اسے ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ ۱۹۹۰ء کی دہائی میں سیرالیون میں اس نے ۱۰ ہزار فوجی بھیجے تھے لیکن اب وہ سات سو سے زیادہ فوجی بھیجنے کو تیار نہیں۔ نائیجیریا کے چیف آف ڈیفنس سٹاف ابراہیم نے بی بی سی کو بتایا کہ ہم مالی فوج کی حوصلہ افزائی کریں گے کہ زیادہ سے زیادہ کام وہ خود کرے۔ یاد رہے کہ ECOWAS کے بجٹ کا دو تہائی نائیجیریا ہی برداشت کرتا ہے۔ ۱۵ میں ۱۳ ممالک فوجی دستے بھیجنے پر راضی ہیں مگر کتنے کتنے فوجی بھیجیں گے ابھی تک کسی نے کچھ نہیں بتایا۔

مالی کی فوج انتشار اور پست ہمتی کا شکار ہے۔ جذبہ جہاد سے سرشار مجاہدین سے لڑنا تو دور کی بات، اس کے اندر آنے والے بین الاقوامی فوجی دستوں کو منظّم کر کے لڑانے کی صلاحیت بھی نہیں۔ اس لیے عسکری ماہرین کے خیال میں شمالی مالی پر حملہ ایک بڑا چیلنج ہوگا۔ مالی کے دارالحکومت باماکو سے مجاہدین کا دارالحکومت گاؤ ۱۲۰۰ کلومیٹر دور ہے۔ سپلائی لائن بھی ایک مسئلہ ہوگی۔ ابھی تک ہیلی کاپٹروں کی دستیابی بھی یقینی نہیں ہوئی، مارچ تک گرد آلود موسم بھی پریشان کرے گا۔ الجزائر کی ۱۴۰۰ کلومیٹر سرحد شمالی مالی سے ملتی ہے، وہ بھی فوجی مداخلت سے ہچکچا رہا ہے۔ کہیں ردّعمل میں مجاہدین الجزائر کے اندر گھس کر کارروائیاں شروع نہ کر دیں۔ فرانس جو سب سے زیادہ پریشان ہے وہ بھی فوجی دستے بھیجنے کو تیار نہیں۔ ان حالات میں حملہ ہو بھی جاتا ہے تو کیا حملہ آور فوج کوئی کامیابی حاصل کر پائے گی؟ فرانس نے ڈرون حملوں کا سوچا ہے مگر مجاہدین تو عوام کے اندر رہ رہے ہیں یہ حملے مجاہدین ہی کو مضبوط کریں گے۔

۱۶ نومبر کو شریعت مخالف اتحاد نے شمالی مالی کے سیکولر جمہوری جنگ جوؤں کے ذریعے گاؤ پر حملہ کروایا جسے مجاہدین نے پسپا کر دیا اور ایک سو حملہ آور مارے گئے۔ صحارا میڈیا نے شمالی مالی کے مجاہدین کے امیر سے انٹرویو میں ممکنہ بیرونی حملے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا:

> ''فرانس کی ہلہ شیری کے باعث افریقی ممالک کی حکومتوں کی شمالی مالی پر حملے کے لیے ہٹ دھرمی ایک بدقسمتی ہے۔ یہ مالی عوام کو ایک دوسرے سے لڑانے کی سازش بھی ہے، او راس سے مالی کی صورت حال مزید بدتر ہو جائے گی اور اس کا بڑا ذمہ دار مالی کا صدر ٹراؤرہ ہوگا۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ عوام پر جنگ مسلط نہ ہو لیکن اگر حملہ ہوتا ہے تو حملہ آور کے خلاف ہر مسلمان پر جہاد فرض ہو جائے گا۔ شریعت کے نفاذ سے کسی حالت میں بھی دست بردار نہیں ہوں گے، دین کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے اور شمالی مالی کے مسلمان اس ذمہ داری کو پورا کریں گے''۔

شیخ ابومصعب عبدالودود حفظه الله کا فرانس کو انتباہ:

مجاہدین بھی حملہ آوروں کے مقابلے کی بھرپور تیاری کر رہے ہیں، اردگرد کے ممالک یہاں تک کہ فرانس سے بھی مجاہدین شمالی مالی پہنچ رہے ہیں تاکہ نظامِ شریعت کا تحفظ کیا جا سکے۔ اسی سلسلے میں جماعۃ القاعدۃ الجہاد مغرب الاسلامی کے امیر شیخ ابومصعب عبدالودود حفظہ اللہ نے فرانس اور صلیبی دنیا کو خبردار کرتے ہوئے اور مجاہدینِ مالی کی پوری طرح اعانت و نصرت کے اعلان کے غرض سے تفصیلی بیان جاری کیا۔ اُنہوں نے افریقی ساحلی ممالک کو مالی پر حملے میں حصہ لینے سے خبردار کرتے ہوئے اسے بالواسطہ لڑی جانے والی فرانسیسی جنگ قرار دیا ہے۔ جماعۃ القاعدۃ الجہاد مغرب الاسلامی کے شعبہ ابلاغ 'الاندلس میڈیا' نے شیخ ابومصعب عبدالودود حفظہ اللہ کا ویڈیو بیان نشر کیا۔ جس میں اُنہوں نے کہا:

> ''میں ایک ایسے وقت میں خطاب کر رہا ہوں جب فرانس اور صلیبی مغرب بالواسطہ افریقی ساحلی خطے میں طبلِ جنگ بجا رہے ہیں؛ ایک ایسے وقت میں جب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مجرم شامی نظام حکومت کے خلاف اقوام متحدہ میں قرارداد منظور کی جاتی اور شامی مسلم عوام کے قتل عام اور بچوں، عورتوں سمیت شامیوں کی ہونے والی خون ریزی کو رکوایا جاتا۔
>
> اس نازک ترین حالات میں سیکورٹی کونسل نے قرارداد نمبر ۲۰۷۱ جاری کی جس کی رو سے مالی میں موجود مسلمانوں کے ملک پر قبضہ کرنے کا گرین

6 دسمبر: صوبہ فراہ.........ضلع بکوا.........ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ.........ایک افغان فوجی پک اپ تباہ.........3 افغان اہل کار ہلاک

سگنل دیا گیا۔اس ملک کے خلاف جس کے باشندے پہلے ہی صلیبی مغرب کے ہاتھوں اپنے ذخائر کی ہونے والی لوٹ مار کی وجہ سے افلاس وغربت کے بدترین بحران کا شکار ہیں۔ اب سیکورٹی کونسل نے یہ ظالمانہ قرارداد جاری کرکے براہ راست ان کو لوٹنے اور فلسطین، عراق، افغانستان اور صومالیہ کی طرح اسے مقبوضہ بنانے کے لیے قانونی جواز فراہم کیا۔ یہ مسلمانوں کے ملکوں کے خلاف ہونے والی صہیونی صلیبی حملے کی ایک نئی کڑی ہے، جو واضح لفظوں میں یہ پیغام دے رہی ہے کہ دنیا پر جنگل کے قانون کا راج ہے، جو دوغلا پن اور ظالمانہ سیاست پر مبنی ہے اور جسے طاقت ور کمزوروں پر اور طواغیت' نہتوں پر نافذ العمل بناتے ہیں۔ کیا کوئی یہ تصور کرسکتا تھا یا یہ سوچ سکتا تھا کہ اتنی تیزی سے کانفرنسیں، میٹنگیں اور ملاقاتیں کرکے اقوام متحدہ، عالمی سیکورٹی کونسل، یورپی اور افریقی یونین کے اجلاس ہوتے؟ اس مقصد کے لیے نہیں کہ سفاک مجرم بشار اسد کو ہٹایا جائے یا غزہ میں محاصر فلسطینیوں پر ہونے والے اسرائیلی ظلم کو رکوایا جائے، بلکہ اس مقصد کے لیے کہ مالی پر اس بہانے سے جنگ مسلط کی جائے کہ وہاں کے مسلمانوں کو شریعت اسلامی کے نفاذ سے روکا جاسکے اور بقول ان کے کہ یورپ سے صرف تین ہزار کلومیٹر فاصلے پر موجود اسلامی خطرہ سے نمٹنے کے لیے حملہ کیا جائے۔ سچ کہا ہے ہمارے رب نے کہ:

وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا

''یہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر وہ استطاعت رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر نہ دیں''۔

آج دنیا پر اسی جھوٹ کو دہرایا جا رہا ہے اور وہی گمراہ کرنے والی شیطانی چالیں چلی جارہی ہیں، جو عراق پر حملے سے پہلے بش نے جنگ پر ابھارنے کے لیے چلی تھی۔ وہ امریکی جھوٹ یہ تھا کہ صدام کے پاس تباہ کن مہلک ہتھیار ہیں اور صدام کا القاعدہ اور زرقاوی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ آج یہی فرانس' امریکی کیسٹ کو دوبارہ دہرا کر جنگ کے لیے جواز حاصل کرنے میں لگا ہوا ہے، اس کا وزیر خارجہ ادھر ادھر بھاگا پھر رہا ہے تاکہ جھوٹ گھڑ کر مالی کیخلاف ظالمانہ جنگ کے لیے عالمی برادری کی تائید حاصل کرسکے اور افریقہ و ساحلی ممالک کو اس جنگ میں حصہ لینے پر اکسا سکے۔

اسی طرح فرانسیسی صدر جھوٹ بول کر القاعدہ کو ایسا اسٹینڈ بنانا چاہتا ہے کہ جس پر وہ اپنے ملک کی داخلی ناکام سیاست کے بحران کو لٹکا سکے اور مالی مملکت کے ٹکڑے کرکے ان پر قبضہ کرنے اور اس مملکت کو تباہ کرنے کے خطرناک اہداف کو حاصل کرسکیں، جن کی وجہ سے تباہ شدہ مالی کے دھماکے کے ٹکڑے ہمسائے ملکوں کو بھی اپنی لپیٹ میں یقینی طور پر لے لیں گے۔ فرانس صرف القاعدہ کے خطرے کی خاطر یہ جنگ نہیں چاہتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ خطے میں اپنا اثر ونفوذ بڑھانے اور اپنے ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کی خاطر جنگ کی آڑ لینا چاہتا ہے۔ اس کی تصدیق فرانس کا یہ اقدام بھی کرتا ہے کہ اس نے انسداد دہشت گردی کے ایک سو سے زائد فرانسیسی ماہرین کو نیجر حکومت کی اجازت سے اس کے ملک بھجوایا ہے۔ اس طرح فرانس چار دہائیوں بعد پہلی مرتبہ فرانسیسی فورسز کو ان ممالک میں اندرونی مداخلت کرنے کے لیے داخل کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ فرانس کے اس اقدام کا اکثر مبصرین نے بھی یہ تجزیہ کیا ہے کہ فرانس ذخائر سے بھرے ہوئے خطے پر اپنا کنٹرول اور عالمی سطح پر اپنا اثر ونفوذ بڑھانا چاہتا ہے۔

آج ہم فرانسیسی میڈیا کو سن اور دیکھ رہے ہیں کہ وہ کس طرح دنیا پر جھوٹ بولنے اور ڈرانے کی سیاست کرتے ہوئے افریقیوں اور فرانسیسی عوام کو گمراہ کررہا ہے کہ مالی میں سیکڑوں فرانسیسی جہادی ٹریننگ حاصل کررہے ہیں، جو واپس یورپ آکر تباہ کن کارروائیاں کریں گے اور افریقی ممالک پر حملہ آور ہوں گے۔ طاغوت ہمیشہ اسی حربے کو استعمال کرتے ہیں اور (امریکی صدر) بش سے (لیبی صدر) قذافی اور (شامی صدر) بشار سے (فرانسیسی صدر) ہولاند نے بھی اسی حربے کو استعمال کیا ہے۔

فرانس کا اصل مقصد یہ ہے کہ مالی اور نیجر ممالک کا پٹرول، یورینیم، ہیرے اور سونے سمیت مسلمانوں کے ذخائر کو لوٹتے ہوئے خطے کی عوام کو جبرا اپنا غلام بنانا۔ نیز اسلام دشمنی پر مبنی بغض وکینے کی اس پالیسی کو نبھاتے ہوئے جس کی وجہ سے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے فرانس میں نشر کیے گئے، خواتین کے حجاب پر پابندی عائد کی گئی اور آج مالی پر حملہ کیا جارہا ہے کیونکہ یہاں کی ۹۰ فی صد سے زائد آبادی مسلمانوں کی ہے اور وہ اپنے اسلام کے سائے تلے باعزت زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ فرانس کو یہ سب گوارا نہیں ہے، اس وجہ سے وہ بغض وکینے سے لبریز اسلام دشمنی اور مادی طمع کی خاطر بالواسطہ ظالمانہ جنگ فوجی مداخلت کرنے کے ساتھ مسلط کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ اگر فرانس کا یہ منصوبہ کامیاب ہوجاتا ہے اور وہ مالی میں اپنا عسکری وجود کچھ حصے پر قائم کرپاتا ہے جو اللہ کے حکم سے نہیں ہوگا......

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

7 دسمبر: کابل............افغان انٹیلی جنس چیف اسد اللہ خالد پر فدائی حملہ............اسد اللہ خالد شدید زخمی............کئی افغان اہل کار ہلاک اور زخمی

جن سے وعدہ ہے مر کر بھی جو نہ مریں

شہید ملا محمد رحمہ اللہ کی جہادی زندگی پر ایک نظر

شاہد غزنی وال

ملا محمد رحمہ اللہ تحریک اسلامی طالبان کے ان بانیوں میں سے ہیں جن کی زیر تربیت کئی ایسے عسکری و جہادی شاہکاروں نے تربیت پائی، جنھوں نے آج کفری دنیا کے بڑے بڑے تربیت یافتہ فوجی جرنلوں کو ان کے تمام وسائل کے ساتھ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ان بہادر مجاہدین کے ہر کارنامے کے ساتھ اور عملی محاذوں میں ہر عسکری کامیابی کے ساتھ ملا محمد شہیدؒ کا نام اور بھی تر و تازہ ہوتا جاتا ہے۔ ان کے جہادی مدرسے کے شاگرد ان کا نام لینے پر فخر کرتے ہیں، ملا محمد شہیدؒ کی حیات سعیدہ اس شجرہ طیبہ کی طرح ہے جس کی جڑیں تو زمین میں ہیں مگر اس کی شاخیں آسمان تک جا پہنچی ہوں۔ ملا محمد رحمہ اللہ نے بھی اپنے خون سے اس تحریک کی جڑوں کو سیراب کیا ہے، اسی پاکیزہ خون سے نمونے پانے والی طالبان کی تحریک ہمارے سامنے ہے کہ یہ اسلامی دنیا کی سب بڑی جہادی تحریک بن چکی ہے، جس نے دنیا کی سب سے بڑی سپر پاور اور مغرور صلیبی طاقت سے ٹکر لے رکھی ہے اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ اسٹریٹجک پاور، ٹیکنالوجی، تربیت یافتہ فوج اور بے انتہا مالی وسائل سے مالا مال امریکہ ان نہتے لوگوں کے سامنے پانی بھرتا نظر آ رہا ہے۔

شہید ملا محمد رحمہ اللہ طالبان اسلامی تحریک کے بانیوں میں سے واحد ایسی شخصیت تھے جو سوویت یونین کے خلاف جنگ کے حوالے سے ملک کے جنوب مغربی کونے میں انتہائی اچھی شہرت رکھتے تھے۔ اسی نیک نامی نے تحریک طالبان کی تاسیس کے موقع پر نہایت اہم کردار ادا کیا۔ غاصب سوویت یونین اور ان کے چاپلوسوں اور مفسدین کے خلاف جہاد میں یہ ان تھک اور ممتاز شخصیت تھی جن کی زندگی بھر کی سعی و جہد اور ہر کارنامہ تاریخ کے صفحات پر زریں الفاظ کے ساتھ رقم کیے جانے کے قابل ہے، تاکہ ہماری آئندہ نسلیں ان کی زندگی سے مستفید ہو سکیں۔

تعارف:

ملا محمد رحمہ اللہ آج سے ۵۳ سال پہلے ۱۳۳۸ھ میں صوبہ قندھار کے ضلع ارغنداب کے گاؤں منار میں مرحوم مولوی عبدالواحد کے علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، مرحوم نے اپنی علمی زندگی کا آغاز اپنے شفیق و مہربان چچا مولوی نور محمد کی شرف تلمذ سے کیا، اور انتہائی کم عرصے میں درمیانی مراحل تک تعلیم مکمل کر لی۔

جہاد اور عملی زندگی:

شہید ملا محمد رحمہ اللہ ابھی دینی مدرسے میں اپنی تعلیم میں مصروف تھے کہ سوویت یونین ہمارے پاکیزہ حریم پر حملہ آور ہوا۔ ملا محمد رحمہ اللہ اگرچہ اس وقت کم سن تھے مگر ان کا غیرت مند دل یہ برداشت نہ کر سکا کہ وہ ایسے حالات میں اپنی تعلیم جاری رکھیں جب کہ ان کا ملک غاصبوں کی جارحیت کے زیر تسلط ہو۔ یہی وقت تھا جب وہ اپنی تعلیم چھوڑ کر ان جارحین کے مقابلے کے لیے علاقے کے مشہور جہادی کمانڈر شہید لالا ملنگ رحمہ اللہ کے ساتھ محاذ میں شامل ہو گئے۔ شہید ملا محمد رحمہ اللہ کو بہت کم وقت میں ایک ماہر جہادی رہنما کی حیثیت حاصل ہو گئی تھی۔ خطے کے دیگر مجاہدین بھی اپنے جہادی پروگراموں میں ان سے مشورے اور ان کی رہنمائی لینے کے لیے ان کے پاس آتے جاتے تھے۔

مرحوم نے اپنی جہادی زندگی کا آغاز قندھار کے ضلع مجالات، خوشاب، پاشمول اور چار باغ سے روسی فوجیوں کے خلاف لڑائی سے کیا۔ انہوں نے مذکورہ علاقوں میں دشمن کی کارروائیاں روکنے کے لیے پہلی مرتبہ حلقہ بند مورچہ بندی کا طریقہ ایجاد کیا۔ دشمن سے مقابلے میں معرکے کی اس پہلی صف کی ساری کی ساری تنظیم وادارت وہ خود کرتے تھے۔ ان کی عسکری تکنیک دشمن کی فوج کو محاصرہ کرنے اور ان کی راہ روکنے میں بنیادی کردار ادا کرتی تھی۔ موصوف نے پہلی مرتبہ اسی عسکری مہارت کے ذریعے قندھار کا ضلع بابا صاحب فتح کیا اور وہاں موجود دشمن کا سارا سامان مال غنیمت میں لے آئے۔ ملا محمد شہید کے قریبی اور ہم نشین ساتھی حاجی رحمت اللہ ان کی عسکری فہم و فراست کے بارے میں کہتے ہیں:

ایک مرتبہ قندھار شہر کے قریب انہوں نے روسی فوجیوں کے ایک کانوائے پر حملہ کے لیے مورچہ بندی کی، یہ کانوائے تین بکتر بند گاڑیوں کی حفاظت میں گزر رہا تھا۔ مجاہدین نے ملا محمد کی کمان میں اس کانوائے پر اچانک حملہ کر دیا جس میں دو بکتر بند گاڑیاں تباہ ہو گئیں جب کہ ایک بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔ ملا محمد شہیدؒ نے اس بکتر بند کا بھی تعاقب کیا، انہوں نے دیکھا کہ وہ گاڑی ایک جگہ آ کر رک گئی جس سے تین روسی فوجی اترے اور سڑک کے کنارے ایک گوشے میں بیٹھ گئے۔ یہ تینوں فوجی روسی ساختہ بندوق کلاکوف سے مسلح تھے۔ انہوں نے اپنے اسلحے ساتھ ہی زمین پر رکھ دیے۔ شہید ملا محمد نے اچانک تکبیر کے ایک نعرے کے ساتھ ان پر فائر کھول دیا، تینوں کو موقع پر ہی مار دیا اور ان کا اسلحہ غنیمت میں حاصل کر لیا۔

جنوب مغربی علاقے میں روسیوں کے خلاف مقابلہ کرنے والوں میں سب سے زیادہ مشہور، کمانڈر لالا ملنگ شہید رحمہ اللہ کا محاذ تھا، جس میں علاقے کے سب سے

7 دسمبر: صوبہ قندھار.........ضلع خاک ریز.........مجاہدین نے بارودی سرنگوں کے ذریعے 3 امریکی ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔ ان ٹینکوں میں سوار تمام صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

بڑے مجاہدین ملا بور جان شہید، ملا محمد حسن رحمانی، حاجی لالا اور کمانڈر عبدالرازق شامل تھے اور اس گروپ کے بڑے رہنماؤں میں شمار کیے جاتے تھے۔ ان نامور مجاہدین کے مجموعے میں ایک ملا محمد شہید رحمہ اللہ بھی تھے جو اپنے ساتھیوں میں اچھے اخلاق، اچھی عسکری مہارت، تقوی اور مجاہدانہ بہادری میں معروف تھے۔

تحریک اسلامی طالبان کی تاسیس میں شہید ملا محمد رحمہ اللہ کا کردار:

افغانستان میں کمیونسٹوں کے زوال کے بعد پورے ملک میں ظالمانہ تنظیمی لڑائیوں کا آغاز ہوگیا۔ ان خوں ریز لڑائیوں سے افغان عوام کی وہ ساری امیدیں خاک میں مل گئیں جن کے حصول کے لیے ڈیڑھ ملین انسانوں نے اپنا پاکیزہ خون بہایا تھا۔ یہ ناموافق حالات کسی بھی افغان مسلمان کے لیے قابل قبول نہ تھے، اور یہی حالات تھے جن کے بدلنے کے لیے امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی جانب سے طالبان کی اسلامی تحریک کی بنیاد رکھی گئی۔ اس تحریک کے بانیوں میں ایک ملا محمد شہید رحمہ اللہ تھے جنہوں نے انتہائی قربانیوں اور جنگی مہارتوں کے ذریعے جنوب مغربی علاقوں میں طالبان کی اسلامی تحریک کے لیے راہ ہموار کی۔ شہید ملا محمد کے ایک قریبی ساتھی حاجی لالا تحریک کی تاسیس میں ان کے کردار کے متعلق فرماتے ہیں:

کابل میں نجیب کی کٹھ پتلی حکومت کے خاتمے بعد ہمارا ایک وفد جو سو آدمیوں پر مشتمل تھا کابل میں معروف جہادی شخصیت مولوی یونس خالص صاحب ملنے گیا۔ مولوی یونس خالص صاحب حزب اسلامی کے نام سے ایک جہادی تنظیم کے سربراہ تھے۔ ہمارا محاذ بھی موصوف کی تنظیم سے مربوط ایک محاذ تھا، وہ ہمارے لیے ایک قابل قدر عالم اور جہادی رہنما کی حیثیت رکھتے تھے۔ ہم نے کمیونسٹ حکومت کے خاتمے کے بعد اپنے آئندہ کے پروگراموں کے متعلق مشورہ مانگا تو ان کا کہنا تھا:

''محض کمیونسٹوں کے خاتمے سے جہادی اہداف حاصل نہیں ہوئے اور نہ ہی حقیقی مجاہدین کی آرزوؤں کا مان پورا ہوگیا ہے، آپ لوگ اپنا اسلحہ اور تمام جہادی وسائل سنبھال کر رکھیں اور کسی بھی تنظیم کے ساتھ مل کر تنظیمی جھگڑوں میں فریق بننے سے احتراز کریں۔ آپ لوگ جنوب مغرب میں میری تنظیم کے سارے ہی متعلقین تک میرا یہ پیغام پہنچائیں اور ان سے کہیں کہ جس ہدف کے حصول کے لیے ہم نے جہاد کا آغاز کیا تھا وہ ابھی پورا نہیں ہوا، آپ لوگ کوشش کریں کہ اپنی جہادی تشکیلات اور گروپ اسی طرح برقرار رکھیں اور تنظیمی جھگڑوں سے دور رہیں۔''

حاجی لالا فرماتے ہیں جب ہم نے کابل سے واپس قندھار آ کر خالص بابا مرحوم کی ہدایات ملا محمد رحمہ اللہ کو سنائیں تو موصوف نے اپنے سارے مجاہدین کو جمع کیا اور انہیں اپنے جہادی رہنما خالص کی ہدایات سنائیں۔ اس کے بعد گروپ کے سارے عسکری وسائل کو جمع کیا اور ان کی حفاظت کے لیے کچھ لوگوں کو متعین کر کے ان کے حوالے کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مجاہدین کی دینی تعلیم و تعلم کے لیے دینی علوم کے ایک اچھے ماہر عالم دین کا بندوبست کیا اور انہیں مجاہدین کی تعلیم کی ذمہ داری سونپ دی گئی، یہاں تک کہ ہمارا جہادی محاذ بہت جلد ایک تعلیمی مدرسے میں بدل گیا۔

ان مجاہدین کو ملا محمد شہید کی رہنمائی میں شرعی اور عسکری تعلیم دی جاتی اور ان کی فکری تربیت کا اہتمام کیا جاتا۔ یہ ایسے وقت میں ہو رہا تھا جب تنظیموں کے آپس کے جھگڑے عروج پر تھے۔ ہر طرف بدامنی، چوری اور ڈاکے کا راج تھا۔ روسی جارحیت کے خلاف لڑنے والے بہت سے مخلص مجاہدین ان دردناک حالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے، انھیں ان حالات سے انتہائی تکلیف ہوتی تھی۔ ہر ایک امید لگائے بیٹھا تھا کہ کہیں سے کوئی آئے گا جو انہیں ان مصائب سے نجات دلائے گا۔ اور یہی وہ وقت تھا جب ملا محمد عمر مجاہد کی جانب سے تحریک اسلامی طالبان کی بنیاد رکھی گئی اور ملک کے کونے کونے سے سارے مخلص مجاہدین امن اور نجات کے اس قافلے سے آ کر ملنے لگے۔

ملا محمد شہید رحمہ اللہ جو تحریک کے قریبی مخلص رہنماؤں میں سے تھے اور بہت پہلے سے فساد کے خاتمے کے لیے ایک اسلامی تحریک کے انتظار میں تھے وہ پہلے کمانڈر تھے جو تحریک میں آ کر شامل ہوئے اور اپنے سارے عسکری وسائل اور تربیت یافتہ مجاہدین کو تحریک کا حصہ بنا کر اس میں ضم کر دیا۔

شہید ملا محمدؒ کے تربیت یافتہ مجاہدین وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے اچھے اخلاق اور اپنی مجرب جہادی مہارات کے ذریعے امارت کے ہاتھ مضبوط کیے، یہی وجہ تھی کہ بہت کم عرصے میں ملک کے جنوب مغربی حصے میں تمام علاقوں کے مفسدین اور تنظیمی لڑاکو لوگ بھگا دیے گئے اور وہاں امن وامان کی فضا بحال کر دی گئی۔ اور اسی دورانئے میں طالبان تحریک کے رہنماؤں نے ملا محمد شہید کو ان کی عسکری سمجھ بوجھ اور سابقہ جہادی تجربہ کی بنا پر تحریک کا عمومی کمانڈر مقرر کر دیا اور سارے عسکری علاقوں کی ذمہ داری ان کے حوالے کر دی۔

تحریک کی تاسیس کے بعد ان کے کارنامے:

۵ ستمبر ۱۹۹۴ کو قندھار پر طالبان کی فتح کے بعد ملا محمد شہیدؒ نے طالبان تحریک کے عمومی ناظم کی حیثیت سے قندھار کے پڑوسی صوبوں کے تصفیے کے لیے ایک عسکری پلان مرتب کیا، جس کے ذریعے سے بہت جلد ہلمند، فراہ، نیمروز اور اروزگان کے صوبہ جات سے پے درپے تنظیمی لڑاکاؤں کا صفایا ممکن ہوا۔ آپ نے اس آپریشن میں صوبہ فراہ کے ضلع دلارام سنجیلان کے علاقے میں ایک بڑے معرکے میں مخالفین کے

۱۳۰۰ مسلح افراد کو زندہ گرفتار کرلیا اور نہایت ہی تھوڑے عرصے بعد انہیں آزاد کردیا، وہ بار بار اپنے ساتھیوں کو قیدیوں سے اچھے سلوک کی نصیحت کرتے رہے۔

اس آپریشن کے آخری مراحل میں مخالفین کی جانب سے جا بجا بچھائی گئی بارودی سرنگوں کے ایک دھماکے میں وہ شدید زخمی ہوگئے اور صوبہ ہرات کے لیے جو منصوبہ انہوں نے مرتب کیا تھا اور جسے وہ لے کر آگے جا رہے تھے وہ یوں ہی رہ گیا۔ ملا محمد شہید ابھی پوری طرح سے صحت یاب بھی نہیں ہوئے تھے کہ پھر سے خط اول پر گئے اور وہاں مخالفین کے خلاف اپنی آغاز کردہ لڑائی کی کمان سنبھالی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اپنی خاص عسکری مہارت سے خط اول کو ہرات تک پہنچا آئے۔

ملا محمدؒ کی جہادی زندگی کی چند خصوصیات:

دینی ماحول اور مضبوط ایمانی عقیدے کی بدولت ہمیشہ ایک مسلمان اس بات پر تیار ہوتا ہے کہ وہ اپنی جان اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرے اور ایسے لوگوں کو تیار کرے جو ضعیف اور کمزور لوگوں کو جابروں کے جبر سے آزاد کرائیں۔ ایسے جدوجہد کرنے والے لوگ بہت سے امتیازی خصوصیات کے حامل ہوا کرتے ہیں، ملا محمد رحمہ اللہ بھی ایسے لوگوں میں سے تھے۔ ہم مختصراً اُن کی جہادی زندگی کی ان ہی خصوصیات کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

۱۔ بے ریا، تقویٰ اور خوف خدا موصوف کا خاص امتیاز تھا، ان کی اس خصوصیت کا اس وقت زیادہ پتہ چلتا ہے جب رات کے اندھیرے میں وہ اللہ رب العزت سے راز و نیاز میں مشغول ہوتے یا قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہوتے۔

۲۔ دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت ان کی بے پایاں بہادری اور اپنے مجاہد بھائیوں پر بے انتہا شفقت اور ہمدردی یہ وہ صفات تھیں جس کی وجہ سے دیگر جہادی رہنماؤں کے درمیان انہیں خصوصی امتیاز حاصل تھا۔

۳۔ وہ علمائے کرام اور بزرگوں کا بے حد احترام کیا کرتے تھے اور ہر کام میں ان سے مشورہ لیا کرتے۔

۴۔ حلم، حیا اور ایثار ان کو بے حد پسند تھا وہ اپنے گھر، محاذ اور مدرسے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ انتہائی اعلیٰ اسلامی اخلاق سے پیش آتے تھے۔

۵۔ زندگی میں ہمیشہ ایک حالت پر رہتے، نہ کسی پریشانی اور تکلیف کے وقت بے قابو گھبراہٹ کا شکار ہوتے اور نہ ہی خوشی کے موقع پر آپے سے باہر ہوتے۔

۶۔ ان کی زندگی بہت سادہ تھی، عیش پرستی سے انہیں سخت نفرت تھی۔ ریا اور دکھلاوا قطعی پسند نہ کرتے تھا۔ بیت المال کے پیسوں سے خود کو بہت دور رکھتے، زندگی کے آخر تک انہوں نے ذاتی کاموں کے لیے بیت المال کا استعمال نہیں کیا۔

۷۔ ہر قسم کے گناہوں سے خود کو صاف رکھتے، نہ پیٹھ پیچھے کسی کی غیبت کرتے اور نہ سامنے کسی کی تعریف کرتے۔

۸۔ جہادی ضروریات اور تربیت کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ اسلحہ و دیگر عسکری آلات اور جنگی مہارتوں کا سیکھنا ان کا مشغلہ تھا۔ عسکری وسائل اور جنگی آلات کے ساتھ ان کی بے انتہا محبت کے بارے میں ان کی قریبی ساتھی حاجی لالا یوں کہتے ہیں:

> ''ملا محمد مرحوم ہر قسم کے اسلحہ سے بے انتہا محبت رکھتے تھے۔ اپنا اسلحہ صرف نماز کے وقت خود سے الگ کرتے باقی ہر وقت ان کا اسلحہ ان کے کندھے سے لٹکا رہتا تھا۔ ۱۹۹۰ء میں صوبہ زابل کی جنگ میں کمیونسٹوں سے بہت زیادہ اسلحہ مال غنیمت میں حاصل کیا تو دیگر محاذوں کے مجاہدین کے حصے میں جو آیا تھا، اسلحہ زیادہ ہونے کی وجہ سے سب نے وہ اسلحہ فروخت کردیا۔ صرف ملا محمد ایسے شخص تھے جنھوں نے نہ صرف اپنا اسلحہ اپنے پاس سنبھالے رکھا بلکہ کوشش کرتے رہے کہ دیگر ساتھیوں سے ان کا اسلحہ بھی باقاعدہ قیمت دے کر خریدا جائے۔ شہیدؒ نے یہ اقدام ایسے وقت میں کیا جب ہمارا محاذ اس وقت انتہائی تنگ دستی کا شکار تھا''۔

وہ مزید بتاتے ہیں کہ انہوں نے اس مال غنیمت میں سے روسی ساختہ دوڈی سی توپیں انتہائی مہنگے داموں خریدیں اور پھر توپ خانے کے ایک ماہر کو متعین کیا کہ وہ آکر ہمارے محاذ کے مجاہدین کو ان توپوں کے استعمال کا طریقہ سکھائے۔

شہادت سے سرفرازی:

بڑی مدت تک جہاد اور قربانیوں کے بعد اللہ کے راستے کا یہ ان تھک مجاہد، غازی اور ہمدرد ذمہ دار مخالفین سے روبرو لڑائی میں ۲۳ اگست ۱۹۹۵ء کو ضلع دلارام اور کرشک کے درمیان واقع شوراو کے علاقے میں شہادت سے سرفراز ہوگیا۔

ہم اپنے اس تاریخی شاہ کار اور نڈر مجاہد ملا محمدؒ کے جہادی کارناموں کے اتنے ہی تذکرے پر اکتفا کرتے ہیں، کیوں کہ ان کی زندگی بھر کے تفصیلی واقعات کی تشریح کے لیے ہماری تحریر کا دامن ناکافی ہے۔ سوانح کی اشاعت کا مقصد آئندہ نسلوں تک تاریخ کی ان عبقری شخصیات کے متعلق مکمل و مستند معلومات محفوظ کرنا ہے تاکہ امریکی جارح سے مقابلہ کرتے ہوئے ان کے سامنے اپنے آباؤ اجداد کی تاریخ موجود ہو اور ان کی زندگیوں سے استفادہ کرسکیں۔

☆☆☆☆☆

10 دسمبر: صوبہ کاپیسا............سنائپر نشانہ باز کی عملیہ............ایک افغان آفیسر شاہ طور وہلاک

میری امیدوں کی دنیا!!!

شہید سمیر خان رحمۃ اللہ علیہ

برادر سمیر خان شہید رحمہ اللہ سعودی عرب میں پیدا ہوئے اور قومیت میں پاکستانی ہیں۔انہوں نے اپنے لڑکپن کے ایام امریکہ میں گزارے، جب ان کا خاندان ریاض سے امریکہ منتقل ہوگیا۔ ہمارے اس بھائی کی زندگی میں ایک انقلاب کی آمد اس وقت ہوئی جب انہوں نے مسلم امہ کی حالت زار اور کفر کی مسلمانان عالم پر مسلط کردہ غارت گری کی آگہی حاصل کرنی شروع کی۔انھوں نے یمن کی طرف ہجرت کے بعد شیخ انور العولقی شہید رحمہ اللہ کی قیادت میں انٹرنیٹ پر جہادی میڈیا میں نمایاں کردار ادا کیا۔انگریزی زبان میں رسالہ انسپائر کے ے شمارے شائع کرکے عالم کفر کے ایوانوں میں لرزہ طاری کیے رکھا اور دعوتِ جہاد کو عالمی سطح پر جاری رکھا۔۲۰۱۱ء میں امریکی ڈرون حملے میں مجاہد سمیر خان رحمہ اللہ اور شیخ انور العولقی رحمہ اللہ شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔امریکہ سے یمن ہجرت کے بعد مجاہدین کے مراکز میں رہتے ہوئے اُن کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں۔

مغرب کو 'اندرونی مار':

مغرب اور امریکہ سے آنے والے مجاہدین کے بارے میں مجاہد قیادت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ تربیت حاصل کرنے کے بعد بلادِ کفار کے اندر جا کر اُنہیں ماریں اور اُن کی زندگی اجیرن بنا دیں۔

میں مغرب سے آنے والے تمام بھائیوں اور بہنوں کو پرزور تاکید کرتا ہوں کہ امریکہ پر اس کے اندر سے حملہ کرنے پر غور کریں۔اِس کے اثرات بہت زیادہ ہوتے ہیں، یہ دشمن کو شرمندہ کر دیتے ہیں اور اس قسم کے انفرادی حملے اُن کے لیے سنبھالنے تقریباً ناممکن ہوتے ہیں۔

ہوائی بم باری:

دشمن کی جانب سے ہوائی بم باری کا سامنا کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ افغانستان اور دوسرے ممالک میں مجاہدین روزانہ اس خطرے کا سامنا کرتے ہیں۔ جب پہلی مرتبہ اِس کا سامنا ہو گا تو یہ یقیناً زندگی بدل ڈالنے والا تجربہ ہوگا۔کسی بھی انسان کے لیے یہ فطری امر ہے کہ وہ جیٹ، ہیلی کاپٹرز، جاسوس طیاروں، بحری جہازوں سے داغے جانے والے میزائلوں سے ہِل کر رہ جائے۔دشمن کے طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ جاسوس طیارہ ہر وقت مجاہدین کے علاقے کے اوپر پرواز کرتا رہتا ہے جس کی تیز بھنبھناہٹ جیسی آواز ہوتی ہے۔ جب دشمن ہوائی جاسوسی اور زمینی جاسوسوں کے ذریعے ہدف کے بارے میں کافی معلومات اکٹھی کر لیتا ہے تو اس کے بعد وہ علاقے پر مختلف قسم کے میزائلوں سے حملہ کرتا ہے۔ حملے کے دوران میں اور بعد میں وہ کسی قسم کی حرکت پر نظر رکھنے کے لیے اپنے جاسوس طیارے استعمال کرتے ہیں اور پھر وہ باقی ماندہ مجاہدین پر بھی حملہ کر دیتے ہیں۔ہم پر بم باری کرنے کے لیے یہی حکمتِ عملی اختیار کی جاتی ہے۔

میزائل اور بم مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں۔ میں نے افغانستان کی ایسی تصاویر دیکھی ہیں جہاں میزائل اور بموں نے ۵ سے ۱۰ میٹر گہرے اور ۱۰ سے ۲۰ میٹر چوڑے گڑھے چھوڑے۔یمن میں مَیں نے کلسٹر بموں کا سامنا کیا۔اِن میزائلوں نے ایسے گڑھے چھوڑے جو تقریباً آدھا میٹر گہرے اور غالباً ۴ سے ۵ فٹ چوڑے تھے۔جب بم باری ختم ہو جاتی ہے اور آپ کو علاقہ چھوڑنے کا کہا جاتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ کلسٹر بم سارے علاقے میں بم چھوڑ گیا ہو، لہٰذا اس بات کی احتیاط کریں کہ آپ کہاں قدم رکھ رہے ہیں۔دھماکے کی آواز سے دل و دماغ پر شدید دھچکا لگتا ہے۔

دھماکوں کے دوران آپ جس قدر ہو سکے ذکر اور دعائیں کریں۔ کلمے کی مسلسل تکرار کرتے جائیں۔اگر آپ خوف محسوس کریں تو جنت کے بارے میں سوچیں، اپنی آنکھیں بند کریں اور اپنے آپ کو جنت میں تصور کریں، اِس کے عظیم الشان دروازوں میں داخل ہونے کا تصور کریں۔ اپنے خوب صورت محل پر نگاہ ڈالنے کا تصور باندھیں جہاں نیچے شہد، دودھ، اور شراب کی نہریں بہہ رہی ہیں۔اپنی حور کے بارے میں سوچیں جو آپ کی منتظر ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین سے ملاقات کا تصور کریں۔ ہمارے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسکرانے اور ہنسنے کا تصور کریں۔اللہ کو دیکھنے اور اپنے آپ کے لیے اُس کی رضامندی کا تصور کریں۔ جنت کی ساری اچھی چیزوں کو سوچیں۔

اللہ سے مستقل دعا کریں کہ آپ کو بطور شہید قبول فرمالے۔ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ جب کوئی دشمن کی ہوائی بم باری کے نیچے ہوتا ہے تو دنیا میں کوئی اور ایسا وقت

> جب آپ مجاہدین کے ساتھ اُن کے مراکز میں ہوں گے تو آپ ہر کسی کو بھائیوں کی خدمت کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ کرنے کی کوشش کرتا پائیں گے، چاہے یہ کوشش بڑی ہو یا چھوٹی۔اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو بھائی خدمت میں سب سے آگے ہے شہادت کی نعمت بھی اُسے ہی جلدی ملتی ہے۔

10 دسمبر: صوبہ کاپیسا............ بارودی سرنگ دھماکے............ صلیبی ٹینک تباہ............ ٹینک میں موجود تمام صلیبی ہلاک

نہیں ہوتا جب بندہ خود کو اپنے رب سے اِس سے زیادہ قریب محسوس کرے۔ ایسا اِس لیے ہے کہ اُس وقت بندہ اِس عارضی دنیا سے اُخروی زندگی کی بابرکت منازل میں منتقل ہونے کا انتظار کرتے ہوئے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مسکرا رہا ہوتا ہے۔

جہاں تک اپنے آپ کو دشمن کی بم باری سے بچانے اور یہ جاننے کی بات ہے کہ بم باری کے دوران کیا کِیا جائے، یہ سب باتیں آپ کو اُس وقت سکھائی جائیں گی جب آپ مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو جائیں گے۔

زخم کی صورت میں طرزِ عمل:

جہاد میں زخمی ہونا ایک فطری امر ہے......زخم چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے، ان کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اگرچہ میدان جہاد میں ایسے بھائی بھی موجود ہیں جنھوں نے کئی سالوں تک جہاد میں حصہ لیا مگر پھر بھی زخمی نہیں ہوئے۔ کبھی زخم گر کر چوٹ لگ جانے، کسی جانور کے کاٹنے، یا کسی چیز کی تیز دھار سطح پر پاؤں آجانے سے لگ جائے گا۔ اگر آپ جہاد میں زخمی ہو جائیں تو آپ کو صبر سے کام لینا چاہیے۔ کیونکہ صبر جہاد کا اہم ترین کام ہے اور جہاد میں ہر تکلیف پر اللہ تعالیٰ کے اجر پر نظر رکھنی چاہیے۔ ممکن ہے کہ اللہ اِس زخم کے ذریعے آپ کی روح قبض کر لے اور آپ کو شہادت عنایت کر دے۔ اور اگر وہ آپ کی روح قبض نہ کرے تو پھر یہ ممکن ہے کہ اللہ آپ کے تمام گناہ بخش دے اور آپ کو عظیم اجر عطا فرمائے۔ یاد رکھیں کہ اگر آپ لڑائی نہ کرتے ہوئے زخمی ہوں تو بھی آپ جہاد ہی میں شمار ہوں گے۔ اب آپ کُل وقتی طور پر جہاد ہی میں ہیں یہاں تک کہ آپ وفات پا جائیں یا جہاد چھوڑ جائیں۔ لہٰذا اگر آپ صبر کریں گے تو ان شاءاللہ زخم اللہ کی طرف سے مغفرت اور اجر کا ذریعہ بن جائے گا۔

اپنے زخموں کی اچھی طرح دیکھ بھال کریں اور کبھی بھی کھلے زخموں کو نظر انداز مت کریں کیونکہ یہ سوزش کا شکار ہو سکتے ہیں اور زخم خراب ہو سکتا ہے۔ الحمدللہ مجاہدین کے ساتھ ایسے کئی بھائی ہیں جو طب اور زخموں کی مرہم پٹی میں ماہر ہیں۔ چنانچہ پریشان نہ ہوں اور اللہ پر بھروسہ کریں۔ میرا مشورہ ہے کہ کچھ پٹیاں اور اِس کے علاوہ جو چیز بھی آپ کو اہم اور ہلکی لگتی ہے اپنی جیب میں رکھا کریں۔

خدمت:

لفظ ''خدمة'' (عربی) کے معنی خدمت کے ہیں۔ جب آپ مجاہدین کے ساتھ اُن کے مراکز میں ہوں گے تو آپ ہر کسی کو بھائیوں کی خدمت کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ کرنے کی کوشش کرتا پائیں گے، چاہے یہ کوشش بڑی ہو یا چھوٹی۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو بھائی خدمت میں سب سے آگے ہے شہادت کی نعمت بھی اُسے ہی جلدی ملتی ہے۔ آپ بے کار لوگوں کا گروہ اِدھر اُدھر بیٹھا نہیں دیکھیں گے جو کچھ نہ کر رہے ہوں اور اپنا وقت برباد کر رہے ہوں۔ بلکہ آپ اُنہیں اپنے وقت کا مفید استعمال کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ مثال کے طور پر، اگر آپ مجاہدین کے پانی پینے کی بوتلیں خالی دیکھیں تو کسی سے یہ مت پوچھیں کہ اُنہیں بھری ہوئی ہونا چاہئیں؛ بس اُٹھ جائیں اور اُن کے لیے بھر دیں اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔ اُن کی تعریف اور ستائش کی امید نہ لگائیں بلکہ اللہ کی خوشنودی کے طلب گار رہیں۔

آپ مجاہدین کو قربانی دینے والے لوگ پائیں گے؛ پس جب کوئی بھائی پیاسا ہوتا ہے تو پہلے خود پانی پینے کی بجائے وہ دوسروں کو دے دیتا ہے جو پیاسے ہوتے ہیں۔ جب سب خوب سیر ہو کر پی لیتے ہیں تو وہ آخر میں پیتا ہے۔ یہ مجاہدین کے درمیان ایک عام عادت ہے۔ ماشاء اللہ ایک بھائی ہے جس کا نام ہم نے ''چائے والا'' رکھا ہوا ہے کیونکہ وہ بھائیوں کو چائے پیش کرتا رہتا ہے چاہے خود روزے سے بھی ہو! اُس کی چائے ہمیشہ بہت مزیدار اور احتیاط سے تیار کی گئی ہوتی ہے۔ بھائی اُس سے چائے طلب بھی نہیں کرتے اور بھائی تیار چائے اور صاف ستھرے گلاسوں کے ساتھ یک دم نمودار ہو جاتا ہے۔ آپ اُسے کبھی بھی چائے پیش کرتے ہوئے قدم گھسیٹ کر (بددلی سے) چلتے ہوئے نہیں دیکھیں گے، وہ ہمیشہ اپنے مجاہدین بھائیوں کی خدمت کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔

اگر آپ خوف محسوس کریں تو جنت کے بارے میں سوچیں، اپنی آنکھیں بند کریں اور اپنے آپ کو جنت میں تصور کریں، اِس کے عظیم الشان دروازوں میں داخل ہونے کا تصور کریں۔ اپنے خوب صورت محل پر نگاہ ڈالنے کا تصور باندھیں جہاں نیچے شہد، دودھ، اور شراب کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ اپنی حور کے بارے میں سوچیں جو آپ کی منتظر ہیں اور ساتھ ہی ساتھ انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین سے ملاقات کا تصور کریں۔ ہمارے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسکرانے اور ہنسنے کا تصور کریں۔ اللہ کو دیکھنے اور اپنے آپ کے لیے اُس کی رضامندی کا تصور کریں۔ جنت کی ساری اچھی چیزوں کو سوچیں۔

ایک لمحے کے لیے بھی یہ مت سوچیں کہ محض اس وجہ سے کہ آپ مہاجر ہیں یا مجاہدین کے مہمان ہیں تو اِس لیے آپ کو بھائیوں کی مدد نہیں کرنی چاہئے۔ آپ کو ہمیشہ اُنہیں ہر کام میں اپنی خدمات فراہم کرنی چاہئیں چاہے کھانے، پینے، کھدائی، صفائی، مرمت کا کام ہو یا اور کوئی بھی کام ہو۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

11 دسمبر: صوبہ فاریاب............بارودی سرنگ دھماکے............2 افغان فوجی ٹینک تباہ............6 مرتد ہلاک............4 زخمی

افسانہ

(قسط اول)

ہم سے بزمِ شہادت کو رونق ملی، جانے کتنی تمناؤں کو مار کر

سلسبیل مجاہد

واپسی کے سفر میں گامزن قافلہ سخت جاں کے دونوں راہی کسی گہری سوچ میں مبتلا تھے۔ خاموشی کے پردے میں حائل ایک طرف اضطراب تھا...... کچھ کر جانے کا، آرزو تھی سب جان جانے کی خواہش تھی سب کچھ لٹا دینے، تمنا تھی اللہ کی راہ میں تن من دھن قربان کر دینے اور دوسری طرف سکون تھا رب کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لیے کوشاں اپنا سب کچھ سونپ کر حکم کے منتظر دل کا سکون جس کی ہر دھڑکن اللہ کی محبت سے سرشار تھی۔ جس کو اپنے رب کے ساتھ اپنی جان کے سودے کا سکون تھا۔ اس تجارت کا سکون جس میں کوئی گھاٹا نہ تھا۔ سعادت و شہادت کے راستوں پر گامزن دونوں مسافروں کے جدا جدا جذبات بڑے ہی قیمتی تھے۔ ایک نو آموز تھا اور دوسرا بھٹی میں تپا ہوا کندن۔ گاڑی بل کھاتے، لہراتے پتھریلے راستوں سے گزرتی اپنا سفر طے کر رہی تھی اور دونوں مسافر کسی گہری سوچ میں تھے۔ ڈھلتا سورج اپنی آخری کرنوں کے ساتھ پھیلتے اندھیروں کو مزید گہرا کر گیا تھا۔ آس پاس کی بستیوں کے لوگ اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے، کچے مکانات اور کھلے صحنوں سے ٹمٹماتی روشنیاں ستاروں بھرے آسمان کا سا دلکش منظر پیش کر رہی تھی۔ مضطرب دل کا اضطراب مزید بڑھ چکا تھا۔ خواہش ناتمام نے عجیب کیفیت طاری کر دی تھی۔

سکوت کے ان لمحوں میں کئی طوفان پنہاں تھے۔ ایسے میں ساتھ بیٹھے مربی نے پُرشفقت نظروں سے اُس کو دیکھ کر محبت بھری مسکراہٹ کا تحفہ دیا تو اداسی کے لمحوں میں خوشی کے کئی رنگ بکھر گئے۔ سائے کی طرح پیچھا کرتی مایوسی لمحوں میں غائب ہو گئی تھی۔ مضطرب دل کا اضطراب اُس سے مخفی نہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جب جان ہتھیلی پر رکھے مسافر کو محاذ سے جسم و جان سمیٹ کر لوٹ آنا پڑے تو اُسے کتنی اداسی ہوتی ہے۔ لیکن رضائے الٰہی کی تلاش اس رب کے منصوبہ بندی کیے گئے حالات کے مطابق اپنے سر کو جھکا دینے میں ہی پوشیدہ ہے۔ یہ ان دونوں کا ایسا ہی سفر تھا جس میں دونوں کی اپنی اپنی تیاریاں تھیں لیکن اللہ کو ان کی واپسی منظور تھی۔ نہ کسی کو سوال کرنے کی ہمت تھی نہ کچھ پوچھنے کی۔ وہ ناکام تھے یا ناکام بنا دیے گئے تھے یہ تجزیہ بھی ان کے لیے اس وقت بہت دشوار تھا۔ لیکن حقیقت میں اُن کے لیے زیادہ ضروری محاذ کی پشت پر رہ کر کرنے والا کام بتایا گیا تھا۔ شہادتوں کے رستے سے اتنی دوری! ان کو بس اتنا معلوم تھا کہ دریا کے پاس پہنچ کر بھی وہ پیاسے لوٹ آئے تھے......

''اور کتنا سفر باقی ہے؟''

مربی کا چہرہ مسکرا اٹھا وہ جانتا تھا کہ شہادت کی تڑپ انتظار گوارا نہیں کرتی۔ نہایت دھیمے لہجے میں وہ گویا ہوا کہ

''جس کا مستقبل آخرت ہو اس کا سفر بڑا ہی طویل ہوتا ہے، سفر کی طوالت سے منزل کا تعین نہ کرو۔ کسی کو بارگاہ الٰہی میں دو قدم کے سفر کے بعد ہی منزل مل جاتی ہے اور کسی کو ایک طویل مسافت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ رب کی مرضی ہے جس کے لیے جو انتخاب کر دے''۔

''لیکن میری بے چینی؟''......وہ پھر گویا ہوا

''اس کا کوئی علاج نہیں''......جواب انتہائی مختصر تھا۔ بے یقینی کی سی کیفیت سے اس نے مربی کی آنکھوں میں جھانکا جہاں شرارت نظر آئی۔ وہ جھینپ گیا۔

''لیکن کوئی تو علاج ہوگا؟''......

''یہی بے چینی تو علاج ہے میرے بچے۔ تمہارے مستقبل کا تعین ہو چکا ہے، اپنے راستے پر گامزن ہو۔ پگڈنڈیوں پہ چل کر رستے کی رکاوٹوں سے الجھ کر اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔ اگر یونہی مطمئن رہتے تو آج کس طرح اس راہ کے مسافر بنتے۔ یہی اضطراب تو زندگی کی علامت ہے اور یہی اضطراب تو ایمان کی حلاوت ہے''

مربی کی آواز کا ارتعاش اُن کی دلی کیفیت کی عکاسی کر رہا تھا۔ اس کا وجود سرتاپا سرشار ہو گیا تھا اس خوشی کی کیفیت سے جو ان الفاظ سے اس کے اندر سرایت ہو گئی تھی۔ گاڑی جھٹکے سے رک گئی تھی۔ ضروری سامان اتارنے کے بعد وہ اپنے میزبان کے گھر پر تھے۔ باہم مصافحہ و معانقہ کر کے محبتوں کا تبادلہ کیا گیا۔ یہ عجیب مٹی اور قالب کے لوگ ہیں...... باہمی محبتوں کے ایسے رشتے میں بندھے ہیں جو المؤمن اخوۃ لمؤمن کی تصویر ہیں......روشن چہرے اور جگمگاتی آنکھوں والے باریش میزبان نے آنے والے نوجوان کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو مربی مسکرا اٹھا۔ تعارف کروایا جا چکا تھا آج تو ملاقات تھی۔ میزبان دوست کا خلوص کچھ اور بڑھ گیا......

''صبر اور استقامت اس شاہراہ کا پہلا سبق ہے''......اس نے سرگوشی کی اس کو ایسا لگا جیسے اس کی بے چینی کسی کی نگاہوں سے چھپی نہیں رہ سکتی......سب مسکرا اٹھے۔

رات ختم ہو چکی تھی......صبح کے اجالے نے دن کی آمد کا اعلان کر دیا تھا، صاف ستھری پاکیزہ فضا میں اللہ کی کبریائی کا اعلان مسحور کن تھا۔ چہچہاتے پرندے، ہرے بھرے درخت اور چہار اطراف پھیلا سبزہ......اردگرد کی ہر چیز اللہ کی تسبیح اپنے اپنے انداز

11 دسمبر: صوبہ لغمان.....ضلع علیشنگ..........مجاہدین کا صلیبی اور افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ..........5 صلیبی فوجی ہلاک..........4 زخمی ہوئے..........ایک صلیبی ٹینک بھی تباہ

میں بیان کر رہی تھی۔ متاعِ ایمان جیسی قیمتی دولت سے معمور بستی کا ہر گھر دنیا کے دھوکہ کے سامان سے تو خالی تھا لیکن دلوں کے سکون کے سامان سے بھرا ہوا تھا۔ شہدا کے خون کی خوشبوؤں سے رچی ہوئی فضا آنے والوں کو جنت کی خوشبوؤں کا پتا دیتی تھیں...... بستی کے درودیوار غازیوں، مجاہدوں اور شہیدوں کی دعاؤں، اذکار اور آرزوئے شہادت سے آراستہ تھے۔ یہاں کی مٹی میں اپنے رب کے آگے جھکنے والی پیشانیوں کا نور تھا اور اس کی راتیں قیام و سجود سے بیدار اور دن اللہ کی راہ میں تن من دھن قربان کر دینے والوں سے زندہ ہیں۔ اپنے حال میں مست اللہ کے صابر و شاکر بندوں کے قیام نے اس بستی کی رونق اور بڑھا دی تھی...... جبھی تو جانے والے ہمیشہ کے لیے جانے کا ارادہ لے کر آتے اور موت کے تعاقب میں اس طرح مشغول رہتے کہ جیسے وہ زندگی ہو۔ ابدی زندگی کی راحت کے لیے ان سرفروشوں نے عارضی زندگی کے آرام کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ پہاڑی کے یہ چراغ اور زمین کے نمک جیسے لوگوں کی بستی اس کے دل میں بس چکی تھی۔

وہ دل ہار بیٹھا، اللہ کے لیے زمین میں گردش کرنے والے، اس کا حکم بجا لانے والے، سجدے کرنے والے، زمین پر نرم چال چلنے والے، شخصیت سازی کے یہ عناصر مال و اسباب سے بھری دنیا میں کسی نے نہ بتائے وہاں تو ایک دوڑ نظر آتی تھی ایک دوسرے سے **الھاکم التکاثر** کی دوڑ، اللہ کی یاد سے غافل لوگوں کی ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی دوڑ۔ کسے پتا تھا کہ اس راہ کے مردانِ حق کی صحبت جسے نصیب ہو جائے ان کے دل دنیا سے سرد ہو جاتے ہیں آخرت کی فکر قلب و ذہن پر چھا جاتی ہے۔ عبادت اور ذکر کا ذوق جلا پاتا ہے۔ رضائے الٰہی کی طلب، راہِ حق میں جدوجہد اور شہادت کی آرزو اس طرح بے چین کر دیتی کہ آدمی گھر بار، اہل و عیال، وطن ہر وہ شے چھوڑ کر راہِ حق میں نکل پڑتا ہے جس کے لیے دنیا کے بندے جیتے اور مرتے ہیں...... وہ افسوس ہی کرتا رہ گیا زندگی کے قیمتی سالوں میں اتنا بھی نہ جان سکا تھا کہ عباد الرحمٰن، حزب اللہ، انصار اللہ، شہداء علی الناس بننے کے مدارج ایمان سے خالی غافل دلوں کے لیے نہیں ہیں۔ وہ تو زندگی کے چوبیس سال گزار آیا...... صرف ''پرآسائش زندگی'' کے حصول کے لیے...... ساری ڈگریوں کا مقصد یہی تو تھا...... آخرت کے اس کیرئیر کے لیے ابھی اس کو ان تھک محنت کرنی تھی۔ لہٰذا وہ واپس نہیں جانا چاہتا تھا۔ سب سے افضل ترین عمل کے لیے اپنے آپ کو کھپانے کا عہد وہ کر چکا تھا۔ لیکن مسِ خام کو ابھی کندن بننا تھا۔ تڑپنے اور تڑپانے کے مزید کئی امتحانوں سے گزرنا تھا لہٰذا اس کی واپسی کا فیصلہ ہو گیا۔ مضطرب دل تڑپ اٹھا

''واپس جا کر کوئی کام اس درجے کا نہیں...... اللہ کی راہ میں قتال کا راستہ...... میرا واپسی کا کوئی ارادہ نہیں''...... دل کی پکار دل ہی میں رہ گئی۔

''اس راہ کا کوئی کام ادنیٰ نہیں جو جس محاذ پر ہے اسی جگہ ڈٹا رہے کسی کو گھاٹی پر جمے رہنے کا حکم ملتا ہے تو کسی کو میدانِ جنگ میں دوبدو مقابلے کا حکم''......

مربی کے پرسکون کر دینے والے جواب نے دل کو مطمئن کر دیا تھا۔ بوجھل دل اور تھکے قدموں کے ساتھ واپسی کا رختِ سفر وہ باندھ چکا تھا۔ آنسوؤں سے تر آنکھیں ''میں واپس نہیں جانا چاہتا''...... کی گواہی دے رہی تھیں۔ ایسے میں پھر مربی کی شفقت نچھاور ہو جاتی ہے:

''جب جان و مال کے سودے جنت کے بدلے ہو جائیں تو چاہنے نہ چاہنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ ہر ایک کو اپنا مورچہ سنبھالنا ہی پڑتا ہے۔''

مضطرب راہی نے بھی واپسی کا مورچہ سنبھال لیا تھا۔ عجیب قالب کے لوگ ہیں ہر کام عبادت سمجھ کر کرتے ہیں۔ وہ سوچتا ہی رہ گیا۔ رات کے پچھلے پہر وہ راہ تیغ و تیز کے رفیقوں سے رشک بھرے انداز میں رخصت لے رہا تھا۔ ایک گہری سانس لے کر اس نے فضا میں موجود خوشبو کو اپنے اندر محفوظ کر لینا چاہا جو شہیدوں کے لہو، غازیوں کے خاک بسر جسموں میں موجود اس فضا میں رچ بس گئی تھی۔

چاند کچھ دیر پہلے افق پر ابھرا تھا کہ دوسرے ہی لمحے آسمان کی وسعتوں میں پھیلی ہوئی بدلیوں نے اسے ڈھانپ لیا۔ بدلیوں اور چاند کی یہ آنکھ مچولی جاری تھی۔ اسے ایسا لگا کہ حق کی راہوں پر چلنے والے مجاہدین اسی طرح 'بدلیوں' سے مقابلہ کرتے جان بارگاہِ الٰہی میں پیش کر دیتے ہیں۔ درہم و دینار کی دنیا کی طرف سفر کا آغاز ہو چکا تھا، دل پر گہری اداسی طاری تھی، دیر تک وہ اپنے آپ کو دلاسا دیتا رہا لیکن گہرے اندھیرے میں پھیلی اداسی کی طرح اس کی غمناکی بھی گھمبیر ہوتی جا رہی تھی۔ آس پاس سے گزرتی گاڑیاں فضا کے سکوت کو چند لمحوں کے لیے توڑتیں تو اس کی نگاہیں اپنے اطراف کا جائزہ لینے لگتیں۔ گاڑی کی ہیڈ لائٹس، گہرے اندھیرے میں منزل کی تلاش کرنے والوں کو امید دلا رہی تھیں۔ اب کو وہ دمن کے پتھریلے رستوں کی بجائے گاڑی پکی سڑک پر دوڑ رہی تھی...... صبح کی سپیدی نمودار ہو چکی تھی...... رستے کی رونقیں اس بات کا پتہ دے رہی تھیں کہ شہر آ چکا ہے۔ آس پاس کی مسجدوں سے حیّ علی الفلاح کی پکار پر قافلہ مخت جان کے راہی گاڑی سے اتر پڑے اور نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرنے لگے۔ سفر کے ساتھی کو اپنے مضطرب راہی کی دلی کیفیت کا اندازہ بخوبی ہو رہا تھا۔ امید کے ٹوٹتے آبگینے، دعا کے دوران آنکھوں سے بہہ نکلے...... اُس نے اپنے عزیز ساتھی کے کندھے تھام لیے

''جان و مال کے سودے کو اللہ سے کرنے کے بعد مایوسی و بے اطمینانی؟؟؟''

سوالیہ نگاہوں نے اُسے شرمندہ کر دیا۔ یک لخت ہی اُسے احساس ہوا کہ یہ اداسی ایمانی نہیں شیطانی حربہ ہے۔ میدانِ جہاد کا ہر مورچہ اہم اور ہر محاذ گرم ہے...... یہ سفر واپسی کا نہیں بلکہ محاذ کی تبدیلی کا ہے

''یا اللہ! مجھے معاف کر دے'' دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی دعا کے ساتھ ہی ہم سفر رفیق کے لیے تشکرانہ جذبات امڈ آئے۔

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

11 دسمبر: صوبہ کاپیسا........... ضلع تگاب........... مجاہدین کا افغان فوجیوں پر گھات لگا کر حملہ........... 5 افغان فوجی ہلاک

افغانستان میں فدائیانِ اسلام کے استشہادی حملے

رحمت اللہ ہلمندی

نیٹو ممالک کی افواج' افغانستان میں جہاد اور شریعت کی آواز کو ہمیشہ کے لیے دبا دینے کے لیے حملہ آور ہوئیں۔لیکن گیارہ سال سے زائد عرصہ بیت گیا...... جہاد فی سبیل اللہ کے راہی اس پاکیزہ عمل کو پہلے سے زیادہ آب وتاب اور جذبہ و ہمت سرانجام دے رہے ہیں۔توکل علی اللہ میں ڈھلے یہ نفوس اپنی جسم وجان کی تمام صلاحیتوں راہِ خدا میں وار رہے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کی جہد وقربانیوں کی بدولت اُنہیں فوز وفلاح، کامیابیوں، رفعتوں اور سربلندیوں سے نواز رہا ہے......عساکرِ دجال اُن کی پے در پے ضربوں سے تباہی وبربادی کو پہنچ رہے ہیں۔افغانستان میں فدائیانِ اسلام صلیبی اتحادیوں اور اُن کے کٹھ پتلی غلام افغان حکومت اور فوج کے مقابلے میں اپنے تمام میسر وسائل کے ساتھ برسرِ پیکار ہیں۔اُن کا بھروسہ وسائل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ونصرت پر ہے......اور اسی نصرت کے بل بوتے پر وہ اپنے جسموں کو بارودی لباس پہنا پر دشمنانِ دین پر پل پڑتے ہیں......ان فدائی حملوں نے نیٹو افواج اور افغان نظام حکومت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔گزشتہ چند ہفتوں میں افغانستان میں شیر دل مجاہدین نے اللہ کے دشمنوں پر جو فدائی کارروائیاں سرانجام دیں، اُن کا مختصر احوال اس طرح ہے:

۲۱ نومبر کو کابل شہر میں سی آئی اے مرکز پر دو فدائی مجاہدین نے استشہادی حملہ کیا۔سی آئی اے کا یہ مرکز کابل شہر میں امریکی سفارت خانے کے قریب واقع ہے۔اس کارروائی میں ۸ مجاہدین نے حصہ لیا۔جن میں سے دو مجاہدین نے فدائی عملیات کیں جب کہ باقی مجاہدین کارروائی کے بعد بحفاظت واپس آنے میں کامیاب ہوئے۔ان حملوں میں ۱۵ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

۲۳ نومبر کو صوبہ میدان وردک کے صدر مقام میدان شہر میں فدائی مجاہد سہیل رحمہ اللہ نے نیٹو اور افغان فوج کے مشترکہ کے فوجی اڈے پر بارود بھری گاڑی سے فدائی حملہ کیا۔اس حملے کے نتیجے میں امریکی فوجی گیسٹ ہاؤس اور نیٹو مرکز مکمل طور پر منہدم ہو گئے۔اس کے علاوہ مرکز سے ملحق گورنر ہاؤس کا ایک حصہ بھی تباہ ہوا۔جب کہ درجنوں صلیبی اور افغان فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔طالبان ترجمان نے اس فدائی حملے کو پل چرخی میں قید مجاہدین محمد رمضان، محمد حیدر اور متوکل رحمھم اللہ کی پھانسی کا انتقام قرار دیا۔

۲۳ نومبر کو صوبہ ننگرہار کے ضلع مہمند درہ میں نیٹو افواج کے مرکز اور انٹیلی جنس سروسز ہیڈکوارٹر پر فدائی مجاہد خالد ننگرہاری رحمہ اللہ نے بارود بھری گاڑی سے فدائی عملیہ سرانجام دیا۔جس کے نتیجے میں صلیبی فوجیوں کی قیام اور طعام گاہیں اور بیرکیں مکمل طور پر تباہ ہوئیں۔جب کہ وہ وہاں تعینات غاصبوں کے اعلیٰ فوجی وانٹیلی جنس اہل کاروں سمیت درجنوں صلیبی فوجی ہلاک ہوئے۔

۲ دسمبر کو صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد میں واقع جلال آباد ایئربیس پر ۱۲ فدائین نے استشہادی حملہ کیا۔حملے کے آغاز میں ایک فدائی مجاہد نے ایئرپورٹ پر امریکی فوجیوں کے لیے قائم خصوصی گیٹ پر ایک مجاہد نے بارود بھری سرف گاڑی ٹکرا دی۔جس سے چیک پوسٹ اور امریکی فوجیوں کی قیام گاہیں اور جاسوسی کا مرکز مکمل طور پر تباہ ہوا۔اس کے بعد فدائین کا دوسرا گروپ' جو امریکی فوجی وردیوں میں ملبوس تھا......ایک بارود بھری فلائنگ کوچ کے ذریعے ایئرپورٹ میں داخل ہوا اور مجاہدین نے امریکی فوجیوں پر بھاری ہتھیاروں سے حملے شروع کیے۔مجاہدین اور صلیبی افواج کے درمیان اڑھائی گھنٹے پر شدید جھڑپیں ہوئیں۔جس کے نتیجے میں ۱۸ صلیبی فوجی ہلاک اور ۴۰ سے زائد زخمی ہوئے۔جب مجاہدین کے حملوں میں دشمن کے ۴ ہیلی کاپٹرز اور ۲ طیارے بھی تباہ ہوئے۔ان جھڑپوں کے دوران میں وقتاً فوقتاً ۶ مجاہدین نے فدائی عملیات سرانجام دیں۔جب کہ باقی ۵ مجاہدین کامیاب کارروائی کے بعد بحفاظت واپس آنے میں کامیاب ہوئے۔

۷ دسمبر کو کابل میں افغان انٹیلی جنس کے چیف اسد اللہ خالد پر مجاہد حافظ محمد رحمہ اللہ نے فدائی حملہ کیا۔یہ حملہ اس وقت کیا گیا جب ایک سرکاری گیسٹ ہاؤس میں انٹیلی جنس ایجنسی کے ذمہ داران کا اہم اجلاس جاری تھا۔اس حملے کے نتیجے میں اسد اللہ خالد شدید زخمی ہو گیا جسے پہلے بگرام ایئربیس لے جایا گیا اور بعد میں مصدقہ اطلاعات کے مطابق علاج کے غرض سے ہندوستان منتقل کر دیا گیا۔اس حملے میں متعدد افغان انٹیلی جنس اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔

۸ دسمبر کو صوبہ خوست کے صدر مقام خوست شہر میں امریکی فوجیوں کے پیدل دستے پر فدائی مجاہد احمد شاہ رحمہ اللہ نے استشہادی حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں 9 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۱۴ دسمبر: صوبہ قندھار کے ضلع قندھار شہر میں افغانستان کے دورے پر آئے امریکی وزیر دفاع لیون پنیٹا پر فدائی حملہ کیا گیا۔ایک فدائی مجاہد نے امریکی وزیر دفاع کے قافلے کو شہیدی حملے کا نشانہ بنایا تاہم وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔مذکورہ فدائی حملے میں 14 نیٹو اہل کار ہلاک اور 7 زخمی ہو گئے۔

۱۷ دسمبر کو کابل شہر میں فدائی مجاہد میں عتیق اللہ رحمہ اللہ نے 'کنٹریکٹ' نامی امریکی فوجی

11 دسمبر: صوبہ ہلمند............ضلع ناوہ............مجاہدین نے صلیبی فوج کا ایک طیارہ مار گرایا............طیارہ میں سوار تمام صلیبی فوجی ہلاک

کمپنی کے مرکز پر اڑھائی ہزار پونڈ دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑی ٹکرا دی۔ جس کے نتیجے میں کمپنی کا مرکز مکمل طور پر منہدم ہو کر رہ گئی۔ اس کامیاب شہیدی حملے کے نتیجے میں کمپنی میں تعینات ایک سو سے زائد امریکی اور افغان فوجی ہلاک جب کہ درجنوں زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والوں میں کمپنی ڈائریکٹر بھی شامل ہے۔

متذکرہ بالا فدائی عملیات کی کارروائیوں پر ایک نظر ڈالنے سے یہ حقیقت پوری طرح آشکارا ہوجاتی ہے کہ ایمان وایقان سے اپنے دلوں کو معمور کرنے اور اللہ وحدہ لاشریک کے کلمہ کی سربلندی کو اپنی زندگیوں کو مقصد بنا لینے والے مجاہدین کس طرح صلیبی کفار کا عرصہ حیات تنگ کیے ہوئے ہیں۔ یہ فدائی مجاہدین جہادی قافلوں کے حدی خوان بھی ہیں اور اللہ کے دین کے نگہبان بھی۔ اسی نگہبانی میں وہ دشمنان اسلام پر قہر بن کر ٹوٹ رہے ہیں......اُن ہی کی قربانیوں اور لازوال جدوجہد کی برکت سے نفاذِ اسلام کے پر بہار دن لوٹنے کو ہیں......ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

بقیہ: عالمی تحریک جہاد کے مختلف محاذ

تو اس سے وہ خطے میں جنگوں کو فروغ دے کر ہمسائے ملکوں کو جنگوں اور تباہی میں دھکیل کر اسی طرح تقسیم کرے گا جس طرح کچھ عرصہ قبل سوڈان کو تقسیم کیا گیا ہے''۔

شیخ ابو الولید المقدسی رحمہ اللہ کا پاکیزہ خون بیت المقدس میں خلافت راشدہ کے قیام کا باعث بنے گا

جماعۃ قاعدۃ الجہاد کے امیر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے اپنے ایک پیغام میں دنیا بھر کے مجاہدین بالخصوص بیت المقدس کے قرب وجوار میں موجود مجاہدین کو قائد عالم مجاہد شیخ ھشام السعیدنی ابو الولید المقدسی کی شہادت پر مبارک باد پیش کی اور شیخ ابو الولید المقدسی کے چاہنے والوں کو دعوت دی کہ وہ اپنے شہید عالم دین مجاہد رہنما کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مزید قربانی اور جانبازی کا مظاہرہ کریں۔ اسرائیل کے ڈرون حملے میں شہید ہونے والے جہادی کمانڈر عالم باعمل شیخ ابو الولید المقدسی کی شہادت سے متعلق 'السحاب' کی طرف سے جاری ہونے والے نئے ویڈیو پیغام میں شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے کہا:

''شہید ابو الولید وہ شخصیت ہیں جو ساری زندگی اللہ کی شریعت کی حکمرانی سے دست بردار نہیں ہوئے اور آخری دم تک اپنے قول وعمل سے اللہ کی شریعت کے نفاذ کی طرف بلاتے رہے۔ شہید ابو الولید نے ساری زندگی فلسطین کی مٹی کے ایک ذرے کو بھی ضائع نہیں کیا اور نہ ہی فلسطین کو ضائع کرنے اور گنوانے والی کسی قرارداد اور معاہدے کو تسلیم کیا۔ اسی طرح بین الاقوامی قوانین اور عالمی معاہدوں کا اقرار کبھی نہیں کیا جنھوں نے فلسطین کو غصب کر کے اسرائیل کے حوالے کر دیا۔

شیخ ابو الولید دنیا بھر میں موجود اپنے مسلمان بھائیوں اور مجاہدین کی مدد سے پیچھے نہیں ہٹے اور وہ بلاد اسلام پر ہونے والی صہیونی صلیبی یلغار کے سامنے سینہ تان کر کھڑے رہے۔ شہید ابو الولید المقدسی نے بیت المقدس کو فتح کرنے اور منہج نبوی علی صاحبھا السلام پر خلافت راشدہ کے قیام کے لیے اپنے لہو کا نذرانہ پیش کیا اور اپنے پاکیزہ خون سے اسلامی نظام کے نفاذ کی آب یاری کی۔ بیت المقدس کے جوار میں جہاد کرنے والے مجاہدین کلمہ توحید کی بنیاد پر آپس میں متحد ہوں اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے مانند صف بستہ ہو کر صہیونی دشمن کا مقابلہ کریں اور اسلام، عقیدہ توحید، بلاد اسلام اور مقدسات کا دفاع کریں۔

دنیا بھر میں اسلام کے لیے کام کرنے والوں اور مجاہدین کے مابین اتحاد قائم کرنے کے لیے ہم جماعۃ قاعدۃ الجہاد نے وثیقہ نصرت اسلام جاری کیا ہے، جس میں ہم نے تمام مسلمانوں کو کلمہ توحید کی بنیاد پر متحد ہونے کی طرف بلایا ہے''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: ہم سے بزم شہادت کو رونق ملی، جانے کتنی تمناؤں کو مار کر

''اللہ کریم نے مجھے بروقت بچا لیا، بھائی یہ خط مجھے اِدھر ہی نذرِ آتش کرنے ہیں، آپ گاڑی پر سوار ہونے سے پہلے ہی مجھے اس کا موقع دے دیجیے''۔

رفیقِ سفر کی مسکراہٹ گہری ہوگئی......وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ اداس راہی مربی کے نام شکایتوں بھرا خط لکھ بیٹھا ہے جس میں واپس بھیجنے پر شکوہ شکایت اور جلد از جلد بُلانے کے مطالبے شامل ہوں گے۔ اُس نے نو آموز کے ہاتھوں سے خط لے کر خود ہی نذرِ آتش کر دیا۔ راکھ کو مٹی میں پھیلاتے ہوئے اُس نے نو آموز کے دل میں عزم وہمت اور جوش وجذبے کی نئی چنگاری سلگا دی تھی......

''ہمارے بہت سے ساتھی اسی طرح جذبات میں خط وکتابت کے ذریعے کبھی کبھار خطِ اول پر موجود افراد کے لیے تھوڑی پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں۔ صد شکر ہے کہ یہ خط کسی کو پریشان کرنے سے پہلے ہی راکھ بن گیا۔ اللہ آپ کو اپنی راہ میں قبول فرمائے، آمین''۔

ایک پتے کی بات اُسے سمجھ آ گئی تھی! (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

12 دسمبر: صوبہ غزنی.........ضلع گیلان.........بارودی سرنگ دھماکہ.........صلیبی فوج کا ٹینک تباہ.........3 صلیبی فوجی ہلاک.........ایک زخمی

پیرس کانفرنس اور مستقبل کا افغانستان

خباب اسماعیل

افغانستان میں مجاہدین نے امریکہ اور صلیبی اتحادیوں کا تمام تر تکبر، غرور اور رعونت خاک میں ملا دیا ہے۔ ۲۰۰۱ء میں کفر کے یہ تمام سردار افغانستان کو طالبان کی ''وحشت'' سے نجات دلانے کے لیے اپنے لاؤلشکر اس سرزمین پر چڑھا لائے تھے۔ گیارہ سال بعد حالت یہ ہوگئی کہ طالبان کی پیہم ضربیں کھاتے کھاتے ہوش وحواس دونوں نے کام کرنا چھوڑ دیا اور امریکی نائب صدر کو یہاں تک کہنا پڑا کہ '' طالبان کبھی بھی ہمارے دشمن نہیں تھے''۔ آج اگر 'مذاکرات، مذاکرات' کی تکرار سنائی دیتی ہے تو اُس کے پیچھے یہی حقیقت کارفرما ہے کہ صلیبی اتحاد مجاہدین سے مار کھا کھا کر ادھ موا ہو چکا ہے، اُس کا زور ٹوٹ چکا ہے اور وہ کسی بھی طرح '' باعزت'' واپسی کا متمنی ہے۔

لیکن امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کے لیے یہ '' باعزت'' واپسی بھی ویسا ہی خواب ہے جیسا '' افغانستان کو طالبان سے نجات دلانے'' کا سپنا تھا...... یہ دعویٰ اگر طالبان کریں تو '' آزاد میڈیا'' اُن کا تمسخر بھی اڑاتا ہے اور اُنہیں '' حقائق سے نابلد'' بھی قرار دیتا ہے......لیکن طالبان کی فتح، صلیبی اتحاد کی بے نیل ومرام واپسی اور شکست ایسی بدیہی حقیقت کا روپ دھار چکی ہے جس کا اظہار کفر کے اپنے تجزیہ نگار اور پالیسی ساز کر رہے ہیں۔ 'نہرو سینٹر لندن' میں افغانستان پر منعقدہ ایک سیمنار میں سابق بھارتی سیکرٹری خارجہ کرشن سری نواسن نے کہا:

> '' امریکی اور اتحادی ممالک کا افغانستان میں مشن ناکامی کا شکار ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ امریکی اور اتحادی انخلاف کے فوری بعد طالبان جنگ جو جابل سرکار کو گرا کر اقتدار پر قابض ہوجائیں گے۔ اس وقت افغانستان سے امریکی اور اتحادی انخلا کابل کو ۲۰۰۱ء کی پوزیشن پر لاکھڑا کرنے کے مترادف ہے۔ ایک طرف افغان فوج اور پولیس اپنے قدموں پر کھڑی نہیں ہوئی ہیں تو دوسری جانب طالبان میں کمزور ہونے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے''۔

ایری زونا یونی ورسٹی کے گلوبل سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین فلپ جونز نے وائس آف امریکہ سے بات چیت میں کہا:

> '' افغانستان سے اتحادی اور امریکی افواج کے انخلا کے اعلان کے بعد طالبان کے حوصلے بلند ہوئے ہیں اور افغان فوج اور پولیس میں طالبان مزاحمت کاروں کے سرائیت کرجانے کے بعد اس ملک کے مستقبل کی صورت حال کی کوئی ضمانت نہیں''۔

امریکی تھنک ٹینک 'امریکن انٹرپرائز انسٹیٹیوٹ' کے تجزیہ نگار گیری شمٹ نے کہا '' افغانستان میں اتحادی مشن ناکام ہے اور ابھی تک کوئی روڈ میپ تیار نہیں کیا جاسکا ہے کہ جس کی بنیاد پر کہا جاسکے کہ انخلا کے بعد افغانستان میں کن امور پر امن قائم کیا جاسکے گا؟ کمزور افغان حکومت پر اتحادی انخلا کے فوری بعد ہی طالبان قابض ہو جائیں گے''۔

معروف مغربی صحافی وکٹر میلٹ نے اپنے ایک تجزیے میں لکھا:

'' انخلا کی تاریخ کے اعلان اور اس پر امریکی صدر اوباما کی جانب سے کیے جانے والے اصرار کے بعد طالبان جنگ جوؤں کے حوصلے دوچند ہیں اور انہوں نے اتحادی افواج کو ناکوں چنے چبوانے کے لیے اپنی آستینیں چڑھالی ہیں کیونکہ انہیں اس بات کا سوفی صد یقین ہے کہ انخلا کی تاریخ کے اعلان کے بعد صرف امریکی افواج ہی ایسی ہیں جو افغانستان میں عسکری کارروائیوں میں حصہ لیں گی۔

جب کہ فرانس، برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا، پولینڈ، کوریا، رومانیہ، جرمنی، جاپان اور دیگر نیٹو اتحادی ممالک کی بیش تر افواج نے تو ایک سال سے اپنے فوجی آپریشنز کو روکا ہوا ہے اور امریکہ کے علاوہ تمام ممالک کی افواج اس موقع کی تلاش میں ہیں کہ کسی نا کسی طرح اپنے ممالک کی افواج کو افغانستان کی دلدل سے باہر کیا جائے کیونکہ ان ممالک کی انٹیلی جنس، عسکری اور سیاسی قیادت نے یہ نکتہ مان لیا ہے کہ انخلا کی حکمت عملی کو مربوط اور بامعنی بنائے بغیر اگر افغانستان سے انخلا کی حکمت عملی پر عمل کیا گیا تو اس سے طالبان ان کا ملک سے باہر جانا ناممکن بنادیں گے اور افغانستان ایک بار پھر روسی افواج کی طرح اتحادی اور امریکی افواج کا قبرستان بن جائے گا''۔

۱۸ دسمبر کو فرانس کے شہر پیرس میں 'اسٹریٹیجک ریسرچ فاؤنڈیشن' نامی تھنک ٹینک کے زیراہتمام افغان حکومت اور طالبان کے مابین '' مذاکرات'' کا اہتمام کیا گیا۔ حالانکہ اسے زیادہ سے زیادہ ایک بیٹھک کا نام دیا جاسکتا ہے......

(بقیہ صفحہ ۵۹ پر)

12 دسمبر: صوبہ پروان..........ضلع شینوار..........مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ..........اس حملے میں ایک رینجر گاڑی تباہ..........5 افغان فوجی ہلاک

کفار کے ایجنٹ 'اربکیوں' کے جرائم

سید معاویہ حسین بخاری

گزشتہ دو برس کے دوران میں افغانستان میں اتحادی افواج کی سیاہ تاریخ میں ظلم کا ایک اور باب اربکیوں (قومی لشکروں) کی صورت میں رقم ہوا۔ اربکی افغانستان کے ان لوگوں پر مشتمل ہیں جو نشے، لوٹ مار، چوری، ڈاکہ اور بدکرداری میں شہرت رکھتے تھے۔صلیبیوں نے ان کو مجاہدین کے خلاف مسلح کیا تاکہ یہ مجاہدین کے ساتھ لڑیں...... ان اربکیوں کے ظلم کا نشانہ ملت افغان بن رہی ہے۔ان کے مظالم انسانیت کی تمام حدوں کو پھلانگ چکے ہیں اور ایسے ایسے مظالم ڈھا رہے ہیں کہ سن کر ہی انسان کانپ جاتا ہے۔گزشتہ عرصے میں اربکیوں کے مظالم کا کچھ تذکرہ درج ذیل ہے۔

قندھار کے ضلع ژڑئی کے کڈل کے علاقے میں مجاہدین اور اربکیوں کے درمیان مقابلہ ہوا جس میں ۶ اربکی ہلاک ہوئے اور ایک مجاہد شہید ہوگیا۔شہید کا جسم اسی علاقے میں رہ گیا تو اربکیوں نے اسے گاڑی کے ساتھ باندھ کر تین کلومیٹر تک گھسیٹا اور پھر سیاہ چوئی کے علاقے میں تین دن تک لٹکائے رکھا اور پھر آگ لگا دی جس سے شہید کا سارا جسم جل گیا اور صرف ہڈیاں رہ گئیں۔اس سے بھی ظالمانہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب اسی علاقے میں اربکیوں نے ایک غیر مسلح مجاہد کو گرفتار کیا اور زندہ حالت میں اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور گردن موڑ کر نہایت اذیت ناک طریقے سے شہید کر دیا۔کچھ دن کے بعد اس مجاہد کی نعش ایک باغ میں بوری بند ملی جس سے آنکھیں نکلی ہوئی تھیں اور تمام اعضاء کٹے ہوئے تھے۔اربکیوں کا ہر ظلم پہلے سے زیادہ وحشت ناک ہے۔اسی ضلع کے گاؤں نادہ سے اربکیوں نے دو حفاظ قرآن کو مجاہدین کے الزام میں گرفتار کیا اور دونوں کو رینجرز گاڑیوں کے ساتھ باندھ دیا اور گاڑیوں کو مخالف سمت میں چلا دیا جس سے ان کے جسم دو ٹکڑے ہوگئے۔صوبہ میوند کے اسودہ کاریز کے علاقے میں اربکیوں نے کچھ بے گناہ لوگوں کو گھروں سے نکالا اور الزام لگایا کہ تم لوگ مجاہدین کی مدد کرتے ہو پھر انہیں گاڑیوں سے روند کر شہید کر دیا۔اربکیوں نے قیدیوں کے لیے ٹارچر سیل بنائے ہوئے ہیں جہاں قیدیوں کو مختلف طریقوں سے اذیت دی جاتی ہے۔اذیت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے لوہے کا ایک بڑا ٹکڑا چولہے پر خوب گرم کرتے ہیں اور اس پر مجاہد کو بٹھا دیتے ہیں تاکہ وہ سب کچھ بتا دے، اس طریقے سے کئی مجاہدین شہید ہو چکے ہیں۔ضلع ارغنداب میں تابین کے علاقے میں بم باری سے دو مجاہدین زخمی ہوگئے تو اربکی کمانڈر نے ان کو گاڑی سے باندھ کر گاڑی چلا دی اور ساتھ ساتھ ان پر فائرنگ بھی کرتا رہا جس سے دونوں مجاہد شہید ہوگئے۔اسی ضلع کے ناگہان گاؤں میں ایک اربکی کمانڈر محمد نبی نے ایک بم ڈھونڈا اور مجاہدین کے شبے میں ایک شخص کو اس پر کھڑا کر کے بم کو دھماکے سے اڑا دیا۔امسال صوبہ لوگر کے پل عالم شہر کے علاقے دہ آباد میں ایک راہ گیر یتیم نوجوان جو اپنی ماں کا اکلوتا بیٹا تھا، مجاہدین اور اربکیوں کے درمیان جنگ میں زخمی ہوگیا اسے ہسپتال لے جایا گیا تو اربکی بھی وہاں پہنچ گئے اور ڈاکٹروں کو علاج سے منع کر دیا۔نوجوان کی والدہ ان سے فریاد کرتی رہی کہ خدا کے لیے ڈاکٹروں کو علاج کرنے دو میرا بیٹا راستے میں جا رہا تھا تو زخمی ہوا ہے مگر اربکیوں نے کہا ہم خدا کو نہیں جانتے، (العیاذ باللہ) ،تمہارا بیٹا طالب ہے۔چنانچہ ڈاکٹروں کو علاج نہیں کرنے دیا اور وہ شہید ہوگیا۔صوبہ قندوز کے گورتپہ کے علاقے عرب گاؤں میں اربکیوں نے قبائلی عمائد حاجی نور محمد کے گھر پر دن دیہاڑے دھاوا بول دیا ان کے ایک بیٹے کو شہید کر دیا، ان کو اور ان کے ایک بیٹے کو زخمی کر دیا اور گھر کا سامان لوٹ لیا۔صوبہ ہرات کے ضلع شینڈنڈ کے زیرکوہ کے علاقے میں چار غیر مسلح مجاہدین کا اربکیوں کی چوکی سے سامنا ہوگیا تو اربکیوں نے انہیں گرفتار کر لیا اور دس دن بعد ان کی لاشیں جنگل میں چرواہوں کو اس حال میں ملیں کہ ان کے جسموں سے گوشت نوچا گیا تھا اور تمام جسم ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا تھا۔

اسی سال ۱۸ نومبر کو ضلع شلگر کے اربکیوں کا گروہ امریکیوں کے ساتھ ضلع گیرو کے شیلہ گاؤں میں فجر کے وقت داخل ہوا۔اس وقت امام مسجد اور مدرس ذبیح اللہ زہیر گھر سے نماز کی امامت کے لیے مسجد آ رہے تھے۔اربکیوں نے نماز کے دوران امام صاحب پر حملہ کر دیا اور نمازیوں پر بھی تشدد کیا اور امام صاحب کو ساتھ لے گئے۔کچھ دن بعد امام صاحب کی لاش ضلع شلگر کے گاؤں ابراہیم سے اس حال میں ملی کہ تمام ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں اور جسم پر بدترین تشدد کے نشان تھے، چہرے اور آنکھوں پر فائرنگ کی گئی تھی۔

یہ اربکیوں کے مظالم کی صرف چند مثالیں ہیں۔اربکیوں کے ظلم و بربریت کا ایک طویل سلسلہ ہے اور بے بس عوام ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے ہیں۔اربکیوں کے مظالم سے نہ تو عورتیں بچے محفوظ ہیں نہ ہی سفید ریش بزرگ۔ان مظالم کے ساتھ اربکی، نوجوانوں میں نشہ پھیلا رہے ہیں اور جرائم کی فضا کو فروغ دے رہے ہیں۔

مجاہدین 'اربکیوں کو ان بہیمانہ جرائم کی قرار واقعی سزائیں دے رہے ہیں...... اربکی مجاہدین کے مستقل اہداف میں شامل ہیں...... جہاں اور جس وقت مجاہدین کو موقع ملتا ہے وہ اُنہیں نشانہ بنانے اور عبرت کا نشان بنانے میں ذرا دیر نہیں کرتے...... باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت اُن پر حملے کرنا اور اُن کے ذمہ داران اور اہل کاروں کو چُن چُن کر

13 دسمبر: صوبہ ہلمند...........ضلع نوزاد...........بارودی سرنگ دھماکے...........2 صلیبی ٹینک تباہ...........4 صلیبی فوجی ہلاک...........4 زخمی

ہلاک کرنا مجاہدین کی کارروائیوں اہم ہدف ہے۔ایسی ہی چند کارروائیوں کی اجمالی تذکرہ اس طرح ہے:

۲۱نومبر کو فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں سفاک جنگ جو کمانڈر نور محمد جہانی کو دھماکہ خیز مواد کی کارروائی میں ہلاک کر دیا۔۲۱نومبر کو بغلان کے ضلع پل خمری میں مقامی جنگ جوؤں کے بیس کمانڈر شاہ محمد کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم سے نشانہ بنا کر تباہ کر دیا گیا،جس کے نتیجے میں شاہ محمد ۸ جنگ جوؤں سمیت ہلاک ہو گیا۔۲۱نومبر کو اورزگان کے صدر مقام ترین کوٹ میں مقامی جنگ جو کمانڈر غلام حیدر بہشتی کو بم دھماکہ میں ہلاک کر دیا گیا۔یاد رہے مذکورہ کمانڈر کے زیر کمان چار چوکیاں تھیں۔۲۲نومبر کو پروان کے ضلع سیاہ گرد میں مجاہدین کے حملے میں ۳جنگ جو ہلاک ہوئے۔۲۶نومبر کو قندوز کے ضلع خان آباد میں جنگ جو کمانڈر احمد خان کو محافظ سمیت فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔یکم دسمبر کو زابل کے ضلع نو بہار میں بارودی سرنگ دھماکے میں دو جنگ جو جمال الدین اور طور جان ہلاک ہوئے۔۲دسمبر کو دائی کنڈی کے ضلع اجرستان میں مجاہدین کے حملے میں ۳جنگ جو ہلاک اور ۲شدید زخمی ہوئے۔۵دسمبر کو قندھار کے ضلع ژڑئی میں مجاہدین سے جھڑپ میں ۶ جنگ جو مارے گئے۔۵دسمبر کو زابل کے ضلع ارغنداب میں بارودی سرنگ دھماکہ میں قومی لشکر کے ۳جنگ جو ہلاک ہوئے۔۵دسمبر بادغیس کے ضلع تگاب عالم میں مجاہدین سے جھڑپوں کے نتیجے میں ۲جنگ جو ہلاک اور ۳شدید زخمی ہوئے۔۷دسمبر کو قندھار کے ضلع میوند میں بارودی سرنگ دھماکہ میں تباہ ہو گئی،جس سے ۳جنگ جو ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔۸دسمبر کو ہلمند کے ضلع مرجا میں مجاہدین نے گھات لگا کر جنگ جوؤں کی پیدل پارٹی پر حملہ کیا۔اس حملے میں ایک ۳جنگ جو ہلاک اور ۲زخمی ہوئے۔۹دسمبر کو ہلمند کے ضلع مرجا میں مجاہدین نے کمین کی صورت میں جنگ جوؤں کے قافلے پر حملہ کیا۔اس حملے میں ۴جنگ جو مارے گئے۔ ۱۱دسمبر کو ہلمند کے ضلع مرجا میں مجاہدین نے مقامی جنگ جوؤں کی چوکی پر حملہ کر کے اُس پر قبضہ کر لیا۔اس دوران لڑائی کے نتیجے میں ۳جنگ جو ہلاک ہوئے جب کہ ایک رینجر گاڑی اور ایک موٹر سائیکل بھی تباہ ہوئی۔۱۲دسمبر کو پروان کے ضلع سیاہ گرد میں بارودی سرنگ دھماکہ میں مقامی جنگ جوؤں کا ٹریز ماجتی ۳جنگ جوؤں سمیت ہلاک ہو گیا جب کہ ۲ جنگ جو زخمی بھی ہوئے۔۱۲دسمبر کو قندھار کے ضلع غورک معروف جنگ جو کمانڈر احمد اللہ بارودی سرنگ دھماکہ میں مارا گیا۔۱۳دسمبر کو ہلمند کے ضلع موسیٰ قلعہ میں مجاہدین کی کارروائی میں ۲مقامی جنگ جوؤں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: پیرس کانفرنس اور مستقبل کا افغانستان

طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے بھی یہی کہا''ہم پیرس میں اس لیے گئے ہیں کہ دنیا ہمارا موقف سنے کہ ہم کیا کہتے ہیں لیکن کسی بھی مرحلے پر ہماری اس شرکت کو امن بات چیت یا مذاکرات میں شرکت کا رنگ نہ دیا جائے''۔امارت اسلامیہ افغانستان نے اس موقع پر اپنی شرکت کی تصدیق کرتے ہوئے کہا:

''فرانس کے شہر پیرس میں ماہ رواں کی ۱۸تاریخ کو افغانستان کے حالات کے بارے میں ایک علمی اور تحقیقاتی کانفرنس کا انعقاد ہوگا،اس کانفرنس میں امارت اسلامیہ کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی......اس بارے میں امارت اسلامیہ نے سیاسی امور کے ماہر دو نمائندوں کو بھیجنے کا فیصلہ کیا تاکہ اس تحقیقاتی کانفرنس......جس میں افغانستان کے حالات کا جائزہ لیا جائے گا......میں امارت اسلامیہ بھی حالات سے متعلق اپنا مؤقف براہ راست شرکا اور دنیائے عالم تک پہنچا سکے۔ وہاں ہمارے نمائندے صرف اپنے خیالات کا اظہار کریں گے......چونکہ یہ محض ایک تحقیقاتی اور علمی کانفرنس ہے لہٰذا وہاں کسی بھی قسم کا سیاسی فیصلہ ہوگا اور نہ ہی صلیبیوں اور کابل انتظامیہ سے کسی قسم کے مذاکرات ہوں گے۔اس متعلق جو پروپیگنڈا ذرائع ابلاغ کے ذریعے کیا جا رہا ہے اور یہ تاثر عام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ گویا امارت اسلامیہ کی اس کانفرنس میں شرکت' امن بات چیت یا مذاکرات پر راضی ہونے کے مترادف ہے......ہم واضح کرتے ہیں کہ یہ سب بے بنیاد افواہیں۔اسی نوعیت کا بے بنیاد اور لایعنی پروپیگنڈہ اس سے قبل بھی زور و شور سے کیا جاتا رہا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب حقائق سامنے آتے ہیں تو اصل حقیقت چھپی نہیں رہتی اور کاذب اور جھوٹے رسوا ہوتے ہیں۔امارت اسلامیہ بات چیت اور مذاکرات سے متعلق سابقہ واضح شرائط اور مؤقف پر قائم ہے اور اپنے موقف میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں لائی ہے''۔

طالبان کی طرف سے اس کانفرنس میں محترم شہاب الدین دلاور اور ڈاکٹر نعیم وردگ نے شرکت کی۔اس کانفرنس کے دوران میں بھی طالبان نمائندوں نے دوٹوک انداز میں افغان کٹھ پتلی حکومت کے اہل کاروں سے کہا کہ'' وہ قابض افواج کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ کریں ورنہ طالبان برسراقتدار آنے کے بعد ایسے کسی معاہدے کو تسلیم نہیں کریں گے، بلکہ جب تک ایک بھی قابض فوجی افغان سرزمین پر رہے گا جنگ جاری رہے گی''۔ کانفرنس کے بعد طالبان ذمہ داران کا واضح الفاظ میں کہنا تھا کہ'' طالبان کسی سے مذاکرات نہیں کر رہے، کرزئی حکومت کی کوئی حیثیت ہی نہیں کہ اس سے مذاکرات کیے جائیں، نا ہی وہ آزادی سے کوئی فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔پیرس کانفرنس کو مذاکرات نہ سمجھا جائے''۔

☆☆☆☆☆

14دسمبر:صوبہ کنڑ.........ضلع اسمار.........مجاہدین کا افغان فوج کی چیک پوسٹ پر حملہ.........چیک پوسٹ مکمل تباہ.........14افغان اہل کار ہلاک.........5شدید زخمی

افغانستان میں صلیبی شکست واضح ہو رہی ہے

سید عمیر سلیمان

امریکہ کا ۲۰۱۴ء کے بعد بھی فوج رکھنے کا فیصلہ:

ایک امریکی اخبار نے واشنگٹن کے حوالے سے رپورٹ شائع کی ہے جس کے مطابق امریکہ ۲۰۱۴ء کے بعد بھی ۱۰ ہزار فوجی افغانستان میں رکھے گا۔ رپورٹ کے مطابق امریکی فوج کے سربراہ جان ایلن نے واشنگٹن کو تجاویز میں لکھا کہ افغانستان میں ۲۰۱۴ء کے بعد بھی کچھ فوج رکھنا لازمی ہے۔ جس کے بعد امریکی حکام ۲۰۱۴ء کے بعد بھی ۱۰ ہزار فوجی افغانستان میں رکھنے کے بارے میں سنجیدگی سے سوچ رہے ہیں۔ ان فوجیوں میں زیادہ تعداد سپیشل سروسز اور ٹرینرز کی ہوگی۔

امریکی حکام کا اس بارے میں کہنا تھا کہ ابھی یہ فیصلہ حتمی نہیں اور نہ ہی ہمارا افغانستان میں مستقل قیام کا ارادہ ہے۔ ان فوجیوں کا وہاں رہنے کا مقصد افغان فوج کی مدد کرنا ہوگا کیونکہ افغان فوج ابھی تک ملک سنبھالنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

افغانستان میں اس وقت ۶۷ ہزار امریکی، ۳۷ ہزار اتحادی جب کہ ۳لاکھ ۳۷ ہزار افغان فوجی موجود ہیں اور اس کے باوجود ملک کے بیش تر علاقوں پر مجاہدین کا قبضہ ہے۔ امریکی اور اتحادی افواج کے انخلا کے بعد کی صورت حال شاید صلیبیوں کو ابھی سے نظر آنا شروع ہوگئی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی سوچ کے مطابق انتظامات کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جہاں ڈیڑھ لاکھ صلیبی فوج کچھ نہ کرسکی وہاں ۱۰ ہزار کیا کریں گے۔

ایک اور صوبہ مجاهدین کے قبضہ میں:

''لوگر میں طالبان کی موجودگی کا پتہ افغان اور اتحادی فوج پر ہونے والے مسلسل حملوں کے علاوہ وہاں موجود تباہ شدہ پولیس چوکیوں سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ لیکن لوگر میں طالبان کی طاقت کا صحیح اندازہ وہاں کے مقامی لوگوں کے بیانات سے ہوا''۔ امریکی خبر رساں ادارے گلوبل پوسٹ نے حال ہی میں لوگر کے صدر مقام پل عالم کے چند مقامی افراد سے طالبان کی موجودگی کے بارے میں سوالات کیے۔ ان میں سے چند جوابات یہاں نمونے کے طور پر پیش کیے جا رہے ہیں۔

یہ جنگ جہاد ہے اور سب یہ جانتے ہیں اور اس کے ساتھ ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ صلیبی ہمارے دشمن ہیں۔

آپ کے خیال میں اگر طالبان کو عوامی حمایت حاصل نہیں ہے تو وہ کیسے اتنی بڑی طاقت بن گئے؟

سکولوں کے اساتذہ کے موبائل بھی جب بجتے ہیں تو ان پر طالبان کے ترانے لگے ہوتے ہیں۔

طالبان ہر طرف ہیں یہاں تک کہ پل عالم میں بھی۔

شام ۴ بجے کے بعد افغان اور صلیبی فوجی اپنے مراکز میں چلے جاتے ہیں اور اس کے بعد چاہے جو بھی ہو جائے وہ مرکز سے نکلنے کی جرات نہیں کرتے۔

ایک مقامی تاجک (جس سے اخبار والوں کو تاجک ہونے کی وجہ سے طالبان کے خلاف بیان کی امید تھی) نے کہا کہ امریکی اور اتحادی یہاں معصوم لوگوں کو شہید کرتے ہیں۔ میں مکمل طور پر طالبان کے ساتھ ہوں۔

فرانسیسی اور آسٹریلوی فوج نے افغانستان میں فوجی مشن ختم کر دیا:

فرانس اور آسٹریلیا نے افغانستان سے اپنا فوجی مشن ختم کرنے کے ساتھ ساتھ انخلا کی تیاریاں بھی مکمل کر لیں۔ فرانسیسی فوج کا اتحادی فوج میں تعداد کے اعتبار سے پانچواں نمبر تھا، فرانسیسی فوج صوبہ کاپیسا میں تعینات تھی۔ فرانسیسی فوج کے آخری ۴۰۰ فوجی صوبہ کاپیسا کے نجراب نامی اڈے سے وطن کے لیے روانہ ہوئے۔

آسٹریلوی فوج صوبہ ارزگان میں تعینات تھی۔ ابتدائی طور پر آسٹریلوی فوجی طالبان کے زیر اثر علاقے چورہ سے نکل کر صوبائی صدر مقام ترین کوٹ منتقل ہوگئے جہاں سے وہ وطن روانہ ہو جائیں گے۔ منتقلی کے لیے ہیلی کاپٹر استعمال کیے گئے اور زمینی راستہ طالبان کے حملوں کے خوف سے اختیار نہیں کیا گیا۔

صوبوں کا کنٹرول افغان حکومت کے حوالے کرنے کے تیسرے مرحلے کا آغاز:

امریکہ نے افغان صوبوں کا کنٹرول افغان حکومت کے حوالے کرنے کے تیسرے مرحلے کا آغاز کر دیا۔ تیسرے مرحلے میں خوست، ننگرہار، لغمان، کنڑ، کاپیسا، پروان، پنج شیر اور زابل کے کچھ اڈے افغان فوج کے حوالے کیے گئے۔ اس سے پہلے بھی چند صوبے پہلے دو مراحل میں افغان حکومت کے حوالے کیے جا چکے ہیں۔ تیسرا مرحلہ مکمل ہونے کے بعد چوتھا آخری مرحلہ ہوگا اور وہ ۲۰۱۴ء کے اواخر میں پورا ہوگا۔

(بقیہ صفحہ ۶۵ پر)

14 دسمبر: صوبہ قندھار.........ضلع پنجوائی.........بارودی سرنگ دھماکہ.........صلیبی فوج کا ٹینک تباہ.........5 صلیبی فوجی ہلاک

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 نومبر

☆ صوبہ کنڑ میں اتحادی فوج کے مرکز پر مجاہدین نے حملہ کیا اس حملے میں نیٹو کے 3 اور افغانی فوج کے 8 اہل کار ہلاک ہوئے۔ جب کہ کئی ٹینک اور گاڑیاں بھی آگ کی لپیٹ میں آکر تباہ ہوئیں۔

☆ صوبہ بدخشاں کے علاقے وردوج میں مجاہدین نے افغان فوج کی چوکی پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔اس حملے میں 9 فوجی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔

17 نومبر

☆ صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام میں مجاہدین نے افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں 3 فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ دوبدو لڑائی میں کم از کم 8 افغان فوجی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع نہر سراج میں مجاہدین نے ایک نیٹو ٹینک کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا،جس سے ٹینک مکمل تباہ اور اس میں سوار 2 صلیبی ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔

18 نومبر

☆ صوبہ غزنی کے ضلع گیرو میں مجاہدین نے غیر ملکی فوج کے ایک ٹینک کو نشانہ بنایا حملے میں ٹینک مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور 4 صلیبی فوجی ہلاک اور چار شدید زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام کے قریب افغان فوج کی مجاہدین کے خلاف کارروائی پسپائی کی صورت میں ختم ہوئی۔مجاہدین کے ساتھ اس جھڑپ میں دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا اس میں کئی افغان فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

19 نومبر

☆ صوبہ قندھار میں اتحادی فوج کے قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 4 ٹینک تباہ اور کئی صلیبی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆ صوبہ ہلمند میں ضلع گریشک بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ایک امریکی فوجی ٹینک تباہ ہوگیا۔اس میں سوار 5 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆ صوبہ فاریاب کے ضلع چہل گزی میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان پورا دن لڑائی ہوتی رہی۔ وقفہ وقفہ سے ہونے والی اس لڑائی میں مجاہدین نے دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا۔راکٹ حملوں میں دشمن کا ایک پک اپ ٹرک مکمل تباہ ہوگیا۔اس لڑائی میں ایک کمانڈر سمیت 6 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

20 نومبر

☆ صوبہ ہلمند کے نئے گورنر نعیم بلوچ کے قافلے پر ضلع سنگین میں حملہ کیا گیا۔گورنر بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا مگر اس کے حفاظتی سکواڈ کے 6 اہل کار مجاہدین کا نشانہ بنے۔ان میں 3 ہلاک جب کہ 3 شدید زخمی ہوئے۔

21 نومبر

☆ کابل میں امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے کے مرکز پر مجاہدین نے فدائی حملہ کیا۔اس کارروائی میں 8 فدائی مجاہدین نے حصہ لیا جن میں سے 2 نے کارروائی کے دوران میں امریکیوں پر فدائی حملے کیے جب کہ باقی مجاہدین بحفاظت واپس آنے میں کامیاب ہوئے۔اس کارروائی میں 15 امریکیوں اور ان کے حواریوں کو قتل کیا گیا۔یہ جھڑپ 15 سے 20 منٹ جاری رہی۔

☆ صوبہ غزنی کے ضلع گیرو میں مجاہدین نے اتحادی اور افغان فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا۔اس حملے میں ۱۰ صلیبی فوجی ہلاک اور 4 ٹینک تباہ ہوئے

☆ صوبہ بادغیس کے ضلع غور ماچ میں مجاہدین اور اتحادی فوج کے درمیان کئی دنوں تک جھڑپیں ہوئیں۔ان جھڑپوں میں 9 صلیبی فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہوئے۔

22 نومبر

☆ صوبہ دائی کنڈی کے ضلع گیزاب میں مجاہدین اور افغان اور اتحادی فوج کے درمیان آٹھ دن طویل لڑائی اس لڑائی میں 7 کرائے کے قاتل ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے علاقے مرجا میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کے غرض سے آنے والے افغان فوجیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا۔جس میں 11 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ ہلمند ضلع مرجا میں مجاہدین کے حملوں میں ہلاک اور زخمی ہونے والے افغان فوجیوں کو واپس لے جانے کے لیے آنے والے مرتد افغان اہل کاروں کی گاڑی بارودی

سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی۔ جس کے نتیجے میں 5 فوجی اہل کار ہلاک ہوئے۔

23 نومبر

☆صوبہ میدان وردک کے صدر مقام میدان شہر میں افغان فوجی کیمپ پر فدائی حملہ کیا گیا۔فدائی مجاہد نے بارود سے بھرا ٹرک اس مرکز کی عمارت سے ٹکرا دیا جس سے مرکز کا ایک حصہ مکمل تباہ ہوگیا۔70 پولیس اہل کار اور فوجی زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ننگرہار میں نیٹو کے انٹیلی جنس مرکز پر مجاہدین نے فدائی حملہ کیا۔فدائی مجاہد نے بارودی گاڑی صلیبی مرکز سے ٹکرادی جس سے کئی درجن صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

24 نومبر

☆ صوبہ کنڑ کے ضلع غازی آباد میں مجاہدین نے ضلعی مرکز اور فوجیوں کی بیس پر حملہ کیا جس میں 12 افغان اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

25 نومبر

☆صوبہ بغلان میں مجاہدین نے مرکزی بغلان ضلع میں نیٹو سپلائی قافلے کو نشانہ بنایا۔حملے کے بعد سیکورٹی دستوں اور مجاہدین کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔جس میں 4 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔اس حملے میں 4 سپلائی گاڑیوں کو بھی تباہ کر دیا گیا۔

27 نومبر

☆صوبہ میدان وردک میں ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو افواج کے ٹینکوں کو بارودی سرنگوں اور بم دھماکوں سے نشانہ بنایا۔ان حملوں میں 8 فوجی جہنم رسید ہوگئے جب کہ کئی زخمی ہیں۔ان حملوں میں مجموعی طور پر 3 ٹینک تباہ ہوئے۔

28 نومبر

☆صوبہ فاریاب کے ضلع المار، قیاسر اور چہل گزی میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کے غرض سے آنے والی افغان اور اتحادی فوج پر مجاہدین نے جوابی حملے کیے۔ان حملوں میں 35 افغان اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں مرتد فوج کے دو کمانڈر بھی شامل ہیں جب کہ 3 ٹینک اور 2 فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

☆صوبہ لغمان کے صدر مقام اور اس کے گرد و نواح میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپیں میں اینٹی ٹیررزم آفیسر سمیت 6 فوجی ہلاک اور 7 زخمی ہوئے ہیں۔

29 اکتوبر

☆ صوبہ ہرات کے ضلع شین ڈنڈ میں مجاہدین نے کمین لگا کر نیٹو فورسز پر حملہ کیا جس میں ایک ٹینک کو راکٹ حملے کا نشانہ بنایا گیا۔راکٹ لگنے سے ٹینک بالکل تباہ ہوگیا اور اس میں سوار صلیبی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع خاک ریز میں امریکی اور نیٹو فوج نے اپنا بڑا مرکز اور 10 چیک پوسٹیں خالی کر دیں۔مجاہدین نے اس فوجی مرکز سے لوٹنے والے امریکی اور نیٹو فوجی قافلوں پر راکٹ اور بارودی سرنگوں سے حملے کر کے 4 ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔جن میں سوار متعدد فوجی ہلاک ہوگئے۔

30 نومبر

☆صوبہ ہرات میں گزارا کے علاقے میں مجاہدین اور اتحادی فوج کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی۔جس میں 5 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی سپلائی قافلہ مجاہدین کے حملے کا نشانہ بنا۔مجاہدین نے 6 سکیورٹی اہل کاروں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا اور ایک ٹرک کو مکمل تباہ کر دیا۔

یکم دسمبر

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع سروبی میں امریکی فوجیوں کے لیے سامان اور ہتھیار لے کر جانے والا کارگو طیارہ گر کر تباہ ہوگیا۔طیارے میں سوار تمام عملہ ہلاک ہوگیا۔

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر میں مجاہدین سے شدید لڑائی میں 5 صلیبی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے ہیں۔

2 دسمبر

☆ صوبہ ہلمند میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 3 صلیبی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے

☆ صوبہ پکتیکا میں مجاہدین کی تلاش میں آنے والے صلیبی فوجیوں پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا۔اس حملے میں درجنوں فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

3 دسمبر

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع جلال آباد میں جلال آباد ایئر بیس پر مجاہدین نے فدائی حملے کیے۔ان فدائی حملوں میں 12 فدائی مجاہدین نے حصہ لیا جن میں سے 7 مجاہدین نے فدائی عملیات سرانجام دیں جب کہ دیگر 5 مجاہد کامیاب حملوں کے بعد وہاں سے بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ان فدائی حملوں کے نتیجے میں 20 امریکی ہلاک اور 40 سے زائد زخمی ہوگئے۔جب کہ بیس پر کھڑے 4 ہیلی کاپٹر اور ایک طیارہ تباہ ہوگیا۔

☆ صوبہ نورستان میں مجاہدین نے ضلعی مرکز کو میزائلوں سے نشانہ بنایا جس سے ڈپٹی ڈسٹرکٹ گورنر فدا محمد اور انٹیلی جنس چیف عبدالجبار ہلاک اور 6 فوجی زخمی ہوگئے۔

4 نومبر

☆ صوبہ ہلمند میں ضلع نہر سراج میں صلیبی ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا اور 5 نیٹو فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ قندھار ضلع پنجوائی میں حال ہی میں بننے والی میں چیک پوسٹیں مجاہدین کے حملے کا نشانہ بنیں۔اس حملے میں 4 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوئے جب کہ ایک پک اپ بھی تباہ کر دی گئی۔

5 دسمبر

☆صوبہ غزنی میں مجاہدین نے افغان انٹیلی جنس مرکز کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا۔اس حملے میں

مرکز کے مین گیٹ اور اس کی قریب کھڑی گاڑیوں اور چیک پوسٹ کو شدید نقصان پہنچا۔گیٹ کے قریب کھڑی گاڑی تباہ ہونے سے 7 پولیس اہل کار ہلاک اور 5 شدید زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ اورزگان میں مجاہدین نے صلیبیوں اور ان کے غلاموں کے ایک مشترکہ قافلے کو حملے کا نشانہ بنایا۔یہ قافلہ 7 گاڑیوں اور 10 ٹینکوں پر مشتمل تھا۔حملے میں ایک گاڑی اور ٹینک مکمل تباہ ہوگئے جس سے 11 صلیبی اور افغان اہل کار ہلاک ہوگئے۔

6دسمبر

☆صوبہ قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں اتحادی فوج جسے مرتد افغان فوج کی مدد بھی حاصل تھی نے مجاہدین کے خلاف دو روز پہلے آپریشن کا آغاز کیا تھا۔آپریشن میں حصہ لینے والے تین ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگوں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئے۔جس سے درجنوں فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع بکوا میں ایک افغان فوجی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر مکمل تباہ ہوگئی جس سے اس میں موجود 5 اہل کار ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع بکوا میں ایک افغان فوجی پک اپ کو مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ سے تباہ کردیا جس سے 3 مزید اہل کار ہلاک ہوگئے۔

7دسمبر

☆کابل میں افغان انٹیلی جنس چیف اسد اللہ خالد ایک فدائی حملے میں شدید زخمی ہوگیا۔اس فدائی حملہ میں کئی افغان اہل کار ہلاک اور زخمی بھی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار کے علاقے خاک ریز میں مجاہدین نے بارودی سرنگوں کے ذریعے 3 امریکی ٹینکوں کو تباہ کردیا۔ان ٹینکوں میں سوار تمام صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

8دسمبر

☆صوبہ خوست میں امریکی فوجی قافلہ پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا۔جس سے 9 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

10دسمبر

☆صوبہ کاپیسا میں سنائپر نشانہ باز نے ایک افغان آفیسر کو شاہ طورو کے علاقے میں سنائپر سے نشانہ بنا کر ہلاک کردیا۔

☆صوبہ کاپیسا میں مجاہدین نے ایک صلیبی ٹینک کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا جس سے ٹینک تباہ اور اس میں موجود تمام صلیبی ہلاک ہوگئے۔

11دسمبر

☆صوبہ فاریاب میں 2 صلیبی فوجی ٹینک، مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئے، جس سے 6 مرتد ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع علیشنگ کے علاقے ڈاگ میں مجاہدین نے صلیبی اور افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا۔اس حملے میں 5 صلیبی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے جب کہ ایک صلیبی ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں مجاہدین نے صلیبی فوج کا ایک طیارہ مار گرایا۔طیارہ میں سوار تمام صلیبی فوجی ہلاک ہوگئے۔

12دسمبر

☆صوبہ غزنی کے ضلع گیلان میں صلیبی فوج کا ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا۔3 صلیبی فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

☆صوبہ پروان کے ضلع شینوار میں مجاہدین نے افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا۔اس حملے میں ایک رینجر گاڑی تباہ جب کہ 5 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

13دسمبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد کے کاریز علاقے میں 2 صلیبی ٹینک بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہوگئے۔جس کے نتیجے میں 4 صلیبی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

14دسمبر

☆صوبہ کنڑ کے ضلع اسمار میں مجاہدین نے افغان فوج کی چیک پوسٹ پر حملہ کیا۔جس سے چیک پوسٹ مکمل تباہ ہوگئی جب کہ 14 افغان اہل کار ہلاک اور 5 شدید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار ضلع پنجوائی کے علاقے غونڈی میں صلیبی فوج کا ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا۔5 صلیبی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع قندھار شہر میں افغانستان کے دورے پر آئے امریکی وزیر دفاع لیون پنیٹا پر فدائی حملہ کیا گیا۔ایک فدائی مجاہد نے امریکی وزیر دفاع کے قافلے کو شہیدی حملے کا نشانہ بنایا تاہم وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔مذکورہ فدائی حملے میں 14 نیٹو اہل کار ہلاک اور 7 زخمی ہوگئے۔

15دسمبر

☆صوبہ ہلمند کے علاقہ نہر سراج میں مجاہدین نے ایک صلیبی ٹینک کو بارودی سرنگ کا نشانہ بنایا۔یہ ٹینک اُس دستے کا حصہ تھا جو اس علاقے میں مجاہدین کے خلاف آپریشن میں مصروف ہے۔حملے اور دیگر لڑائی میں 3 صلیبی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔جنھیں بعد میں ایمبولینس کے ذریعے وہاں سے لے جایا گیا۔

☆کابل کے علاقے قرہ باغ میں سڑک کنارے بم پھٹنے سے صلیبیوں کا ایک ٹینک تباہ ہوگیا اس میں سوار 2 صلیبی ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندھار ضلع شاہ ولی کوٹ میں صلیبی فوج کا ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا۔3 صلیبی فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

مجھ پر حملہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی شیطانی کارروائی ہے: ملا نذیر حفظہ اللہ

جنوبی وزیرستان میں طالبان کے رہنما ملا نذیر حفظہ اللہ نے اپنے اوپر ہونے والے حملے میں محسود مجاہدین کے ملوث ہونے کی سختی سے تردید کی۔ اُنہوں نے بی بی سی کو فون پر بتایا کہ یہ حملہ، امریکہ اور امریکہ کے اتحادیوں کے خفیہ اداروں کی شیطانی کارروائی ہے۔ جو مسلمانوں کو لڑانا چاہتے ہیں۔ مجھ پر حملے کے حوالے سے جو بھی خبریں شائع ہوئی ہیں وہ مکمل طور بے بنیاد ہیں۔ میں میڈیا والوں کو خبردار کرتا ہوں کہ مجاہدین کے حوالے سے کسی بھی خبر کو بغیر تصدیق کے شائع کرنے سے گریز کریں ورنہ بعد میں کسی کو شکایت کا حق حاصل نہیں ہوگا''۔

دوسری طرف تحریک طالبان پاکستان حلقہ محسود کے ترجمان عاصم محسود نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے مُلا نذیر حفظہ اللہ پر حملے میں تحریک طالبان کے ملوث ہونے کی سختی سے تردید کی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ محسود قبائل اور وزیر قبائل کے درمیان کسی قسم کے اختلافات نہیں ہیں البتہ بعض عناصر انہیں لڑانا چاہتے ہیں۔

....

۱۷ نومبر: باڑہ کے علاقہ سرڈھنڈ میں ایف سی کیمپ پر مجاہدین کی فائرنگ کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ایک ایف سی اہل کار کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۱۷ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں ایف سی کے دو اہل کاروں صوبیدار جان افضل اور سپاہی حنیف کو مجاہدین نے گرفتار کرلیا۔

۱۸ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں سیکورٹی فورسز کے قافلے کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۷ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔ اس کارروائی میں ۱۵ فوجی گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا۔

۱۸ نومبر: پشاور کے علاقے پہاڑی پورہ میں پولیس چوکی پر دستی بم حملے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۰ نومبر: لنڈی کوتل کے علاقے ذخہ خیل میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں امن لشکر کے ایک اہل کار زرباز کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۱ نومبر: بنوں کے علاقے جانی خیل میں مجاہدین کی فائرنگ سے ایس ایچ او سمیت ۴ پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری سطح پر تصدیق کی گئی۔

۲۱ نومبر: شانگلہ کی تحصیل پورن کے تھانے مارتونگ میں پولیس کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی۔ سرکاری ذرائع نے ایک سپاہی میاں جہاں زیب کے ہلاک اور ایس ایچ او کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۲ نومبر: باڑہ بازار میں ریموٹ کنٹرول بم حملہ میں امن لشکر کے دو اہل کار زخمی ہوگئے۔

۲۲ نومبر: پشاور میں بڈھ بیر کے علاقہ میں مجاہدین کی فائرنگ سے 2 پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۲ نومبر: پشاور کے تھانہ پہاڑی پورہ کی حدود میں پولیس چوکی پر حملے میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک جب کہ ۳ کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۳ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ کے مقام قمبر خیل میں امن لشکر کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں امن لشکر کے دو اہل کاروں کے ہلاک اور متعدد کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۶ نومبر: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزئی میں مجاہدین کے ساتھ سلارزئی امن لشکر اور سیکورٹی فورسز کی جھڑپیں ہوئی۔ ان جھڑپوں کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے امن لشکر کے ۱۲ ارکان کے ہلاک، سیکورٹی فورسز کے ایک اہل کار کے ہلاک جب کہ ۶ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲ دسمبر: پشاور کے نواحی علاقہ بڈھ بیر میں شیخ محمدی روڈ پر شہاب خیل چوکی کے قریب مجاہدین نے پولیس وین کو ریموٹ کنٹرول بم دھماکے سے تباہ کردیا، سرکاری ذرائع نے سب انسپکٹر سمیت ۲ پولیس اہل کار ہلاک اور تین کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲ دسمبر: شبقدر میں زریف کور کے قریب پولیس موبائل پر مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک پولیس اہل کار کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۳ دسمبر: بنوں میں تھانہ ہوید پر فدائی حملہ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایس ایچ او سمیت ۱۰ پولیس اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

14 دسمبر: صوبہ قندھار............ضلع قندھار شہر............افغانستان کے دورے پر آئے امریکی وزیر دفاع لیون پنیٹا پر فدائی حملہ............14 نیٹو اہل کار ہلاک............7 زخمی

۴ دسمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی میں شیخ بابا چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں نائب صوبے دار شہاب الدین شدید کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۵ دسمبر: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں زیڑی نور فوجی کالونی پر فدائی حملہ کیا گیا۔اس حملے کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے کیپٹن سمیت ۴ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲۵ کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۵ دسمبر: خیبر ایجنسی میں لنڈی کوتل کے علاقے بازار ذخہ خیل میں بارودی سرنگ دھماکہ ہوا، سرکاری ذرائع نے امن لشکر کے ۱۴ افراد کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۷ دسمبر: شمالی وزیرستان میں بانگی دار کے علاقے سے ٹوچی اسکاوٹ کے حوالدار عادل حسن اور سپاہی نیاز علی کو مجاہدین نے گرفتار کرلیا۔

۹ دسمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کے نتیجے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۲ دسمبر: بلوچستان کے ضلع ژوب سے گرفتار کیے گئے خفیہ ایجنسی کے اہل کار کو مجاہدین نے قتل کر دیا۔

۱۲ دسمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائی زئی کے علاقہ منظری چینہ میں امن کمیٹی کے اہل کار کو دستی بم حملے میں ہلاک کر دیا گیا۔

۱۴ دسمبر: پشاور کے علاقے یکہ توت میں مجاہدین نے فائرنگ کر کے بائیزئی امن کمیٹی کے رکن کو قتل کر دیا۔

۱۷ دسمبر: لکی مروت میں مجاہدین اور سیکورٹی فورسز کے درمیان جھڑپ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۳ فوجی اہل کاروں کے ہلاک جب کہ میجر سمیت ۳ کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۸ دسمبر: رسالپور میں قائم پاکستانی فضائیہ کی اکیڈمی 'رسالپور اکیڈمی' پر مجاہدین نے گرنیڈ حملے کیے۔سرکاری ذرائع نے ۱۰ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۹ دسمبر: سوات میں منگلور کے علاقے سالنڈہ میں مجاہدین نے فائرنگ کر کے منگلور امن کمیٹی کے سربراہ سردار عالم کو ہلاک کر دیا۔

۲۱ دسمبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے وانا میں مجاہدین نے اینٹی ایئر کرافٹ سے نشانہ بنا کر امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۹ نومبر: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گاڑی پر ۳ میزائل داغے۔جس سے ۱۳ افراد شہید ہوئے۔

یکم دسمبر: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں شین ورسک کے گاؤں غواخوا میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گھر اور گاڑی پر تین میزائل داغے۔جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید اور ۳ زخمی ہوگئے۔

۶ دسمبر: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ کے علاقے مبارک خیل میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گھر پر دو میزائل داغے جس سے گھر میں موجود ۳ افراد شہید ہوگئے۔

۹ دسمبر: شمالی وزیرستان میں غلام خان روڈ پر تبی کے علاقے میں ایک گھر پر جاسوس طیارے کے ذریعے ۴ میزائل داغے گئے۔اس ڈرون حملے میں دو افراد شہید ہوئے۔

۲۱ دسمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقے آسوخیل میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: افغانستان میں صلیبی شکست واضح ہورہی ہے

نیٹو نے ۲۵۰ فوجی اڈے افغان فوج کے حوالے کر دیے:

نیٹو افواج نے اپنے ۲۵۰ فوجی اڈے افغان فوج کے حوالے کر دیے۔تاہم حوالگی سے قبل جدید جاسوسی کے آلات اتار لیے گئے۔حوالگی کے بارے میں نیٹو جنرل کیٹز نے بتایا کے اڈے دینے سے مراد صرف اڈے ہیں، اس میں ہتھیار اور جدید آلات شامل نہیں۔نیٹو افواج نے افغانستان میں ۸۰۰ فوجی اڈے تعمیر کیے تھے۔جن میں سے ۴۰۰ کو طالبان کے قبضے کے ڈر سے بم باری کر کے تباہ کر دیا تھا۔باقی رہ جانے والے ۴۰۰ میں سے ۲۵۰ افغان فوج کے حوالے کر دیے گئے ہیں اور اب صلیبی فوج بڑے بڑے ۱۵۰ اڈوں تک محدود ہوگئی ہے۔

بہت ہو چکا،ہمیں افغانستان چھوڑنا ہو گا:

نیٹو افواج پر مجاہدین کے حملوں میں تیزی سے نیٹو سربراہ راسموسن بوکھلا اٹھا۔راسموسن نے بیان میں کہا کہ افغانستان سے انخلا کا فیصلہ درست ہے۔ہمیں جلد افغانستان چھوڑنا ہوگا۔ہماری فوجیں نقصان اٹھانے کے لیے ہیں اور نہ ہم افغانستان ہمیشہ رہنے کے لیے آئے ہیں۔فوج پر اندرونی حملوں کا خطرہ بھی بہت زیادہ ہے۔بہت نقصان اٹھا چکے اب نکلنا ہوگا۔

☆☆☆☆☆

15 دسمبر: صوبہ ہلمند............ضلع نہر سراج............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک صلیبی ٹینک تباہ............3 صلیبی ہلاک

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

ہم افغان جنگ ہار چکے ہیں: برطانوی اپوزیشن رہنما

برطانوی اپوزیشن رہنما لارڈ ایش ڈاؤن نے کہا ہے کہ'' ہم افغان جنگ ہار چکے ہیں اس لیے جتنا جلد ممکن ہو سکے برطانوی فوجیوں کو افغانستان سے واپس بلایا جانا چاہیے۔ اب اس بے مقصد جنگ میں مزید برطانوی فوجیوں کی جانیں قربان نہیں کی جاسکیں گی''۔

افغان جنگ میں امریکی کامیابی کا انحصار پاکستان کے تعاون پر ہے: پنیٹا

امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے کہا ہے کہ'' افغانستان میں امریکی کامیابی کا انحصار پاکستان کے دہشت گردی کے خاتمے کے لیے عزم اور تعاون پر ہے۔ پاکستانی سرزمین پر دہشت گردوں کو شکست دینے میں پاکستان اور امریکہ دونوں کا مفاد ہے۔ اس مشترکہ مقصد کے حصول کے لیے اسلام آباد کے ساتھ تعاون جاری رہے گا۔ جنرل کیانی نے عسکریت پسندوں کے محفوظ ٹھکانوں پر مزید دباؤ بڑھانے اور افغان سرحد پر فوجی آپریشن پر آمادگی ظاہر کی ہے''۔

وزیرستان آپریشن میں موجودہ حکومت کا ساتھ دیں گے: امریکی سفیر

پاکستان میں امریکی سفیر رچرڈ اولسن نے کہا ہے کہ'' دہشت گردی کے خاتمے پر پاکستان اور امریکہ دونوں متفق ہیں۔ شمالی وزیرستان میں آپریشن میں امریکہ پاکستانی حکومت کا ساتھ دے گا''۔

شدت پسند امن مذاکرات کریں یا مرنے کے لیے تیار ہو جائیں: ایساف ترجمان

ایساف کے ترجمان جنرل گنٹر کاٹز نے کہا ہے کہ'' افغانستان میں شدت پسند امن مذاکرات میں شامل ہو جائیں یا ہلاک ہونے کے لیے تیار رہیں''۔

افغانستان میں القاعدہ سے نمٹنے کے لیے مزید کئی سال لگیں گے۔ پنیٹا

امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے کہا ہے کہ'' آنے والے کئی سالوں تک افغانستان میں القاعدہ اور دیگر دہشت گرد گروہوں کا مقابلہ کرنا امریکی افواج کا اہم ترین مقصد رہے گا صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انٹیلی جنس ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات کے مطابق القاعدہ افغانستان میں اپنی سرگرمیاں تیز کر رہی ہے اور ان سے نمٹنے کے لیے امریکی افواج کو کئی سال لگیں گے''۔

افغان عوام ملا عمر کو منتخب کرلیں ہمیں قبول ہوگا: برطانوی ہائی کمشنر

پاکستان میں متعین برطانوی ہائی کمشنر ایڈم تھامسن نے کہا ہے کہ'' افغان عوام ملا عمر کو منتخب کریں تو ہمارے لیے بھی قابل قبول ہوں گے، افغانستان میں امریکہ محاذ جنگ پر نہ ہو تو باقی ممالک اکیلے نہیں لڑ سکتے۔ امریکہ کے ساتھ ہی القاعدہ اور طالبان کے خلاف تمام ممالک کی جنگ ہے۔ ہمارے لیے اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم افغانستان میں طالبان اور القاعدہ کے عسکریت پسندوں کو علیحدہ کیسے کریں''۔

☆☆☆☆☆

15 دسمبر: کابل.........ضلع قرہ باغ.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک صلیبی ٹینک تباہ.........2 صلیبی فوجی ہلاک.........2 زخمی

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

سابق برطانوی وزیر دفاع کی پاک افغان سرحد پر نیوٹران بم گرانے کی تجویز

برطانوی لیبر پارٹی کے سابق وزیر دفاع لارڈ گلبرٹ نے پاکستان افغانستان سرحد پر نیٹوران بم گرانے کی تجویز دی ہے۔ برطانیہ کی پارلیمنٹ کے اجلاس میں لارڈ گلبرٹ نے کہا کہ "شورش زدہ علاقے میں عسکریت پسندوں کی پناہ گاہوں کے خاتمے اور ان کی سرحد پار نقل وحرکت روکنے کے لیے نیوٹران بموں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آج کل کئی مقاصد میں ان کا استعمال معمول کی بات ہے، ان جوہری ہتھیاروں کو استعمال میں لانا چاہیے جو آپ کے پاس موجود ہیں"۔

امریکہ کا حشر بھی سوویت یونین جیسا ہوگا: گوربا چوف

سابق سوویت یونین کے آخری سربراہ گورباچوف نے کہا ہے کہ "امریکہ بھی وہی غلطی دہرا چکا ہے جو سوویت یونین نے کی تھی اور سوویت یونین کی طرح پر امریکہ کی تباہی بھی زیادہ دور نہیں۔ افغانستان پر قبضہ اور سرد جنگ بلاشبہ ایک ناقابل معافی غلطی تھی جس کی وجہ سے سوویت یونین کا شیرازہ بکھر گیا۔ اب امریکہ بھی اسی ڈگر پر چل پڑا ہے اور وہی غلطی دہرا رہا ہے۔ اگر امریکہ نے منافقانہ پالیسیاں نہ بدلیں تو اس کا حشر بھی سوویت یونین جیسا ہی ہوگا"۔

جاسوسی کے لیے جنسی حربہ بھی استعمال کیا: سابق اسرائیلی وزیر خارجہ

اسرائیل کی سابق وزیر خارجہ زیپی لیونی نے اعتراف کیا ہے کہ اُس نے اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد میں اپنی ملازمت کے دوران میں متعدد عرب حکومتی شخصیات کو جنسی سکینڈل میں ملوث کر کے ان کو سیاسی عہدوں سے معزول کرنے اور ان سے خفیہ راز اگلوانے کے لیے جنسی حربے بھی استعمال کیے۔ لیونی کا کہنا ہے کہ "اسرائیل کے لیے مفید معلومات کے حصول کے لیے اُسے جنسی کارروائیوں پر کوئی اعتراض نہیں اور وہ ایسا کرنا درست خیال کرتی ہے"۔

ملک کا بڑا مسئلہ مذہب ہے: گورنر خیبر پختون خواہ

خیبر پختون خواہ کے گورنر مسعود کوثر نے کہا ہے کہ "ملک کا بڑا مسئلہ مذہب ہے دیگر ملکوں کی طرح پاکستان کو بھی اپنے نظریہ میں ترمیم کرنی چاہیے، وقت کی مناسبت سے نظریہ پاکستان میں ترمیم ہونی چاہیے"۔

طالبان کا خوف......ایم کیو ایم کا عوامی ریفرنڈم منصوبہ ختم کردیا گیا

ایم کیو ایم نے تحریک طالبان پاکستان کے خوف سے اپنا "ترپ کا پتہ" سمجھا جانے والا عوامی ریفرنڈم منصوبہ ختم کر دیا ہے۔

نوشہرہ میں بھکاری کی چادر کو دھشت گرد سمجھ کر پولیس ایک گھنٹہ فائرنگ کرتی رہی

نوشہرہ پولیس لائن کے قریب سے گزرنے والا بھکاری جو چادر اوڑھے ہوئے تھا، اُسے پولیس نے دہشت گرد سمجھ کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی تاہم وہ بھاگ کر جان بچانے میں کامیاب ہوگیا۔ پولیس اہل کار ایک گھنٹے تک حفاظتی باڑ میں پھنسی اس کی چھوڑی ہوئی چادر کو دہشت گرد سمجھ کر فائرنگ کرتے رہے جس سے چادر چھلنی ہوگئی۔ مختلف تھانوں کی پولیس کو بھی طلب کر لیا گیا جب کہ پشاور سے پولیس کے اعلیٰ حکام بھی موقع پر پہنچ گئے۔

برطانوی خفیہ ایجنسی کے سربراہ کا خفیہ دورۂ پاکستان......حکومت لاعلم رہی

برطانوی خفیہ ایجنسی ایم آئی سکس کے سربراہ سرجان سوارز کے پاکستان کے خفیہ دورے کا انکشاف ہوا ہے اور وہ اس دورے کے دوران میں آئی ایس آئی چیف جنرل ظہیر سے ملا اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ سیکورٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ ایم آئی سکس کے سربراہ کے دورے سے حکومتی سطح پر کسی کو آگاہ نہیں کیا گیا تھا تاہم پاکستان کی عسکری اور انٹیلی جنس قیادت اس دورے سے آگاہ تھی۔

پاکستان نے نیٹو سے بھی ۳ سالہ ڈیوٹی فری سپلائی کا معاہدہ کرلیا

پاکستان نے امریکہ کے بعد انچاس نیٹو ممالک کے ساتھ بھی پاکستان کے راستے افغانستان جانے والی نیٹو سپلائی کا معاہدہ کرلیا ہے جس پر باضابطہ طور پر دستخط بھی ہو چکے ہیں۔ نیٹو ممالک کے ساتھ معاہدے کی شرائط وہی ہیں جو امریکہ کے ساتھ کیے گئے معاہدے کی ہیں۔ نیٹو سپلائی پر کسی قسم کی کوئی ڈیوٹی یا ٹیکس عائد نہیں کیا جائے گا۔ اس سپلائی کے تحت افغانستان جانے والے کنٹینروں اور ٹرکوں کی سیکورٹی کی ذمہ داری پاکستان کی

15 دسمبر: صوبہ قندھار............ضلع شاہ ولیکوٹ............بارودی سرنگ دھماکہ............صلیبی فوج کا ٹینک تباہ............3 صلیبی فوجی ہلاک............ایک زخمی

ہوگی۔

رمشا مسیح کے خلاف مقدمہ خارج کرنا خوش آئند ہے: امریکہ

امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان وکٹوریہ نولینڈ نے کہا ہے کہ ''رمشا مسیح کے خلاف تمام الزامات ختم کرنا حوصلہ افزا ہے، اس کے خلاف مقدمہ کے اخراج پر خوشی اور مسرت ہوئی''۔

امریکہ پاکستان کو ۷۰ کروڑ ڈالر دے گا

امریکہ افغان سرحد کے ساتھ تعینات فوجیوں کے اخراجات کی مد میں پاکستان کو ۷۰ کروڑ ڈالرز ادا کرے گا۔ یہ وہ رقم ہے جو پاکستان افغان سرحد کے ساتھ تعینات ایک لاکھ چالیس ہزار فوجیوں پر خرچ کر چکا ہے۔ یہ رقم دو ہزار گیارہ میں جون سے نومبر کے دوران میں خوراک، ہتھیاروں اور دیگر مدات میں پاکستان نے خرچ کی تھی۔ ایک امریکی اخبار کی رپورٹ کے مطابق پنٹاگون نے اس فیصلے سے کانگریس کو آگاہ کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ امریکہ سالانہ سیکورٹی معاونت کی مد میں پاکستان کو دو ارب ڈالرز بھی دے گا جس میں تقریباً آدھی رقم وہ ہے جو پاکستان ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں خرچ کر چکا ہے۔

امریکہ کے ساتھ مکمل فوجی اور انٹیلی جنس روابط بحال ہوچکے: حنا کھر

پاکستانی وزیر خارجہ حنا کھر نے کہا ہے کہ ''پاکستان اور امریکہ میں مکمل فوجی اور انٹیلی جنس روابط بحال ہو چکے ہیں امریکہ کے ساتھ تعلقات میں ماضی کو بھول کر آگے بڑھ رہے ہیں''۔

فضائی حدود استعمال کرنے پر اب امریکہ سے پیسے لیے جائیں گے: سیکرٹری دفاع

قومی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں سیکرٹری دفاع لیفٹیننٹ جنرل (ر) آصف یاسین نے کہا ہے کہ ''امریکی ایئر فورس پاکستانی فضائی حدود استعمال کر رہی ہیں جس کی قیمت وصول نہیں کی جاتی، اب ہم پالیسی تبدیل کر رہے ہیں، اب فضائی حدود استعمال کرنے پر پیسے وصول کیے جائیں گے''۔

یورپ میں معاشی بحران، ۲ کروڑ ۵۵ لاکھ افراد بے روزگار

یورپی یونین میں بے روزگاری کی شرح دس اعشاریہ پانچ فیصد ہے۔ اسپین میں سب سے زیادہ پچیس فیصد کی شرح ریکارڈ کی گئی وہاں کے معاشی مسائل علیحدگی کی تحریک کو جنم دینے کا باعث بن رہے ہیں۔ اٹلی میں بے روزگاری کی شرح دس اعشاریہ آٹھ فیصد ہے۔ یورپ کی سب سے زیادہ مضبوط معیشت جرمنی میں بے روزگاری کی شرح 5.5 فیصد ہے۔ ان میں تین اعشاریہ پانچ ملین پچیس برس یا اس سے کم عمر افراد ہیں۔ یوں ستائیس ممالک کے اس بلاک میں بے روزگار افراد کی مجموعی تعداد دو کروڑ پچپن لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

جرمنی میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں

جرمنی میں جماعت احمدیہ کے سرغنہ مرزا مسرور نے ۵۰ کروڑ روپے کی لاگت سے نو تعمیر شدہ جامعہ احمدیہ کی عمارت کا افتتاح کیا۔ اس عمارت میں قادیانیوں کے لیے مبلغین کی تربیت کا کام ہوگا۔ ساتھ ہی جرمن ریاست ہیسن کے سرکاری پرائمری سکولوں میں مسلمان بچوں کے لیے اگلے سال سے اسلامی تعلیم کا آغاز کیا جائے گا۔ ریاستی حکومت نے اس سلسلے میں نصاب کی تیاری اور اساتذہ کی تربیت کے لیے جماعت احمدیہ کا انتخاب کیا ہے۔ اس فیصلے کا باقاعدہ اعلان ۱۷ دسمبر کو ریاست ہیسن کے وزیر تعلیم نے کیا۔

☆☆☆☆☆

''اے میری عزیز امتِ مسلمہ! جو لوگ آج تجھے یہ درس دے رہے ہیں کہ اپنے حقوق واپس لینے کا راستہ انتخابی صندوقوں سے گزر کر جاتا ہے اور وہ اس کی تائید میں مغربی ممالک کی مثالیں بھی پیش کرتے ہیں، وہ درحقیقت تجھ سے جھوٹ بول رہے ہیں۔ وہ یہ باتیں یا تو حکمرانوں کے خوف سے کرتے ہیں یا وہ ان کا تقرب پانے کے خواہشمند ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مغربی عوام نے بھی اپنے حقوق اسلحے کے زور پر، مسلح انقلابات کے ذریعے حاصل کیے ہیں...... جب کہ ہم تو مسلمان ہیں اور ہم رہنمائی کے لیے مغرب کی سمت دیکھنے کے قطعاً محتاج نہیں۔ ہم امتِ مسلمہ کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ اپنے حکمران خود چنے اور ہم شوریٰ کے اسلامی اصول پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ہمارے ایمان کا جزو ہے کہ مغرب کی عطا کردہ جمہوریت نہ صرف ایک بہت بڑا فریب ہے بلکہ ایک شرکیہ بدعت بھی۔ بلاشبہ کوئی مسلمان اس بات پر کبھی راضی نہیں ہوسکتا کہ اس کا حکمران کوئی ایسا شخص ہو جو شریعت کو چھوڑ کر انسانوں کے بنائے ہوئے اصول و قوانین کی روشنی میں نظامِ حکومت چلائے۔ ہمارا دین ہمیں جمہوریت نہیں، حملہ آور کافروں اور مرتد حکمرانوں کے خلاف جہاد کا راستہ سکھلاتا ہے۔ پھر یہی جہاد معاملات کو اپنی اصل جگہ لوٹاتا ہے اور اسی کے ذریعے امت اپنے چھنے ہوئے حقوق پھر سے حاصل کرتی ہے''۔

(شیخ اسامہ بن لادنؒ)

15 دسمبر: صوبہ قندھار............ضلع شاہ ولی کوٹ............بارودی سرنگ دھماکے............2 ٹینک تباہ............درجنوں فوجی ہلاک اور زخمی

قسمت سے مل گئی ہے قیادت حضورؐ کی

قسمت سے مل گئی ہے قیادت حضورؐ کی
اللہ کا کرم ہے عنایت حضورؐ کی

دو لفظ ہیں خلاصۂ عرفان و آگہی
وحدانیت خدا کی، رسالت حضورؐ کی

بھرلی ہیں ہر گدائے سعادت نے جھولیاں
نگری رہے ہمیشہ سلامت حضورؐ کی

گل کی مہک، صبا کی روش، چاندنی کی رو
یہ سب کی سب ہیں گردِ لطافت حضورؐ کی

پڑھ کر درود نطق بھی سرشار کیوں نہ ہو
اس میں جھلک رہی ہے فصاحت حضورؐ کی

آمد کا مژدہ دے کے گئے تھے خلیلؑ بھی
سمجھا گئے مسیحؑ علامت حضورؐ کی

ربِّ کریم، شانِ کریمی کا واسطہ!
جنت میں ہو نصیب رفاقت حضورؐ کی

ہر دور میں جدید تقاضوں کے ساتھ ساتھ
ہوتی ہے آشکارا صداقت حضورؐ کی

حاتم کا ذکر کیا وہ زمانہ گذر گیا
جاری ہے آج تک بھی سخاوت حضورؐ کی

قربان ہم اُس پہ، وہ ہمیں محبوب کیوں نہ ہو؟
ایمان ہے خدا پہ، امانت حضورؐ کی

بوبکرؓ اور عمرؓ پہ یہ انعام ختم ہے
ہر آن مل رہی ہے سعادت حضورؐ کی

کیفی خدا نصیب کرے اپنے فضل سے
اُلفت کے ساتھ ساتھ اطاعت حضورؐ کی

محمد زکی کیفی

حملہ آور دشمن کے خلاف جہاد اہم ترین فرض

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

واما قتال الدفع فهو اشد انواع دفع الصائل عن الحرمة والدين فواجب اجماعا، فالعدو الصائل الذى يفسد الدين والدنيا لاشى اوجب بعد الايمان من دفعه، فلا يشترط له شرط (كالزاد والراحلة) بل يدفع بحسب الامكان، وقد نص على ذلك العلماء۔

''......اور جہاں تک بات ہے ''دفاعی قتال'' کی تو حرمتوں اور دین پر حملہ آور دشمن کو بچھاڑنے کے لیے یہ قتال کی اہم ترین قسم ہے اور اسی لیے اس کے فرض ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ایمان لانے کے بعد سب سے اہم فریضہ دین و دنیا کو برباد کرنے والے حملہ آور دشمن کو پچھاڑنا ہے۔اس کی فرضیت کے لیے کوئی شرائط نہیں (مثلاً زادِراہ اور سواری) بلکہ جس طرح بھی ممکن ہو دشمن کو پچھاڑا جائے گا۔یہ بات علما نے صراحتاً کہی ہے''۔

[الفتاویٰ الکبریٰ: ج ۴۔ ۵۲۰]